Quetta (Baluchistan)

اللہ اکبر

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ہفتہ وار

البلوچستان جدید

کراچی

وطنیات

یہ خاموشی کہاں تک؟ لذتِ فریاد پیدا کر
زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں
(اقبال)

الہیات

الله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه

مدیر
پیر بخش نسیم تلوی

معاون
محمد حسین عنقا

قیمت فی پرچہ ۱

جلد ۱ | یوم چہار شنبہ [illegible] صفر المظفر ۵۳ھ مطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۳۴ء | شمارہ ۹

[illegible] مستانہ

مستی ما نہ زصہبات نہ جام است اینجا
[illegible] باده و پیمانہ کدام است اینجا

غم نداریم ز تاریکیِ شبہائے فراق
[illegible] صفت ماہ تمام است اینجا

ما کہ ہیم و نداریم ز طوفان ہا کے
میلِ [illegible] اگر [illegible] خرام است اینجا

سفرِ عشق نہ منزل نہ مقامے دارد
زعتِ عرش [illegible] راہ [illegible] است اینجا

ابرِ غم مطلعِ ما را بگرفت ست چنان
کہ بدانیم اگر صبح کہ شام است اینجا

ساقیِ من کہ مرا داد دو چشمِ پر نم
کرد اشارت کہ نصیبِ تو [illegible] است اینجا

از سرافگندگیِ خویش نداریم غمے
گفت یوسف پئے ہر سجدہ قیام است اینجا

پیر بخش پرنٹر و پبلشر نے [illegible] سے چھپوا کر دفتر البلوچستان جدید [illegible] کراچی سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلوچستان جدید

۱۶ر مئی سنہ ۱۹۳۴ء

"مطالبہ اصلاحات، اہالیان بلوچستان کا متفقہ مطالبہ ہے"

بلوچستان اگرچہ ہندوستان کا ایک صوبہ ہے۔ مگر نظام حکومت کے لحاظ سے … [illegible] … ہے۔ اس وقت بلوچستان میں جو طرز حکومت رائج ہے۔ وہ صرف ناقص ہی نہیں بلکہ اصلاح طلب ہے۔ علاوہ ازیں یہاں کے لوگوں کی ترقی کی راہ میں ایک ایسی رکاوٹ ہے۔ جس کو اگر بروقت دور نہ کیا گیا۔ تو بدنصیب بلوچستان … جہالت، افلاس اور ذلت کے گرداب میں پھنسا رہیگا۔ حکومت جس کا فرض اپنی رعایا کی راہ ترقی سے تمام قسم کی رکاوٹیں دور … افسوسناک طور پر بے اعتنائی برت رہی ہے۔ … حکومت کی مشین کے وہ پرزے جو … نظام حکومت چلا رہے ہیں۔ حکومت … صحیح حالات نہیں پہنچاتے۔ یہی وجہ ہے … کہ حکومت کے بعض ناعاقبت اندیش عمال کو واقعات اور حالات کا ٹھیک اندازہ نہیں ہے۔

آج بلوچستان کے نوجوان حکومت سے جو جو باتیں چاہ رہے ہیں وہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ وہ اصلاحات ہیں۔ جن کا مطالبہ بلوچستان کے تمام سردار میمورنڈم کی صورت میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے سے کر چکے ہیں۔ اور یہ وہ سردار ہیں۔ جن کو لوکل گورنمنٹ بلوچستان ان کے نمائندے تسلیم کر چکی ہے۔ اور میمورنڈم کا جواب دیتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ حکومت باشندگان بلوچستان کے جائز مطالبات پر بروقت ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ آج انہی مطالبات میں … مانگنے والوں کو مجرم گردان کر زندانوں میں بھرا جا رہا ہے … کا تصور صرف اس قدر ہے کہ وہ انہی پرانی باتوں کو دہرا رہے ہیں۔ کیا اس لئے کہ وہ قومی سردار نہیں۔ گویا اصلاحات انہی سرداروں کے لئے تو روا ہیں۔ مگر عوام کے لئے جرم ہے۔

بلوچستان کی حکومت یہ … عذرات پیش کر رہی ہے کہ بلوچستان کے لوگ اصلاحات نہیں چاہتے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ آخر حکومت کے نزدیک وہاں کے لوگوں سے مراد کیا ہے۔ ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب وہاں کے تمام قومی سردار اصلاحات کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ اور اب نوجوان کم از کم عوام سے تو ہیں۔ مطالبہ کر رہے ہیں۔ حکومت کا یہ کہنا کہ وہاں کے باشندے اصلاحات نہیں چاہتے۔ حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں کے باشندے تو اصلاحات چاہتے ہیں۔ مگر وہاں کی حکومت ان بے زبانوں کو زبوں حالی میں رکھنے پر مصر ہے۔ بھلا اس حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ کہ جو مطالبہ بلوچستان کے قومی سردار کر چکے ہوں اور جو عوام کر رہے ہوں۔ وہ اہالیان بلوچستان کا متفقہ مطالبہ ہے۔ مگر یہ حکومت اپنی سینہ زوری سے ان تمام حقائق پر بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہاں کے ارباب نظم و نسق کا یہ بھی بیان ہے کہ بلوچستان کے باشندے موجودہ نظام حکومت سے قطعی طور پر مطمئن ہیں۔ ہم حکومت اور … ایسے بہی خواہوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کونسا بدبخت … ہے۔ جو اپنے وطن عزیز میں ایک ایسا طرز حکومت پسند کرے جس میں وہاں کے … ہو۔ جس کے قوانین عمال کے خود غرضانہ اشاروں سے بدلتے ہوں۔ جہاں اس بیسویں صدی میں بھی لوگ تقریر اور تحریر کی آزادی سے محروم ہوں۔ … نظام … چند سرداروں اور سرمایہ داروں کے … سے بھی بدتر سمجھتا ہو۔ زمانے کے اثرات اس قدر … طاقت بھی نہیں روک سکتی۔ اور آج جو اثرات بلوچستان … ہیں … ہے۔ بلوچستان کے باشندے اس … رہے ہیں۔ … موجودہ زندگی سے کہیں زیادہ خوشحال … حصول کے لئے انہوں نے وہ راہ اختیار کر لیا ہے۔ … اور سلامت روی رعایا کو اختیار کرنا چاہئے ایسے حالات میں حکومت کو فرض تھا۔ کہ ان کی تمام ہمدردیاں … بڑھتیں۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ وہاں کی حکومت کا موجودہ رویہ مطلق ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ غالباً خیال کرتی ہے۔ کہ اپنی سخت گیر حکمت عملی کی بدولت بلوچستان والوں کے متفقہ مطالبات کو ٹھکرا دینے میں کامیاب ہو جائیگی۔ مگر جہاں حکومت یہ کر رہی ہے۔ وہاں ہمیں وہ دن بہت ہی قریب نظر آ رہا ہے۔ جب حکومت بلوچستانیوں کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے مجبور ہو جائیگی۔ … حکومت کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اس …

رفتہ حکومت کو وہ کرنا چاہئے۔ جو ایک … پرور حکومت کو فرض ہوا کرتا ہے۔

اسمبلی کا آئندہ انتخاب اور مسل… فرض

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی لیجسلیٹو اسمبلی کی تشکیل … یہ ہے کہ تمام صوبوں کے باشندے اپنے اپنے نمائندے کے انتخاب … جائز شکایات۔ خواہشات اور مطالبات سے … کو آگاہ کرتے رہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت اور پبلک … پورے طور پر انجام نہیں پاتا۔ کیونکہ پبلک سرمایہ داروں … صاحب کے جھانسوں کو غلطی سے اپنا نمائندہ منتخب کر … جو ان کی صحیح ترجمانی نہیں کرتے۔ اور حکومت بھی عوام … کی ضروریات کا ٹھیک اندازہ لگانے سے قاصر رہتی ہے۔ … کی ذمہ داری پبلک کی اپنی ہی گردن پر عائد ہے۔ جو سرمایہ … کی مکارانہ تقاریر، شاندار موٹروں … کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔

آج تک ہندوستان کا ملک و قوم پرست طبقہ اس جنگ زرگری … اور اسمبلی کی ممبری سے کنارہ کش رہا ہے۔ مگر اب چونکہ ان کو … کا یقین ہو گیا ہے۔ … اور آزاد خیال ممبر ایسے … جائینگے۔ اس وقت تک عوام کی بہبودی کے لئے کچھ … یہی تو طبقوں نے اپنے نمائندے بھیجنے کا قطعی فیصلہ … بھی خوشی ہے کہ سندھ کے آزاد خیال اور سچے قوم پرست مسلمان … بھی ہندوستان کے ایسے طبقے سے اتفاق کر لیا ہے۔ اور ہمیں … بھی خوشی ہے۔ کہ صوبہ سندھ کے ایک آزاد خیال اور سچے مسلمان خان … امیدوار کھڑے ہو گئے ہیں … اعلان کسی اور جگہ درج کیا جا چکا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ … مسلمان ووٹر … صاحب جیسے قوم … مذہب پرست … کر اپنے … احسان عظیم کرینگے۔

چودھری عبدالقادر کا … موسم

… کہ غوغو نہ کن

از … سردار … بن

[illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

تفریحات

آغائے رمزی کی مایوسی

(آقا محمد رمزی کی قلم سے)

جب ہم صبح سویرے جوشاندہ پانی سے اپنے بدن کو حرارت پہنچا رہے تھے۔ تو ایک دوست نے دروازہ کھٹکھٹا کر اور سلام کر کے دستک دیکر اطلاع دیکر جدید بلوچستان کا تازہ پرچہ بھی شایع ہو گیا۔ بس یہ کہنا تھا کہ ہماری خوشی کا ذکر کیا اچھلکر تھرمامیٹر کی چوٹی کو جا لگی اور ہم فوراً کوٹ۔ قمیص۔ دستار۔ پیزار بلکہ آزار کو بھی بالائے طاق رکھکر اور ایک ہی لنگوٹی کے ساتھ بلوچستان جدید کے دفتر کیطرف کھچ گیا۔ اور گرتے پڑتے آخر ایک پرچہ پر اپنا قبضہ جما کر واپس ہوئے۔

لوگ ہمیں اس عجیب سراسیمگی اور بدحواسی سے اچھلتے ہوئے دیکھکر ان کمبختوں کو خواہ مخواہ شبہ پیدا ہوا کہ آغائے رمزی کے عقل کا بھی کنگال بینک ان لمیٹڈ کی طرح دیوالیہ نکل گیا ہو گا۔ چنانچہ میرے دولت خانہ کے سامنے ایک ہجوم اکھٹا ہو گیا تھا۔ [illegible] نے فرط [illegible] نے آکر مجھے گھیر لیا۔ اور مریض قوم کیطرح [illegible] لمبی [illegible] کا سلسلہ شروع کیا۔ ہم نے بھی طیش میں آکر ایک لمبی چوڑی [illegible] تقریر کی اور قوی دلائل اور براہین اور کتب مستندہ کے حوالہ جات کے ساتھ یہ ثابت کرکے بتایا کہ ہماری یہ حرکت [illegible] نہایت شائستہ اور تہذیب [illegible] کے جاے اور [illegible] سے [illegible] - اور [illegible] عاجز [illegible] ہوئے۔

ہم نے [illegible] کر جدید بلوچستان کی [illegible] کرتے ہوئے ایکسپرس کی رفتار پر [illegible] شروع کی [illegible] لال جھنڈا کی سی زبان نکالکر [illegible] ... سردار [illegible] سردار [illegible] کس بلا کا نام ہے۔ ہم سنبھلے کر [illegible] علمیت پرکھا جاتا اور کچھ دیر تک سوچتے رہے۔ لیکن ہمیں خود پتہ نہ چلا۔ آخر ہم اسے جدید طرز اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کی کوشش کی اور کہا [illegible] سردار ہے اسم خاص اور اسکو محض بلوچستان کے ساتھ ہی خصوصیت ہے کراچی والوں کو بھلا اس سے کیا واسطہ۔ لیکن وہ کمبخت [illegible] ایک سوالات کر بیٹھا ہمیں بھی اپنی علمی لیاقت کے ناقص ہونے کا خیال دامنگیر ہوا اور فوراً بلوچی یا کسی [illegible] آمد [illegible] کو اختیار کرکے [illegible] اور اسکے ساتھ [illegible] کی بارش شروع کردی اور وہ بچارے مجبور ہو کر سر پاؤں پر رکھکر نو دو گیارہ ہو گئے۔ اور جان بچی۔

چنانچہ وہ تو رفع ہو گئے لیکن ہمیں سخت مایوسی لاحق ہوئی کہ [illegible] کی ڈگری کے حاصل ہونے کے باوجود ہمیں سردار کے معنی نہیں آتا۔ اور ساتھ ہی جدید بلوچستان کے ایڈیٹر صاحب پر اس لفظ لکھنے پر غصہ آیا۔ بہرحال ہم نے الماری کھولکر جتنی لغتیں موجود تھیں چنانچہ غیاث اللغات۔ کریم اللغات۔ جواہر اللغات۔ فیروز اللغات وغیرہ وغیرہ سب کی ورق گردانی کی لیکن [illegible] کی [illegible] کیطرح کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر اس [illegible] پر پہنچا کہ سردار ہے مرکب دو لفظوں سے سر اور دارد (یعنی رکھنے والا) یعنی وہ چیز جو سر رکھتی ہو۔ لیکن پھر بھی مایوس ہو گیا۔ کیونکہ [illegible] آدم بیکا سبھی تو سر رکھتے ہیں۔

لیکن پھر خیال پیدا ہوا کہ [illegible] کی [illegible] پیدا [illegible] لفظ [illegible] نقد [illegible] بغیر [illegible] کے گھر [illegible] کیطرف روانہ ہو گئے۔ جب [illegible] تو یاد [illegible] ہمراہی [illegible] کی آواز دی۔ [illegible] اور انکو بھی اپنی آپ بیتی سنائی وہ [illegible] جہالت پر [illegible] سمجھ [illegible] کہا [illegible] تو [illegible] سے [illegible] - لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایک [illegible] ہمراہی [illegible] کر دیا۔

مراثی :- او- او- ربجی [illegible] ! میں نے کیا خلاف فرمایا گا۔ تم بھلا کیوں سردار کے معنی جانتے ہو ! نہیں۔ دماغ کیوں خواہ مخواہ چاٹتے ہو۔

مراثی :- زباب [illegible] [illegible] سر رکھنے والا یعنی [illegible] [illegible]

[illegible]

([illegible] have [illegible])

[illegible] man [illegible]

[illegible]

[illegible]

استفتا

کیا فرماتے ہیں محقق علماء [illegible] نشین [illegible] اس مسئلہ کے ایک لفظ (سردار) ایک [illegible] بوم [illegible] مومن کو [illegible] پریشان [illegible] اور شام تک [illegible] کے گھر خود عاشق زار کیطرح [illegible] زلف گرہ گیر [illegible] میں [illegible] ہو گیا ایڈیٹر بلوچستان جدید پر شرعاً لازم نہیں کہ وہ [illegible] لفظ کے [illegible] کسی کند استرے کے ساتھ مونڈ کر [illegible] [illegible] ہے۔

جواب باصواب بعبارت کتب صحیحہ و روایات ثقہ تحریر فرمائیں

بینوا توجروا

المستفتی

(آغائے رمزی ایرانی ثم بلوچستانی ثم سندی عفی عنہ)

تکمیلِ انسانیت

طبعزاد افسانہ

گزشتہ سے پیوستہ

(۳)

(از محمد یوسف علی خان عزیز مگسی)

[illegible] رات کو بعد نمازِ عشاء و [illegible] اسرار اللہ سے غافل الذہن ہو کر [illegible] میں گذارنا [illegible] معمول تھا۔ [illegible] مہینے کے درمیان افواہ سنے [illegible] ان تھک [illegible] مشغول سے [illegible] کو پالیا۔ فلسفۂ اسلام [illegible] جنگ کے اسباب [illegible] اسکو بجانے لگے [illegible] پرست تھا۔ اطل کی پیمانہ [illegible] اسکو تحقیق اسے آگاہ کر دیا تھا [illegible] عشق اور قربانی کا جذبہ بچا تھا۔ [illegible] حاصل ہو گیا۔ وہ حسین علیہ السلام کی [illegible] تڑپ اور شہادت کی زبردست تمنا [illegible] تھا۔ اسکو تحقیق۔ وہ اپنی کوٹھڑی میں ۱۱-۱۰ بجے بجواز [illegible] کتنا [illegible] کرتا تھا۔

[illegible] و خنجر و شمشیرم آرزوست
[illegible] شمشیرم آرزوست

پھر کہتا ہے

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

پھر کہتا [illegible] کے دل [illegible]

الغرض اس عرصہ میں [illegible] کی نیاغانہ [illegible] نے اسکو اپنی اصلیت سے ابھر کر دیا تھا۔ اسکے چہرے سے [illegible] برستی تھی۔ وہ عزیز احمد جو کبھی اعلیٰ قسم کے [illegible] کے سوٹ میں ملبوس [illegible] اب ایک سفید [illegible] کی شلوار کھلے گلے کی خاکی قمیض اسکے اوپر سفید [illegible] کی چادر اسکا لباس تھا۔ سردی ہو یا گرمی وہ اسی لباس میں رہتا۔ [illegible] رہنے سے وہ خوش رہتا۔ الغرض وہ سادگی کا ایک مکمل مجسمہ بن گیا۔

(۷) عزیز احمد کو جیل جانے کے بعد سے رشید احمد اب تنہا ہے [illegible]

ادھر سے نواب اشفاق احمد جیسا ضمیر احساس محبت اور جذبۂ ہمدردی سے قطعاً بیگانہ تھا۔ مزید براں عزیز احمد کا روز افزوں اور [illegible] عہد پر و لعزیزی نے اسکو رقیبانہ جذبات کی پرورش پر مجبور کر دیا تھا۔ عرصہ سے ایسے موقعہ کے انتظار میں تھا۔ اب عزیز احمد کی اسیری اور رشید احمد کی خورد سالی و ناتجربہ کاری سے اس نے نہایت [illegible] سے فائدہ اٹھانے اور اپنی خود غرضانہ خواہشات کے تکمیل کی ٹھانی۔ اور افسرانِ مقامی کے کان بھرنے شروع کئے۔ عزیز احمد کو ایک اور زد انقلاب پسند اور ضد حکومت ثابت کرنے کی کوشش شروع کیں۔ مرزا آفتاب احمد چیف کمشنر ریاست جبل پور نام کو تو صرف چیف کمشنر تھا۔ مگر اصلیت میں تو والیٔ ریاست ہی وہ تھا۔ اور مجسٹریٹ بھی پولیٹیکل ایجنٹ اسکے اشارہ پر ناچتے تھے۔ اسکی سخت گیری کی وجہ سے ابتک ریاست میں کسی قسم کی تحریک نے جنم نہ لیا تھا۔ پبلک جلسہ

اس کی مثال تمام دنیا کے کسی گوشہ میں نہ ملیگی۔ عوام کو قطعاً دانستہ بے خبر رکھا گیا۔ تمام ریاست میں تلاش کرنے پر بھی [illegible] کے پرائمری پاس ملینگے۔ اس لئے اس ریاست پر [illegible] کا اجاری تھا۔

چونکہ مرزا صاحب تو عزیز احمد کو زیادہ سے زیادہ تکلیف دیکھنے میں متمنی تھے۔ انکو عزیز احمد سے ایک ذاتی اور [illegible] معاشی کدورت پیدا ہو چکی تھی۔ انکی دلی حالت یہ تھی کہ عزیز احمد پر سخت سے سخت ترین تکالیف ڈالی جائے اور وہ [illegible] گڑگڑائے۔ ان سے معافی مانگے۔ عزیز احمد نے سزا سے قبل بالواسطہ یا بلاواسطہ تحریری یا زبانی معافی مانگی [illegible] مگر اب تو وصولِ صداقت کے بعد وہ اسرار اللہ کے سامنے [illegible] طور پر جھکنا شرک اور کفر سمجھتا تھا۔ مرزا آفتاب احمد نے نواب اشفاق احمد کی آڑ میں۔ یا نواب اشفاق نے مرزا آفتاب احمد کی مدد سے بہر حال [illegible] سمجھو۔ ایسا جال تیار کیا۔ کہ نواب اشفاق کی ایک درخواست پر عزیز احمد اور رشید احمد [illegible] جاگیر جو انکے حصہ میں رہ گئی تھی۔ [illegible] آف وار ڈز میں داخل کی گئی۔ رشید احمد نا تجربہ کاری کی وجہ سے کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اور کرتا بھی [illegible] جب کہ پولیٹیکل ایجنٹ سے ریذیڈنٹ تک [illegible] آفتاب احمد کے زیر اثر تھے۔ ان پے در پے [illegible] کے زلزلے سے بے چارہ رشید احمد جیسے کمسن [illegible] خشک [illegible] زندگی تھی۔ کس حالت میں ہو گا۔ اس کا اندازہ وہ دل کر سکتا ہے جس پر کبھی ایسی گذری [illegible] ہو۔ بھلا جس تیس افراد پر مشتمل کنبہ امارت [illegible] حیثیت سے رہنے کے عادی ہوں [illegible] گذارا [illegible] کرتے۔ بارہا ایسا ہوا کہ روٹی [illegible] تک فاقہ پر نوبت پہنچی۔ عزیز احمد یا بندی کی حالت میں اپنے پسماندگان کی یہ حالت سنکر خاموش ہو جاتا۔ اور کبھی اسکی زبان سے حرفِ شکایت نہیں نکلا۔ ہر الم انگیز سانحہ کی خبر پر الحمد للہ علی کل حال [illegible] کہکر خاموش ہو جاتا۔

(۸) عزیز احمد کو تقریباً ایک سال [illegible] بجے رات کا عمل ہے۔ [illegible] احمد کی کوٹھڑی کا [illegible] لیمپ جسکی روشنی نہایت ہی مدہم ہے [illegible] زرد پڑ چکا اور اب [illegible] روز افزوں [illegible] کے اوقات [illegible] خاص خشوع میں آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا ہے۔ اچانک [illegible] السلام علیکم [illegible]

غزل

عرفی بکمالِ نزع رسیدی و بشدی
شرمت نیامد از دلِ امیدوارِ دوست

عرفی

[illegible] تجربہ دیارِ دوست
اگر کنید گرچہ کسے ہست یارِ دوست

اے دل علاج خواستن [illegible] زیاں را
اگر مگر [illegible] خبرت باد دوست

جانا نچنان خدمت [illegible] لذت جاں
در نزع آمدست چو سازم نثارِ دوست

نے بخت و عیش [illegible] رقیب را
[illegible] خدمت دل من دیارِ دوست

[illegible] کن [illegible] بارہا حجر
[illegible] سرے برکنارِ دوست

اے جان [illegible] دستارِ قدم مشو
[illegible] تو گرد و نہ بارِ دوست

[illegible] ام مبین بحقارت مرا رقیب
آخر [illegible] دل من [illegible] دوست

پا لنگ نیست دیار مے مانده [illegible]
[illegible] دوست

عنقا بمرد و عرفی ہما ناشناگرفت
بخند شرم از دلِ امیدوارِ دوست

تو کہا۔ ورنہ سب کی مجلس میں بھی اگر کوئی ملکی اصلاحات [illegible] تذکرہ کر دیتا تو غلطی سے کہ بیٹھتا تو [illegible] مقدمہ چلائے۔ سال تک جیل کی چکی پیستا۔ دیکھئے تو ریاستیں [illegible] دالفاظ سے [illegible] سمجھی جاتی ہیں۔ مگر ہر قسم کے قانون و انصاف کا خون [illegible] مگر بدقسمتی مرزا آفتاب احمد کی حکومت میں ہر گھر [illegible] اسکا

ماخوذات

شاہان اسلام کی بے تعصبی

علامہ شبلی نعمانی المامون میں لکھتے ہیں۔

عبدالمسیح بن اسحاق کندی جو ایک عیسائی عالم تھا۔ اور معزز عہدے پر ممتاز تھا۔ مامون کے ایک عزیز کا دلی دوست تھا۔ اس ہاشمی نے عبدالمسیح کو نہایت نرم الفاظ میں ایک دوستانہ خط لکھا۔ کہ اگر مذہب اسلام قبول کر لیں تو بہتر ہے۔ جس کا اثر ... ایک ایسے سچے مذہب کی طرف جیسا اسلام ہے ... [illegible] ... اس خط کے جواب میں عبدالمسیح نے لکھا کہ ... [illegible] ... کوئی شخص خود ... [illegible] ... کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اس ... [illegible]

... [illegible] ... مامون نے ... [illegible] ... اگر آج عبدالمسیح زندہ ہوتا تو ... [illegible] ... خط پیش ہوا تو اس نے ... [illegible] ... کہ جو مذہب دنیا کے کام کا ہے وہ زبردست کا ہے۔ ... [illegible] ... عیسائی مذہب کے لئے مفید ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے لیکن دین و دنیا ... [illegible] ... اسلام ہے ... [illegible]

... [illegible] ... مصنفین کو تسکین نہیں۔ اور وہ تاریخی ... [illegible] ... شاہان اسلام پر ایسے طریقے سے حملے کرتے ہیں کہ ... [illegible] ... اسلام پر پڑتی ہے۔ ... [illegible]

... [illegible] ... تاریخ الخلفاء ... [illegible] ... پر لکھتے ہیں کہ ... [illegible] ... اسلام اس بات کو اس وقت میں ... [illegible] ... مسلمان ... [illegible]

... [illegible] ... تاریخ ... [illegible] ... اور ہمارے سامنے موجود ہے ... [illegible] ... کہ جب خدا کی مخلوق مسلمان ... [illegible] ... ہزاروں لاکھوں گرجے اور ... [illegible] ... خلفائے راشدین ... [illegible] ... کو بجھا کر دینے ... [illegible]

نہیں تسلیم کئے گئے ہیں؟ ہم ... صاحب کے خیال کے مصنفین سے عرض کرتے ہیں کہ ... [illegible] ... وزیر آفتاب ... [illegible] ... کے حالات معجم البلدان میں پڑھیں۔ عضدالدولہ دیلمی کو دیلمی خاندان کا ... [illegible] ... اور خلافت بغداد کی قسمت کا مالک تھا۔ اس کا وزیر اعظم نصر بن ہارون ایک عیسائی رئیس زادہ تھا۔ اس نے عضدالدولہ کی خاص اجازت سے تمام ممالک اسلامی میں گرجے اور ... تعمیر کرائے ... [illegible] ... مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ... [illegible] ... کو صدمہ پہنچانے تھے۔ لیکن یہ ... [illegible] ... اسلام کے عام رواداری کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

یہ مسلم ہے کہ ... [illegible] ... مسلمان ... [illegible] ... تمام گرجے ... [illegible] ... تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم اس سے بھی واقف ہیں۔ کہ ... [illegible] ... خاندان عباسیہ سے تھا ... [illegible] ... گرجے ... [illegible] ... سلطان کی حکومت ... [illegible] ... مذہب ... [illegible] ... تاریخ ابن خلکان وفیات الاعیان ... [illegible] ... یہودی اور عیسائیوں کے نام ... [illegible] ... معزز ملکی عہدوں پر ممتاز رہے ہیں ... [illegible] ... ہندوستان کا ایک ... [illegible] ... تاریخ کے ... [illegible] ... عیسائی اور ... [illegible] ... خلفاء کے ... [illegible]

... [illegible] ... ایک عیسائی ... [illegible] ... ہارون الرشید کے علاوہ ... [illegible] ... خلیفہ متوکل باللہ کا ... [illegible] ... خلیفۃ المعتصم باللہ کلیم سلمویہ کا ... [illegible] ... خود عیادت کو جاتا تھا۔ اور جب ... [illegible] ... کھانا نہیں کھایا اور حکم دیا کہ اس کا جنازہ دار الخلافہ میں لایا جائے ... [illegible] ...

خلیفہ معتضد باللہ کے دربار میں ... [illegible] ... وزیر اعظم ... [illegible] ... عام تھا۔ بیٹھنے کی اجازت تھی۔

... [illegible] ... معتضد ... [illegible] ... اس کا اعلیٰ ... [illegible] ... علامہ ... [illegible] ... ابو اسحاق صابی کا ایک عبرت انگیز مرثیہ لکھا ... [illegible] ... مرثیہ پڑھنے تھے۔ ... [illegible] ... سے پڑا ہوا ... [illegible] ... رہتے تھے۔

پردہ اور اسلام

(از عزیزہ نجیبہ خاتون صاحبہ)

پردے کو دنیا سے مٹانا ایسا ہی خیال خام ہے۔ جیسا کہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کو ہوتا ہے۔ اور یقیناً پردہ دنیا سے جب ہی اٹھ سکتا ہے جبکہ اسلام بھی صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔

میں چاہتی ہوں کہ پردے کے مسئلے کو گہری نظر سے مطالعہ میں لاؤں اور بتاؤں کہ پردہ عورت کے لئے بہترین نعمت عظمیٰ ثابت ہوا ہے۔ ... [illegible] ... کا تصور نہیں ہے۔ ... [illegible] ... پر رکھ دیا جائے۔ اور ... [illegible] ... عورت نے پردہ ... [illegible] ... نمایاں ... [illegible] ... با پردہ خواتین کے حصے میں نہیں آئے۔

عورت نے میدان کارزار میں اپنی شمشیر آبدار کے جوہر دکھا کر اپنی بہادری کا سکہ دنیا کے جوانمردوں کے دلوں پر بٹھا دیا۔ عورت آج ... [illegible] ... عورت نے ... [illegible] ... میں فوج کو ... [illegible] ... اور فتح پائی۔ لیکن ... [illegible] ... میں نقاب ... [illegible]

... تاریخ اسلام ہمارے پیش نظر ہے۔ حضرت ... [illegible] ... کارنامہ ہمارے ... [illegible] ... حضرت خولہ ... [illegible] ... حضرت خالد بن ولید سیف اللہ ... [illegible] ... خولہ خاتون نے ... [illegible] ... تاریخ کے صفحات ... [illegible] ... اسلام ... [illegible] ... با پردہ خواتین ... [illegible] ...

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... حضرت عائشہ صدیقہ ... [illegible] ... لیکن صحابہ کرام ... [illegible] ... پردہ ... [illegible] ... بے پردہ ہو کر آتی تھیں؟

بلوچستان کی تازہ خبریں

خان لال گل خان سارنگ زئی نائب تحصیلدار موسیٰ خیل

کوئٹہ - خان لال گل خان صاحب سارنگ زئی کو امیدوار نائب تحصیلدار جو خزانہ صدر میں کام کر رہے تھے۔ نائب تحصیلداری کا چارج [illegible] موسیٰ خیل بھیجا گیا ہے۔ آپ نے چارج لے لیا ہے۔ اور لال گل [illegible] اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔
(نامہ نگار)

محکمہ تعلیم بلوچستان میں رشتہ دار نوازی

سبی کا - حالیہ ہی میں ایک پرائمری مدرس کی جگہ خالی ہوئی [illegible] افسر محکمہ تعلیم نے تمام ملکی اور غیر ملکی حقداروں کو نظر انداز کر کے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عبدالقیوم نامی کو سونپ دی۔ اس سلسلے میں [illegible] غیر ملکی کی حق تلفی بہت ہی افسوسناک ہے۔ جو [illegible] کر کے ملازمت کی امید میں بیٹھا ہوا ہے۔ چونکہ اس کا کوئی سفارش کرنے والا نہیں۔ اسلئے آجتک اس کو کوئی مستقل موقعہ نہیں دیا گیا۔
(نامہ نگار)

سید عابد شاہ صاحب عابد کرانوی ای-اے-سی پشین

کوئٹہ - سید عابد شاہ صاحب عابد کرانوی تحصیلدار ترقی کر کے ای-اے-سی پشین بنا دیا گیا ہے۔ آپ کرانی کے خاندان سادات کے اعلیٰ گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عام لوگ آپ کو کمال عزت سے دیکھتے ہیں۔ اور آپ کو بھی عوام کی تکالیف کا پورا پورا احساس ہے۔
(نامہ نگار)

خان بہادر مرتضیٰ خان ای-اے-سی چمن

[illegible] - خان بہادر مرتضیٰ خان ای-اے-سی سبی کا تبادلہ [illegible] کر دیا گیا ہے اور آپ کو ای-اے-سی چمن کا چارج دیا گیا ہے۔
(نامہ نگار)

[illegible] کے مجاہد اعظم نے برت کھول دیا۔

[illegible] - بلوچستان کے مجاہد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی نے اکیس دن [illegible] حکومت کے سیاسی اسیروں سے معافی یا ضمانت طلب کرنے کے خلاف

[illegible] کو اپنے مقررہ وقت پر روزہ افطار کر لیا ہے۔ [illegible] آپ کا وزن گھٹ گیا تھا۔ مگر اب آپ کی صحت اچھی ہے۔
(نامہ نگار)

سردار خیل کھیازئی شمبانی کو تین تین سال قید

جرگہ گجٹی کا سفاکانہ فیصلہ

کوئٹہ - کھیازئی شمبانی کے سردار خیل کو جو دس بارہ سال سے صرف نواب گجٹی کو سردار تسلیم کرنے کے جرم میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ آج پھر گجٹی جرگے کے پیش کیا گیا۔ جس نے ان کو تین تین سال قید اور بعد ازاں پھر نواب گجٹی کے حوالے کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔
(نامہ نگار)

ایک شریف مدرس سے قلی کا کام لینے کی کوشش

سبی کا - کچھ دن ہوئے چودھری عبدالقادر اسسٹنٹ انسپکٹر نے سٹیشن پر ایک شریف ملکی مدرس کو اپنے ایک ہم سفر مدرس کے بستر اٹھانے کو کہا۔ لیکن اس نے اس کھلی ہوئی ذلت کو برداشت [illegible] ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب نے اس بیچارے مدرس کو اسلئے ذلیل کرنا چاہا کہ [illegible] وہ اس کو ذاتی پرخاش تھی۔
(نامہ نگار)

علاقہ بند خوشدل خان کے لوگوں پر بیگار۔

پشین - علاقہ بند خوشدل خان کے لوگوں سے ہزاروں من سرکاری بھوسہ بیگار کے طور پر پشین تک لے آنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ [illegible] کے لوگوں پر [illegible] کھلا ہوا ظلم ہے۔
(نامہ نگار)

مستونگ کا ایک پیش امام حکومت کے عشق میں

مستونگ - یہاں کے ایک پیش امام صاحب [illegible] اپنے آپ کو مسلمانوں کے بہی خواہ بتاتے ہیں۔ مگر ان کا سارا وقت حکومت [illegible] کرتے گزرتا ہے۔ اور وہ اس کے عام [illegible] مسلمانوں کو [illegible] ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے۔
(نامہ نگار)

تحصیل پشین کے ایک ملکی امیدوار کی حق تلفی۔

پشین - تحصیل کے دفتر میں ایک ملکی گریجویٹ کی نوکری کا امیدوار عرصہ تین سال سے بلا تنخواہ کام کر رہا ہے۔ مگر سید غلام شبیر شاہ کے ایک قریبی رشتہ دار کو جو حال ہی میں بطور امیدوار کام پر لگا ہے۔ ۲۵ روپے ماہوار کا الاؤنس دیا جانے لگا ہے۔
(نامہ نگار)

ملا خیر محمد آف پشین کا نیا اعزاز

پشین - [illegible] عبدالمجید نے ملا خیر محمد کو اپنا نقیب مقرر کر لیا ہے۔ [illegible]

[illegible] لکھتا ہے [illegible] قاضی احمد کا نقل و حرکت کی [illegible] قاضی صاحب [illegible] کوئٹہ روانہ ہو چکے ہیں۔ اور [illegible] ہوئے ہیں۔
(نامہ نگار)

سردار جعفر خان اے-پی-اے لورالائی

پشین - سردار جعفر خان ای-اے-سی پشین لورالائی کے اے پی اے مقرر ہوئے ہیں۔ آپ قبیلہ اچکزئی کے [illegible] خوانین کے [illegible] ہیں۔ [illegible] ان کی مفارقت سخت شاق گزر رہی ہے۔
(نامہ نگار)

وزیر اعظم صاحب قلات توجہ فرما دیں

مستونگ - منشی محمد افضل خان پیشکار نائب وزیر اعظم قلات کو جانشین بنائے جانیکی تجویز زیر غور ہے۔ اور سنا جاتا ہے کہ انکی جگہ پر منشی محمد [illegible] خان [illegible] ضلع سبی کو مقرر کیا جائیگا۔ حالانکہ اس آسامی کے لئے ریاست کے کئی ملکی اور غیر ملکی امیدوار موجود ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو ان سب کی حق تلفی ہو گی۔
(نامہ نگار)

میاں نصیر الدین ایک مدت کے لئے رخصت پر

کوئٹہ - میاں نصیر الدین انڈین پرسنل اسسٹنٹ چیف کمشنر بلوچستان ایک طویل مدت کے لئے رخصت پر چلے گئے ہیں۔ اور یہ ابتک معلوم نہیں ہوا۔ کہ ان کو یکلخت اتنی طویل رخصت کی ضرورت پیش آگئی۔
(نامہ نگار)

چودھری عبدالقادر نے معافی مانگ لی

مدیر بلوچستان جدید کے نام پر مقدمہ

چودھری عبدالقادر معائنہ مدارس بلوچستان نے کچھ دن ہوئے مدارس [illegible] کو معتبران قصبہ و طلباء مدرسہ کے سامنے گالیاں دی تھیں۔ مدرس نے افسر مجاز سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم [illegible] اپنی فریاد پہنچائی تھی۔

ہمارا [illegible] سے بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم نے [illegible] کو دفتر میں بلایا۔ اور [illegible] کا فیصلہ کرا دیا۔ چودھری عبدالقادر نے سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم کو [illegible] عرض معروضات کئے اور مدرس [illegible] ہاتھ اٹھا لیا۔ اور آپس میں سمجھوتہ کرا دیا گیا۔
(نامہ نگار)

Yousaf Aziz Magsi Chair

دیگر ممالک کی تازہ خبریں

پکٹنگ اور ہڑتال کرنیوالے مزدوروں کی کامیابی

بمبئی ۸ مئی۔ آج صبح کو ... میدان میں ایک مزدور رہنما کی ... تقریر نے ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ پولیس کے چند سپاہی مقرر کو گرفتار کرنے کے لئے گئے۔ ہڑتالیوں نے پریشان ہو کر ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا۔ اور اس ... میں مقرر بھی غائب ہو گیا۔ پولیس نے اس کے اور ... ایک کمیٹی ... کی تلاش کی لیکن مطلوبہ مقرر کے متعلق کچھ حال ... نہ چلا۔ آج صبح ہڑتالیوں نے دو اور اجلاس بھی منعقد کئے ... میں مقرروں نے مشورہ دیا کہ ... سختی کے ساتھ پکٹنگ کیا جائے ... کام ... [illegible]

معلوم ہوا ہے کہ ٹرام کمپنی نے سختی کے ساتھ پکٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ... پکٹنگ اور پروپیگنڈا کے باعث ... کارخانوں میں ... کام ... [illegible] ... بعض اس کے مقابلے میں ... کارخانوں نے آج کام ... [illegible] ... کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ناگ پور میں تمام کارخانے بند ہو گئے

ناگ پور ۷ مئی۔ آج صبح پانچوں کارخانوں میں کام بالکل بند ہو گیا۔ ... مل میں وقت مقررہ پر کام شروع کر دیا گیا۔ مگر مزدوروں کی حاضری بہت کم تھی۔ ۶۵۰۰ مزدوروں میں سے صرف ۱۲۰ مزدور کام پر گئے ... اور کارخانہ کو بند کرنا پڑا۔ منتظمین کارخانہ نے ابھی تک مزدوروں ... کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا۔ ... وہ اسی انتظار میں ہے ... کام پر آجائیں کارخانے کے رقبہ میں پولیس کو متعین کر دیا ... حکام صورت حالات کا بغور مشاہدہ کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک ... امن ہے۔

۱۹ مئی کو جنگ شروع ہو جائے گی

میرٹھ ۸ مئی۔ پنڈت راج بہاری لال جیوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ ۱۹ مئی سے ۲۶ مئی [illegible] کا ہفتہ بڑا خطرناک ہے ... ہفتہ میں زبردست طوفان آئیں گے۔ بجلیاں چمکیں گی۔ ... کی آندھیاں آئیں گی۔ اور سارے ملک میں تیز ہوائیں چلیں گی۔ ... ٹوٹ جائیں گے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ جائیں گے۔ جہاز ڈوبیں گے ... گاڑیوں کی ٹکریں ہوں گی۔ اور ملک کے کسی نہ کسی حصہ میں بڑا سخت ... ہو گا۔ جس سے ریلوے لائنیں ٹوٹ جائیں گی اور ہزاروں آدمی ہلاک ہو جائیں گے۔

... سوراتھو ... بے پور ... انڈیا میں ... اور ... کے علاوہ ... سے خاص اثر ہو گا۔ اور اس بات کا بھی امکان غالب ہے کہ ... کوئی بین الاقوامی جنگ چھڑ جائیگی۔

افغانی فوج کی تنخواہ میں اضافہ

پشاور ۸ مئی۔ افغانستان کی سمت مشرقی میں متعینہ فوج اس بات پر خوش ہے کہ اس کی حسن کارکردگی اور وفاداری کے باعث حکومت افغانستان نے ہر سپاہی کی تنخواہ کو پچیس روپے کابلی کے بجائے تیس روپے کر دیا ہے۔

شاہ امان اللہ خان کی سیاحت

ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ شاہ امان اللہ خان یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت فرمائیں گے۔ آپ بڑے شہروں میں تقاریر بھی فرمائیں گے۔ تاکہ اہل مغرب کو ایشیا کے سیاسیات سے واقف کر سکیں۔

ٹراٹسکی کو قتل ہونے کا خطرہ

پیرس ۸ مئی۔ بالشویک لیڈر ٹراٹسکی کو قتل ہونے کا خطرہ ہے اس لئے وہ اپنی بیوی اور ساتھیوں سمیت موٹر میں بیٹھ کر پیرس کے گرد ... سو میل کے دائرہ میں چکر کاٹتا رہتا ہے۔ ایک رات سے زیادہ کسی مقام ... نہیں ٹھہرتا۔

اسمبلی کے عام انتخابات اگلے دسمبر میں

شملہ ۸ مئی۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شملہ سیشن ... کو شروع ہو گا۔ اور ... ہفتوں تک جاری رہیگا۔ اس کے بعد اسمبلی کو توڑ دیا جائے گا۔ ... عام انتخابات کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی۔ ... اکتوبر کے آخر میں ... اسمبلی کے ... ہو گا۔ لیکن ابھی تک ... کوئی فیصلہ نہیں ہوا ... فیصلہ کرنے سے ... وقت بہت سے حالات کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اسمبلی کے عام انتخابات ... میں ہوں گے۔ جب گورنمنٹ آف انڈیا بل پارلیمنٹ میں پیش ہو گا۔ ... وہ دن ہندوستان کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے۔

اگر ہندوستان کے سیاست دان اصلاحات کے کام کو درہم برہم کرنا نہیں چاہتے۔ تو انہیں انتخابات کی مہم کے دوران میں اور نئی اسمبلی میں نہایت احتیاط سے تقریریں کرنی ہوں گی۔ انہیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں جس سے ... ہارڈوں کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ کیونکہ وہ وائٹ پیپر کی سکیم کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ان دنوں میں وائٹ پیپر کے خلاف سخت ... جین کا ... ٹوری ... کے لئے وائٹ پیپر ... کے ... کے مطابق ترمیم کرانا نہایت مشکل ہو جائے گا۔

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی حب الوطنی

معلوم ہوا ہے۔ کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے ۱۵ ہزار روپیہ جو انہیں ان کی خدمات وطنی کے صلے میں دئے گئے خیرات کر دئے ہیں۔ تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ قسطنطنیہ میونسپلٹی نے پچھلے دنوں ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ جس میں موجودہ ترکی کے بانی غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اور پندرہ ہزار پونڈ جمع کر کے ان کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ کہ وہ ان سے اپنے لئے ایک عالیشان محل ... کے کنارے بنائیں۔ لیکن کمال پاشا نے اعلان کر دیا ہے کہ میں معمولی مکانوں میں رہ سکتا ہوں۔ اس رقم کو ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے وسائل پر خرچ کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ میونسپلٹی اس سلسلہ میں سکیم تیار کر رہی ہے۔

احوال و کوائف دولت خداداد افغانستان

تعمیر و ترقی تعلیم کا دور دورہ

افغانستان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ... آقا ... خان ... علاقہ غزنی کی کوشش ... سے غزنی اور اس کے گرد و نواح میں سرکاری مدارس کے علاوہ کئی نئے سرکاری مدارس کا افتتاح بھی ہو چکا ہے۔ اور اس علاقہ میں تعلیم کو عام رواج ... دی کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

بروئے شریعت اسلامیہ فیصلہ شدہ مقدمات ... کابل کی ایک اطلاع ... کہ گذشتہ سال میں کابل کے اندر ... ۳۰ مقدمات حقوق اور ... مقدمات شریعت اسلامیہ کے تحت فیصلہ کئے گئے۔

بند خرداد کی تعمیر کی تیاریاں

حکومت افغانستان نے بند ... علاقہ ... کی تعمیر کا فیصلہ کرتے ہوئے اس سلسلہ میں غیر ممالک سے بہت سامان طلب کیا تھا۔ چنانچہ اس سامان کی بہت سی مقدار کابل پہنچ گیا ہے۔ جسے ... کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ اس بند کا کام شروع کر دیا جائے۔

تفصیلات تعمیر جلال آباد

... کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جدید جلال آباد کے ... سلطان ... [illegible]

[illegible]

قندھار سے اطلاع موصول ہوئی ہے ... [illegible] ... جانے کے عہد ... تیار ہو جائیگی۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

مقامی فلم کدہ

امپیریل ٹاکیز

اسمیں یہ ایک نمایاں خوبی ہے کہ اس کے صحن کی دیوار پر ایک گھڑیال آویزاں ہے جو پبلک کو تضیع وقت سے بچاتا ہے کیا ہی اچھا ہو اگر مالکان سینما بھی اس کیلئے انتظام کریں۔ اسمیں پچھلے ہفتے زہر عشق نامی ایک ڈرامہ دکھایا جا رہا ہے۔ ٹیکنیکل چونکہ اپنے پاکر دار بخیر کی اصلاح کے لئے ہر وقت نمایاں ۔ ۔ ۔ دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے۔

اسٹار سینما

اس کا ہال بھی دوسرے سینماؤں سے مقابلۃً زیادہ پبلک کے آرام کے لئے صحن میں ایک چھوٹی سی چلمن بھی ہے۔ جسمیں چند پنچیں لگی ہوئی ہیں۔ اسمیں خاندان ۔ ۔ ۔ ڈرامہ دکھایا جا رہا ہے۔

موتی محل ٹاکیز

اسمیں کمبل ۔ ۔ ۔ یہ پبلک کا بڑا ۔ ۔ ۔ ہوتی ہے۔ چار آنے کے ٹکٹ ۔ ۔ ۔ پر ترس آتا ہے۔ ہر مقامیوں کے لئے ایسے موقعے آتے ہیں ۔ ۔ ۔ بگڑ کا اچھا ۔ ۔ ۔ اپنی قمیص پھاڑ ۔ ۔ ۔ کر ان جو حیرت ۔ ۔ ۔ کو ٹکٹ حاصل کرکے باہر بھیجا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ اسمیں الیکسنڈر ہی ڈرامہ "شستیا" دکھایا جا رہا ہے۔ پبلک کو ٹکٹ کا بڑا دقت ہے۔ کیا اچھا ہو اگر مالک سینما ایسے موقعوں پر دو تین ٹکٹ آئینی کھلوا دیں اور پبلک کو ہر معاشرے کی اس آزار سے چھڑا دے۔

پکچر ہاؤس

اسکی عمارت کسی ایسی طرز سے بنائی ہوئی ہے جس قدرتی روشنی اور ہوا کو روک دیا ہے کیا اچھا ہو اگر اس عمارتی نقص پر مالک سینما توجہ کرے۔ اسمیں جنگل ایک انگریزی ڈرامہ چل رہا ہے۔

نیشنل ٹاکیز

اسمیں اندو فرزند شہر صدی ۔ ۔ ۔ کو عرف فرزند ہند کا ڈرامہ دکھایا جا رہا ہے۔ فرزند ہند کی عجیب ترکیب معین کئی ۔ ۔ ۔ وہاں لگیگی۔ گو ڈرامہ فرشت ایک مردی فرزند کا اخلاق یہ بتلایا جاتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی عزت کیلئے جان پر کھیل جاتا ہے لیکن بعض متعصب مسلمان ڈرامہ کے پلاٹ میں اپنی ہتک دیکھتے ہیں۔ کہ قرضہ ادا کرنے کیلئے مسلمان باپ اپنی ایک جوان عورت کی لاچاری کرے اور مسلمان فرزند ہمایوں اور راہگیروں کو لوٹے بہرحال پبلک کے عامیانہ مذاق کے لئے ڈرامہ دلچسپ ہے۔ ہمیں سب سے بڑی شکایت اس امر کی ہے کہ مشینوں سے سریلی آوازیں کچھ بھونڈی صورت سے نکلتی تھیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ فلم پرانی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مشین خراب ہے لیکن ہم ابھی اس متعلق اپنی اطہر کا رائے قائم نہیں کر سکے۔ کسی اور نئی فلم کو دیکھ لینے کے بعد ہم رائے قائم کر سکیں گے۔

بالآخر تمام دیسی سینماؤں میں درجہ ششم کی خرابیاں ہیں اول یہ کہ عام پبلک کے لیے ٹکٹ کا خاص انتظام نہیں ہے۔ بدمعاش رش کے موقعہ پر ٹکٹ گھروں پر ایک قسم کی پکٹنگ لگاتے ہیں۔ اور چار آنے کی ٹکٹ حاصل کرکے پبلک سے چھ آنے اور بعض موقعوں پر اس سے بھی زیادہ قیمت چارج کرتے ہیں جو دیانت سے بہت بعید طرز عمل ہے۔

دوم یہ کہ یہاں سرد آب و ہوا کی وجہ سے گرمیوں کے لئے مناسب دام پیمانہ نہیں رکھتے ہیں لیکن اور مسٹو دونوں کی قیمتیں برابر مقرر کی ہوئی ہیں جو اس آنکھول کے گرمی کے موسم میں پبلک کے لئے بے حد تکلیف دہ ہے۔ انگریزی سینماؤں میں تماشا دیکھنے والوں کو ایسی تکالیف نہیں پیش آتیں۔ امید ہے مالکان سینما توجہ کریں گے کہ ان بیہودہ تکالیف کے دور کرنے کا مناسب انتظام کریں۔

نواب یوسف علیخان کا مکتوب

شفرڈس ہوٹل قاہرہ
۳ اپریل

برادر عزیز السلام علیک

میں آج ۔ ۔ ۔ دن متواتر سفر کے بعد پورٹ سعید صبح کو پہنچا۔ اور ۹ بجے وہاں سے تقریباً پچاس دیگر یورپین مسافروں کی پارٹی کے ساتھ موٹر ۔ ۔ ۔ میل سفر طے کرکے ۱۱ بجے یہاں قاہرہ (مصر) میں پہنچے ۔ ۔ ۔ عجائب گھر جو دنیا کے عجائبات میں اول نمبر ۔ ۔ ۔ میں جو جہاز کمپنی کے انتظام میں ہے دیکھ کر ۔ ۔ ۔ اور یہاں کی قابل دید چیزیں دیکھکر ہماری پارٹی واپس جہاز کو روانہ ہوگی۔ اور پھر رات کے دس بجے ہمارا جہاز پورٹ سعید سے وینس روانہ ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ علاقہ ۔ ۔ ۔ روانہ ہوگا۔ ہم ۔ ۔ ۔ اپریل کو وینس پہنچکر وہاں سے ۔ ۔ ۔ لندن کو روانہ ہونگے۔ اور ۔ ۔ ۔ میں لندن میں پہنچینگے۔ تمام دن میں روانگی ۔ ۔ ۔ اور تم اور والدہ صاحبہ اور تمام بھائی ۔ ۔ ۔ خوش ہوں گے۔ ۔ ۔ ۔ کے سمندر کا سفر کی آب و ہوا اور دوائی کے مسلسل استعمال ۔ ۔ ۔ پر بہت اچھا اثر کیا ہے۔ یہ ۔ ۔ ۔ انجکشن کی بجائے ڈاکٹر نے پینے کو کہی ہے۔ میں دوسرا خط انگلستان سے تحریر کروں گا۔ آپ یہاں کے حالات مفصل بھیجیے ۔ ۔ ۔ لیکن مندرجہ ذیل خط کو "بلوچستان جدید" اخبار میں بغرض اشاعت بھیج دینا تاکہ میرے احباب جو میرے حالات سننے کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ صحت ۔ ۔ ۔ وہ بھی مطلع رہیں تحریر تشویش میں نہ رہیں۔

. . . .

. . . .

. . . .

بہر کارد عا ہے کہ خدا تعالے برادر سب کو تندرست، شفق، مستقل اور شادو رکھے۔

(آپکا بزادران کو برادر جان محمد یوسف علی عزیزی)

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ

کوئٹہ ڈسٹرکٹ پرائیویٹ سٹوڈنٹس

۴۷۳ - ۴۷۶ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸ ۲ ۳ ۲

گورنمنٹ ہائی سکول لورالائی

۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷

ڈی اے وی ہائی سکول کوئٹہ

۱۳۰ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ -
۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ -
۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۵ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۶۰ -
۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ -
۱۷۱ - ۱۷۲ -

گورنمنٹ سنڈیمن ہائی سکول کوئٹہ

۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ -
۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ -
۱۹۴ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ -
۲۰۳ -

اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ

۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲
۲۱۵ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۲
۲۲۴ - ۲۲۵ -

خالصہ ہائی سکول کوئٹہ

۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ -
۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ -
۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴
۲۴۵ - . . . - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ -
. . . - ۲۵۲ -

ایس ڈی ہائی سکول کوئٹہ

۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ -
۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - . . . - ۲۶۵ - ۲۶۶
۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ -

گورنمنٹ ہارنس ہائی سکول کوئٹہ

۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۶ - ۲۷۸ - ۲۷۹ -

Yousaf Aziz Magsi Chair

ترقی کا سنگِ اساس جماعتی زندگی ہے

تباہی انفرادی زندگی کا لازمی نتیجہ ہے

(از قاضی داد محمد آف سیوی)

گزشتہ سے پیوستہ

(۲)

قرآن حکیم ان حقیقتوں کی جانب ہماری یوں رہنمائی کرتا ہے
ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعاً یستضعف طائفۃ منھم یذبح ابناءھم و یستحیی نساءھم انہ کان من المفسدین -

(ترجمہ) فرعون ملک مصر میں بہت بڑھ چڑھ رہا تھا - اور اس نے وہاں کے لوگوں کے گروہ بنا رکھے تھے - ان میں سے ایک گروہ بنی اسرائیل کو اسقدر کمزور کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کروا دیتا - اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا۔ بیشک وہ بھی فسادیوں میں سے ایک فسادی ہے - اوپر آیت میں فرعون کے چند مظالم بیان کئے گئے ہیں -

(۱) قوم بنی اسرائیل کے سیاسیانہ جذبات کو فنا کرنے کے لئے فرعون نے سیاسی فریب اور مکاری کے ذریعہ اس میں بغض و عداوت کا بیج - نفاق اور باہمی انتقام کے امراض پیدا کر کے ان کی جمعیت کو منتشر کر دیا اور ان کی قوت کو فنا کر دیا (بمصداق ڈوائیڈ اینڈ رول) (تفرقہ پیدا کرو اور حکومت کرو)

جب ایک قوم اختلاف و منازعات باہمی کا شکار ہو جائے تو اس کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے - اقبال کی جگہ ادبار - عروج کی جگہ انحطاط - ترقی کی جگہ تنزل - عظمت کی جگہ ذلت - حکومت کی جگہ غلامی اور بالآخر زندگی کی جگہ موت اس پر چھا جاتی ہے -

اور حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم پر خدائی لعنت طاری ہو جاتی ہے تو وہ غلامی اور محکومی ہی کی صورت میں ظاہر ہوا کرتی ہے بقول قرآن کریم ضربت علیھم الذلۃ اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس (کی یہی تفسیر کی ہے - اور وھو القادر علی ان یبعث علیکم عذاباً من ... کا بھی مطلب ہے سورہ انفال میں مسلمانوں کو مخاطب کر فرمایا -

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم (۲)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا مت کرو - کہ آپس میں جھگڑا کرنے سے تم بہت ہار دو گے - اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی -

(ب) قومی طاقت جب بنی اسرائیل میں مختلف جماعتیں پیدا ہو گئیں تو اب فرعون کو یہ خیال دامنگیر ہوا - کہ چونکہ اس قوم میں ابھی تک کچھ لوگ بیدار دماغ، متحرک اعصاب اور مضطرب دل رکھتے ہیں اور سیاست کی چھپی ہوئی چالوں کے زہر آلود اثر کو محسوس کرتے رہتے ہیں - اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ ان کے لڑکوں کو ذبح کر دیا جائے ورنہ کے وہ زندہ رہینگے تو ان میں حریت و استقلال قومی کے خیالات پیدا ہونگے - صبر و استقامت، ہمت و جوانمردی، اور جوش غدا کاری و سرفروشی کی قلم آبود ہو جائیگی۔

لڑکوں ہی سے فوج بنتی ہے - جو ہتھیار سنبھالتی ہے اور دشمنوں کے ساتھ میدان جہاد و قتال گرم کر کے اپنے حقوق کی حفظ و نگہداشت کرتی ہے - قتل کرنے سے لڑکوں کا نام نشان باقی نہ رہیگا - فوجی طاقت فنا ہو جائیگی - حکومت کو رعایا کی جانب سے کسی قسم کا خوف و خطر باقی نہ رہیگا - اور اسی طرح یہ لوگ بے دست و پا ہو کر اس ظالمانہ حکومت کے ہاتھ میں آلۂ بیجان بن جائینگے - اور اپنی ظالم حکومت کو چھوڑ کر اس کے اشاروں پر چلیں گے -

اس ظلم و جور اور قہر و استبداد کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی فوجی طاقت پر عالم ممات طاری ہو گیا - اور ان دنوں میں نشو و ارتقاء رک گیا -

(ج) قلت افراد - لڑکوں کے قتل کرنے سے فرعون کے پیش نظر ایک یہ چیز بھی تھی کہ بنی اسرائیل کی آبادی روز بروز کم ہو جاتی - تاکہ بتدریج ان کی ترقی کی تمام راہیں مسدود ہو جائیں - اور کچھ مدت کے بعد ان کا نام و نشان بحیثیت قوم کے حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے محو و ناپید ہو جائے -

(د) اخلاقی قوت (قوتِ) عبارت ہے اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ سے رسول عربی نے اپنی بعثت کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان فرمائی:-

(بعثت لاتمم مکارم الاخلاق)

ترجمہ: میں عمدہ ترین اخلاق کی تکمیل و اتمام کے لئے بھیجا گیا ہوں - قومیت کی بنیاد مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً

(۱) اس کے افراد آپس میں مل جل کر اور جماعت بن کر رہیں -
(۲) سیاسیانہ جذبات اور شجاعانہ احساسات رکھتے ہوں -
(۳) فضائل اخلاق اور محاسن اعمال سے آراستہ ہوں -

فرعون نے لڑکوں کو ذبح کر کے صرف بنی اسرائیل کی لڑکیاں زندہ رکھیں تاکہ وہ عصمت فروشی کریں - ان کی اخلاقی قوت برباد ہو - ہر گلی اور کوچہ میں فاحشہ عورتیں بکنے لگیں - جن کی گنجائش اس زمانہ میں ہو - اور اس بدبخت قوم کی بربادی کی (

حاکم سے سند اجازت لیکر بازار میں بے حس عصمت فروشی کا کاروبار کرتے رہیں - لوگ بغیر کسی ظاہری رکاوٹ کے اپنے خواہشات نفسانی کو پورا کر سکیں - اور اگر ارکان حکومت کو دوشیزہ اور نوجوان لڑکیوں کی تلاش ہو تو جستجو پر تو آسانی سے مل سکیں -

بنظاہر آپ کے سامنے ہیں - ان کو دیکھئے اور پھر غور کیجئے کہ فرعون کیا چاہتا ہے؟ یہ کہ :-

(۱) قوم حریت و حقیقی آزادی سے محروم رہے -
(۲) مذہب و اخلاق سے اجنبی اور فسق و فجور میں مبتلا ہو -
(۳) اپنے آباء و اجداد کے کارنامے اور اصولوں کو فراموش کر دے اور قومی روایات سے دور جا پڑے -
(۴) غلامی اور محکومی کا بوجھل بیڑیاں اس کے پاؤں میں پڑے رہے -
(۵) اپنی قوم کی آزادی کے خیالات سے محروم ہو کر غلامی پر قناعت کرے -
(۶) اپنے تمام اوقات بیکاری میں صرف کرے - اور اس میں سستی و کاہلی پیدا ہو -
(۷) جسم و جان کمزور و ناتوان ہوں -
(۸) منافقت و بدعہدی - اور عادت نفس کا شکار ہو -

مولانا اکبر مرحوم نے اپنے انداز خاص میں فرمایا ہے -

افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی - یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا ارباب بصیرت خوب سمجھتے ہیں - کہ مولانا نے کس طرح اس آیت کے تاریخی مراد کو اس شعر میں بیان کر دیا ہے - جس کا آجکل تہذیب و شائستگی کی دنیا میں ارتکاب ہو رہا ہے -

بقایا صفحہ ۱۰

کے کم و بیش معدودِ چند پولیس آفیسر پنڈال میں اپنی موجودگی سے کانفرنس کی شان کو دوبالا کر رہے تھے - سنا جاتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس خود اپنے حدود کے آخری حد پر اس وقت تک قیام رکھتے تھے جب تک کانفرنس جاری رہی - اس کے بعد وہاں سے واپس سرگرم ... کو ذرا تنگ کیا - اس لئے امسال حکومت کو یقین تھا کہ ... تمام سال کے خلاف پروپیگنڈا اور سختیوں کی وجہ سے ... کانفرنس میں بلوچستان کے ڈیلیگیٹ شامل نہ ہونگے - بلکہ وہ ... کی جماعت ... جائیگی - مگر جب اسکے بالکل خلاف ... یہاں سے بہت دور پہنچ گئے - اور جو ... بلوچستان کی سب سے بڑی مسلم جماعتیں بھی اپنے ... ہے - اس کا اجلاس نہایت شاندار طور پر منعقد ہوا - جس ... اور تفصیل کے ساتھ ... سال گذشتہ ... حکومت کو ... تو ... بلاتامل ... (باقی ...)

Yousaf Aziz Magsi Chair

سردارانِ بلوچستان اور حکومت کا نامناسب رویہ

کرنا کیا چاہئے تھا اور ہو کیا رہا ہے۔

(بھائی میر مرزا بلوچستانی کے قلم سے)

۱۹۳۱ء میں جب ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند تقریب تاجپوشی ہز ہائینس میر اعظم جان صاحب مرحوم سابق والئ ریاست قلات بمقام کوئٹہ تشریف لائے تھے۔ اس وقت بلوچستان کے [illegible] سرداران اور ملکان نے ان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ بہ سلسلہ [illegible] پیش کرکے عرض کیا تھا۔ کہ صوبہ بلوچستان موجودہ ہمہ گیر دور ارتقاء میں بلحاظ تعلیم کے بہت پس ماندہ ہے۔ اور اس پسماندگی کی [illegible]۔ چنانچہ حضور وائسرائے ہند صاحب بہادر کی طرف سے انکو جواب ملا تھا کہ حکومت بلوچستانیوں کے جائز مطالبات اور تحفظ حقوق اور ملک کی آئندہ [illegible] کے لئے غور کرے گی۔ اسی ضمن میں انکی طرف سے ایک [illegible] جاری ہوا جس میں کہا تھا کہ حقوق ملازمت کا خاص طور سے خیال رکھا جائیگا۔ جب کہیں کوئی آسامی خالی ہوگی تو بہ نسبت غیر [illegible] کے [illegible] قابلیت ترجیح دیجایا کرے گی۔ مگر افسوس کہ آج تک وہ [illegible] ہلا رہا۔ اور حکومت بلوچستان نے بلوچستانیوں کے جائز مطالبات اور تحفظ حقوق جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا۔ جیسا کہ وہ ملکی لحاظ سے حق میں کسی قسم کا عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اس لئے جب کہ حکومت خود وعدہ کر چکی تھی اور بلوچی سرداروں کو تسلی دیچکی تھی کہ انکے حسب منشا انکی خواہش پوری کی جائیگی۔ اور بلوچستان کی اصلاح کے لئے عنقریب جد و جہد شروع کیجائیگی۔ چنانچہ بلوچستان کے نوجوانوں نے اپنی مطالبات کو جنکو حکومت منظور کر چکی تھی۔ دوبارہ دہرایا اور حکومت کو اسکا زبانی وعدہ یاد دلایا مگر برعکس اسکے حکومت اور انہی سرداران صاحبان نے انکا مطلب کچھ اور سمجھ کر ان مطالبات کو جو وہ خود منظور کر چکے تھے ایک اور علاوہ پیش کرتے ہوئے قومی کارکنوں کے برخلاف مقدمہ چلوایا اور میر عبدالعزیز کرد اور خان عبدالصمد خان اچکزئی کو جیل و زندان کروایا۔ گویا حکومت اور سرداران صاحبان موجودہ تحریک بیداری کو ملک کی [illegible] اور امن و امان کے لئے [illegible] خیال کرتے ہیں [illegible] جب تحریک خود ذمہ دار سرداران کیطرف سے پیش ہوئی تھی تو اسوقت تحریک کو دبانے کی کیوں کوشش نہیں کی گئی تھی۔ اور کیوں اس پر مقدمہ نہیں چلایا گیا تھا۔ جو آج قابل تحریک ہے۔ [illegible] مگر [illegible] ہے۔ جو مظلوم رعایا کو بلا وجہ اور بغیر مقدمہ حق و انصاف کے جیل [illegible] اور انکی [illegible] کرکے جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ ملک الحاف [illegible] مطالبات کو بلوچستانیوں کا فطرتی حق ہے۔

[illegible] سمجھنے والے غور کرکے ملکی تکمیل و تشکیل کے لئے منظم طور پر ایک ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے تھا۔ جس کے ماتحت وہ ملکر اپنی آئندہ زندگیوں میں خوشگوار صلاحیت پیدا کرتے تاکہ اہل بلوچستان اور حکومت بلوچستان اور قبائلی سرداران مطمئن رہ سکتے۔ اور آئندہ کے لئے کسی قسم کی شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ ضرورت ہے ایک ایسے منظم عملی پروگرام کی جس سے ملک کو ہر طرح کی ہمدردی حاصل کیجا سکتی اور ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہوتا۔ اصلاح کرنے سے حکومت نہ صرف سرداروں کی حمایت حاصل کرتی بلکہ عام پبلک کی ہمدردی اور دلعزیزی حاصل کرکے بلوچستانیوں کے دلوں پر حکومت کرتی۔ صرف قبائلی چند گنتی کے سرداروں کا اعتماد کافی نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ عام طور پر ایک ہمہ گیر جذبے سے تمام بلوچستانیوں کے دلوں کو مسخر کرکے اپنی فرض شناسی اور اعلےٰ تدبر کا ثبوت بہم پہنچائے چونکہ حکومت جمہوریت پسند ہے۔ اس لئے مختصر رائے سے [illegible] سیاسی اور ملکی معاملات میں اسے عام حاصل کرکے تبادلہ خیال کرنا چاہئے [illegible] قبائلی سرداران [illegible] قومی حیثیت سے ملک [illegible] اقتدار حاصل ہے وہ اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے پیش نظر [illegible] اس صورت میں جبکہ وہ قومی ہمدردی حاصل کر [illegible] کو اپنی حد تک عزت خیال کرتے ہیں [illegible] قوم انکے تدبر سے فائدہ اٹھا سکتی ہے [illegible] اگر حکومت خود بلوچستان کے لئے ترقی کی کوئی گنجائش خیال نہیں کرتی۔ جیسا کہ [illegible] بلوچستان کے [illegible] اور پولیٹیکل ایجنٹ معاملات میں [illegible] طرفدار [illegible] کھلم کھلا غیر جانبدار رہے [illegible] سرداران [illegible] بلوچستانیوں کو اپنی قومی مفاد کے برخلاف سمجھتے تھے۔ تو ضرور ہے کہ حکومت قبائلی سرداروں کے ساتھ مل کر مظلوم اور پسماندہ قوم کی حالت [illegible] ہر طرح سے قابل رحم ہے کی فلاح و بہبود کے لئے ایک [illegible] تیار کرکے بلوچستانیوں کو موجودہ دور زوال سے شاہراہ ترقی پر [illegible] گویا اپنی وطن پرستی اور حکومت نوازی کا [illegible] جس سے ملک اور قوم کا مستقبل خوشگوار اور درخشاں رہے۔

اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ہمارے قومی سرداران اور حکومت بلوچستان کے دلوں میں اپنی قوم اور مظلوم رعایا کی ہمدردی کا جذبہ پیدا کرے۔ آمین۔

سرداروں کی موجودہ بے اعتنائی شرعاً گناہ ہے

(از نصیر زنگل بل زنگی و بلوچستان)

حدیث شریف: آیا ہے کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ (یعنی تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

اس حدیث میں ایک ایسے اصول کی تعلیم دی گئی ہے جس پر تمام مہذب زندگی کا دارومدار ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبہ اور انسان کی ہر حیثیت کو اس کے ماتحت سمجھنا چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے بھائی بہن مسلمان کا نگہبان ہے اور اس حد تک انکی بھلائی اور برائی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ [illegible] کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ [illegible] یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اگر دنیا میں کسی مسلمان بھائی کو [illegible] پہنچے تو دنیا کے مسلمان اس کے درد میں شریک ہوں۔ لیکن اس حدیث میں ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کا فرداً فرداً ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

پھر جب ہر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ [illegible] اپنے سرداروں اور معتبر [illegible] مسلمان کے [illegible] ہے [illegible] ہمارے دکھ سے ان کو دکھ اور ہماری خوشی سے انکو خوشی نہیں ہوتی [illegible] اگر نہیں ہوتا تو پھر کیوں ہم سے [illegible] یہ ذاتی فائدے یا اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھ کر [illegible] کرتے ہیں۔ تو اسے ہرگز ذمہ داری اور اخوت سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔

یاد رکھو! جو شخص دینی یا ملکی اداروں کے ذمہ داریوں کو اپنے [illegible] یا ذاتی منفعت پر قربان کر دیتا ہے۔ [illegible]

[illegible] ہم [illegible] کسی [illegible] ایک شخص بر ظلم [illegible] کو کوئی نہیں [illegible] ہے ایک ایسا شخص [illegible]

صوبہ سندھ کا ایک آزاد خیال اور قوم پرست مسلمان

اسمبلی کے لئے کھڑا ہو گیا ہے!

رئیس علی محمد خان مری کا اعلان

[illegible] السلام! آپ صاحبان کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ نومبر ۱۹۳۶ء میں اسمبلی کا انتخاب ہونے والا ہے۔ جس میں [illegible] ووٹ دے سکیں گے جو ایک سو روپیہ انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ وہ نمائندے بھیج سکتے ہیں۔ اور ایک نمائندہ ان زمینداروں کی طرف سے منتخب کیا جائیگا۔ جو ایک ہزار سے زیادہ محصول ادا کرتے ہیں۔ بعض دوستوں کے مشورہ کے بموجب [illegible] کے لئے میں امیدوار کھڑا ہو گیا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مسلمان بزرگ اور [illegible] ووٹ دیں گے۔ اس وقت ہندوستان جس دور سے گذر رہا ہے۔ اس میں تمام قوموں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اسمبلی کے لئے اپنے امیدوار کھڑے ہو جائیں۔ جیسا کہ کانگرس والوں نے سوراج پارٹی بنا کر بہترین آزاد خیال امیدوار منتخب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جو اسمبلی میں جا کر وائٹ پیپر کی مخالفت کرینگے۔ اور دوسری طرف ہندو مہا سبھا نے بھی اپنے نمائندے بھیج کر فرقہ وار فیصلے کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں سندھ کے مسلمانوں پر اپنا سیاسی عقیدہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں شروع سے سندھ کو جدا صوبہ بنائے جانے کا حامی رہا ہوں۔ اور آئندہ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتا رہونگا۔ [illegible] نہ صرف علیحدہ صوبہ بنا چاہیے بلکہ اس کو وہی حقوق ملنے چاہیئے۔ جو نئی کانسٹی ٹیوشن میں دوسرے صوبوں کو [illegible] کی [illegible] کوشش کرتا رہونگا۔ کہ ہندوستان کی [illegible] قوموں کا آئینی سمجھوتہ ہو جائے۔ اور جب تک اس قسم کا کوئی [illegible] تب تک میں وزیر اعظم کے فرقہ وار فیصلے پر قائم رہونگا۔ الا حدود کے اندر رہ کر مجھ سے اپنے ملک اور اپنی قوم کی جو کچھ بھی خدمت [illegible] اور انتشار [illegible] کسی بھی قوم [illegible] پیچھے نہ ہونگا۔ میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ میری نسل بہ نسل ایام سے سندھ [illegible] خاندان کا ایک فرد ہوں۔ میں اس وقت [illegible] مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے اپنے ملک اور اپنی قوم کی [illegible] کی خدمت کرتا رہا ہوں [illegible] عقیدہ ہے۔ [illegible] جب تک اپنے نمائندے اور آزاد خیال مسلمان منتخب نہ کریں گے۔ [illegible] ترقی پر گامزن نہ ہوسکیں گے۔ [illegible] ایک رعیت اور اپنی قوم سے امداد کے لئے درخواست کرتے ہوئے اپنی غریبانہ خدمت پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہی عز و شرف

والسلام خادم قوم علی محمد مری بلوچ زمیندار ربیرانی ضلع نواب شاہ سندھ

بقایا شعراء

اور انکو ظالموں کے پنجوں سے چھڑانے کے اسلام صاحب نے دعوت عمل کیا خوب فرمایا ہے اور خاص کر یہ دو مصرع ہے

امروز کہ پامال شدہ رسوائے بازار کہ صد حیف اگر جامہ ناموس بپوشیم کہ برخاستہ در شہرستان بہ خون خفتہ

بنشستہ بیک گوشہ چو بیگانہ نشیم

مقام شرم ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کلکم راع تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہم جو اسی رسول کی امت کہلاتے ہیں کچھ بھی اس معاملہ سے تعلق نہیں رکھتا۔

[illegible] رکھو! تمہارا ذاتی یا گھریلو تمہاری ذاتی ذمہ داری ہے۔ لیکن تمہاری اجتماعی زندگی یقیناً کلکم راع کے ماتحت ہے۔ اگر اس اصول کو چھوڑ [illegible] تو لاکھ نمازیں پڑھو۔ اور کروڑ روزے رکھو

تم قوم اور جماعت کی حیثیت سے مجرم ہو گنہگار رہو۔ رب العلمین نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں جب چاہونگا معاف کر دونگا۔ میں رحیم ہوں۔ غفور ہوں [illegible] اسکی اور حقوق [illegible] رکھی ہے۔ حقوق العباد کو اس کا مجموعہ عادل ہے۔ قہار ہے۔ اور کبھی نہیں بخشتا۔ اس سے خدا کی رحمت اور مغفرت [illegible] ہے۔ جو حقوق العباد کا عاصی اور خاسر ہے۔ اور اگر بخشے جانے کی تمنا ہے تو ایک دوسرے کے دکھوں میں کام آؤ۔ اخوت کی [illegible] کو حقوق العباد میں پورے رہو۔

جہادِ ایوبی

ایجنسی سٹورس

بلوچستانیونکي اپني دکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کر کے اپنی دکان کھول لی ہے۔ ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے دیس کی نئی اور بیشی [illegible] سپاہی کپڑا وغیرہ وغیرہ مہیا کی ہیں۔ باوجود اسکے آپ کو بہت مقابلتاً ارزان اور بار رعایت مل سکتی ہے۔

محمد ایوب عبد القدوس بازار صرافان کوئٹہ

دَ پښتانه خولونه

تمام افغانی بھائیوں اور بالخصوص بلوچستانیوں کو مطلع ہو کہ آیورویدک یونانی طبی کالج دہلی کا سند یافتہ فاضل الطب والجراحت عالیجناب حکیم حاجی عبد الرحمن خان صاحب قندھاری بازار کوئٹہ بلوچستان نے بڑی [illegible] اور کاوشوں کے بعد اپنے افغان اور بلوچستانی بھائیوں کی تکلیف کا احساس فرماتے ہوئے افغانی جنتری ۱۹۳۵ء شمسی [illegible] ایک کتاب ترکیب دی ہے۔ جس میں سال رواں کی جنتری کے علاوہ تمام امراض اور انکے مجرب نسخہ جات تجارتی اور [illegible] مفردہ اسرار [illegible] ہے ترکیب روحانی دوا جات انکی تفصیل کے ساتھ [illegible] پشتو زبان میں اخلاق حسنہ پر حکایات [illegible] اول سمجھ کر آپ امراض جسمانی کے نسخوں کے [illegible] روحانی کے [illegible] مفید نسخوں کا جو [illegible] ہے۔ باوجود [illegible] قیمت [illegible] ہے۔ تاکہ تمام بلوچستانی بھائی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار [illegible]

ملنے کا پتہ

دفتر بلوچستان جدید

بارنس سٹریٹ کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair

رجسٹرڈ نمبر ایس 533

اللہ اکبر

الہیات
خدا سے بڑھکر کوئی عزت نہیں اسی وجہ سے اس نے سب بے حیائی کے کام ظاہری اور باطنی حرام کر دئے
(حدیث)

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

وطنیات
جو تو سمجھے تو آزادی ہے پوشیدہ محبت میں
غلامی ہے اسیر امتیاز ما و تو رہنا
(اقبال)

ہفتہ وار
جدید
کراچی

مدیر
... بخش نسیم تلوی

معاون
محمد حسین عنقا

جلد ۱ | یوم پنجشنبہ ... صفر المظفر ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۴ء | شمارہ ۲

ہمت مردانہ

دو عالم فتح بے خیل و سپاہے میتوان کردن ... نگاہے میتوان کردن

باندازِ بچہ ابلیس میکند افغان اگر نالی ... چمن رافغان ... میتوان کردن

چو ابرِ نو بہاران چشمِ گریاں گر کنی پیدا ... جہانِ تیرہ را جلوہ گاہے میتوان کردن

بیا کاریکہ بے تیغ و تفنگ و تیر نتوان کرد ... اگر ذوق یقین داری ... میتوان کردن

بیا کاندر دلِ سنگ ارتب و تاب شرر داری ... اگر اے ہمنوا رہ نیست ... میتوان کردن

چراغِ دل شبان تیرہ ہائے ہجر را روشن

بغیر از منتِ خورشید و ماہے میتوان کردن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

بلوچستان جدید کراچی

۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

ہندوستان کے سیاسی اسیروں کی رہائی کے وقت بلوچستان کے سیاسی اسیروں کو نظر انداز کیا جائے

اگرچہ بلوچستان کی بے آئین سرزمین بھی ہندوستان کا ایک صوبہ ہے۔ اور اسی حکومت کے ماتحت ہے جسکے ماتحت سارا ہندوستان ہے مگر یہاں کا طرز حکومت ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے بالکل مختلف [illegible] جسکی وجہ سے یہاں کے بدنصیب اور مظلوم باشندے اس بیسویں صدی میں بھی تقریر و تحریر کی آزادی سے محروم۔ اپنے صوبے کی حکومت سے بے دخل۔ میونسپلٹیوں اور لوکل بورڈوں سے بے بہرہ ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ قبائلی نظام کا تسلط ان کے لئے عبرتناک ہے۔ ان ناجائز مظالم اور ہرگز کے سخت غیر نظام کے خلاف یہاں کے نوجوانوں نے اپنے صوبہ میں اجازت نہ پاکر ہندوستان کے پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعے اپنی جائز تکالیف۔ فطری حقوق اور مناسب مطالبات باہر کے لوگوں اور گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچانا شروع کئے۔ یہی ایک یہاں کے نوجوانوں کا ناقابل معافی گناہ تھا۔ جسکی پاداش میں بلوچستان کے قائد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی جنرل سیکرٹری بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کو تین سال قید با مشقت اور رہائی کے بعد تین سال کے لئے پانچ ہزار روپے ضمانت۔ اور مسٹر نسیم بلوچ نائب صدر عبدالعزیز خان کرد جنرل سیکرٹری بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کو پانچ سال قید بامشقت اور رہائی کے بعد تین سال کے لئے پانچ ہزار روپے کی ضمانت کی سنگین سزائیں دلائی گئی ہیں۔

آج ہندوستان کی سیاست کا رخ بدل چکا ہے۔ کانگریس اپنے [illegible] کے مطالبات [illegible] حکومت ہند [illegible] کی کوششوں میں [illegible] ملک کی ایک نئے طریق سے خدمت کرنا چاہتی ہے۔ جو حکومت کے ساتھ اسمبلی کے تعاون اور ملکر کام کرنے کے مترادف ہوگا۔ جس سے حکومت اور کانگریس کے مابین ایک قسم کا رابطہ اور اتحاد قائم ہو جائیگا۔

اگر بدقسمتی سے کانگریس نے صرف وزارتوں کے قبول کرنے کے وقت سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مطالبے کو قبول کر لیا تو حکومت اور کانگریس کے درمیان جو کئی سالوں سے برابر جنگ جاری تھی وہ ایک قسم کا اعتدال کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ اور حکومت اور کانگریس کے درمیان ایک قسم کا سمجھوتہ ہو جائیگا۔ جس سے ہندوستان کی سیاسی فضا زیادہ خوشگوار اور پرامن ہو جائیگی۔

حکومت ان تمام حالات کو بغور مطالعہ کر رہی ہے۔ اور جب تک کانگریس نے متفقہ طور پر صوبائی وزارتوں کو واپس نہ لیا حکومت ہو یا کانگریس کے ساتھ اپنی موجودہ پالیسی کو بدلکر ہندوستان کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے پر مجبور ہوگی اور تقریر و تحریر کے تمام بنگالی پابندیاں قید اور آرڈیننس [illegible] کو چونکہ یقین ہے۔ کہ کانگریس ضرور صوبائی وزارتوں کو واپس لے لیگی۔ اس لئے ابھی سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلے پر دھیان دے رہی ہے۔ چنانچہ سی۔ پی۔ یو۔ پی۔ اور سرحد کی گورنمنٹوں نے تو اپنے اپنے صوبوں کے اسیروں کو رہا کرنا شروع کر دیا ہے۔

ہمیں ہندوستان کے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر اس بات پر پورا یقین ہے کہ کانگریس متفقہ طور پر صوبائی وزارتوں کو واپس لے لیگی۔ اور تمام صوبوں کی حکومتیں اپنے اپنے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دینگی۔ مگر ہمیں بلوچستان کی حکومت سے یہ قطعی امید نہیں کہ وہ بھی اپنے سیاسی قیدیوں کو رہا کرکے یہاں کے بے زبان باشندوں کا اعتماد حاصل کرے۔ اس لئے ہم حکومت ہند کا [illegible]

پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ فوراً اس مسئلے کی طرف توجہ فرمائیں۔ تاکہ [illegible] کی طرح بلوچستان میں بھی ایک عام اعتدال اور امن کی حالت پیدا ہو جائے۔ اور کہنا [illegible] ساتھ ہم ہندوستان کے ترقی پسند اخبارات۔ کانگریس اور سوراج پارٹی کے معزز رہنماؤں سے قوم اور وطن کے پاک اور مقدس ناموں پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے رس [illegible] نوجوان بلوچستانی بھائیوں کو نہ فراموش کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہندوستان کے تو تمام سیاسی قیدی تو رہا کر دیے جائیں۔ اور بدنصیب بلوچستان کے مظلوم و مجبور قیدی زندانوں میں سڑا کریں۔

بلوچستان کے مجاہد اعظم کی خدمت وطن کے

جرم میں سرداری سے معزولی

مادر وطن کے ایک ناز فرزند فخر بلوچستان نواب میر محمد یوسف علی خان عزیز مگسی کی ذات گرامی کسی خاص تعارف کی محتاج نہیں۔ بلوچستان کا بچہ بچہ ہندوستان کی تمام معزز ہستیاں آپ سے بخوبی واقف ہیں۔ اور نہ صرف واقف ہیں۔ بلکہ ان کی قوم نوازی۔ اسلام دوستی۔ اور وطن پرستی کی دل و جان سے قدر کرتی ہیں۔

آپ مادر بلوچستان کے پہلے فرزند ہیں۔ جس نے سر شمس شاہ سابق وزیر اعظم قلات کے بے پناہ مظالم کے خلاف آواز بلند کی۔ جسکی پاداش میں آپ کو دو سال قید اور دس ہزار روپے کی سنگین اور عبرتناک سزا بھگتنی پڑی۔ اس پر [illegible] مصیبت سے چھٹکارا پانے کے بعد آپ نے ہندوستان کے گوشے گوشے تک بدنصیب اور مظلوم بلوچستان کی بدقسمتی اور مظلومیت کی داستان پہنچا [illegible] اور صرف اسی پر بس نہ کی بلکہ ہزاروں روپے صرف کر کے بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ جس میں بلوچستان کے حقیقی خیر خواہوں نے شریک ہو کر اپنے عزیز وطن کی آئندہ بہتری کے لئے ایک مناسب اور بالکل معتدل لائحہ عمل مرتب کیا۔ مگر ارباب اقتدار کی کند عقلوں نے یہ سمجھا کہ نواب صاحب کا تمام مرکز سرداری حاصل کر [illegible] رہے ہیں۔ اسی لئے انہیں قبیلہ [illegible] کی سرداری کی پیش کی گئی۔ جسے اپنے مخلص [illegible] کے اصرار سے مجبور ہو کر قبول کیا۔ یہ وقت وہ تھا۔ جب وطن کے [illegible] اور نواب صاحب کے مخالفوں کو سر کشی کا موقعہ ملا۔ کہ نواب صاحب نے سرداری حاصل کرنے [illegible]

مگر دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ سرداری [illegible] عوام کی تکالیف [illegible] بے چین ہوئے بغیر نہ رہ سکے [illegible] گزر [illegible] عزیز وطن کی بیش بہا خدمات انجام دیں [illegible] جسکی پاداش [illegible]

آج آپ کو اسمبلی [illegible] سے معزول کر دیا گیا ہے۔ جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک نواب صاحب سارے بلوچستان کی خدمت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ وقت آئیگا۔ جب نواب صاحب [illegible] قبیلہ مگسی بلکہ بلوچستان کے تمام زرتوں کے دلوں پر حکومت کرینگے۔ بلوچستان کو مگسی کی تمام [illegible] کو اسمبلی سے زیادہ عوامی مسرت کا باعث ہوگی۔ ہمیں ان ابن الوقتوں سے قطعی شکایت نہیں جنہوں نے نواب صاحب کے معزول کئے جانے کے فیصلے پر اپنے تصدیقی کی مہر ثبت کی ہے۔ کیونکہ وہ بیچارے مجبور محض ہیں۔ ان کی دولت۔ عزت۔ اور طاقت کا دارو مدار ہی اس کٹ پتلی پنے پر ہے۔ ہمیں وہ دن بہت ہی قریب دکھائی دے رہا ہے۔ جب قدرت کا تمام رحمانی مددیں اپنی مظلوم مخلوق کی مدد کو آئیں۔ اور اس قسم کے تمام فرعون ساما نوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

بلوچستان کے قائد اعظم کی صحت خطرے میں

اگر ان کے ساتھ بہتر سلوک نہ کیا گیا تو وہ دوبارہ بھوک ہڑتال کر دینگے

پچھلے دنوں بلوچستان کے قائد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی نے [illegible] بھوک ہڑتال شروع کر دی تھی [illegible] حکومت سے درخواست کی تھی [illegible] ان کی [illegible] کو اطلاع دی جائے۔ مگر وہ بھوک ہڑتال [illegible] کر سکیں۔ مگر [illegible] ان دنوں [illegible] بھوک ہڑتال کو [illegible] طور پر بچایا گیا [illegible] کوشش کا [illegible] تھا۔ دل [illegible] کے بعد ان کے حقیقی بھائی خان عبدالسلام خان اچکزئی [illegible] قریبی رشتہ دار بھی طور پر فریاد کر ان کو سمجھانے کے لئے [illegible] خان صاحب نے [illegible] گیا۔ حالانکہ اس وقت خان صاحب کی حالت بہت نازک ہو رہی تھی۔ اور ان کو ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

تازہ اطلاعات [illegible] آ رہی ہیں کہ [illegible] سلوک اور مقامی [illegible] کے [illegible] خان صاحب کو کئی جلد کی بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں۔ جس سے روز بروز ان کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر خان صاحب نے حکومت کو درخواست دی ہے کہ ان کے پاؤں سے بیڑیاں نکال کر ان سے بہتر سلوک کیا جائے۔ ہمیں یہ بھی مصدقہ طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر حکومت نے ان کی جائز خواہش کو ٹھکرا دیا۔ تو وہ مجبور ہو کر دوبارہ بھوک ہڑتال شروع کر دینگے۔ اور جس سے یقینی طور ان کی زندگی خطرے میں پڑ جائیگی۔ اس لئے ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ بلوچستان کے قائد اعظم کے مطالبات کو تسلیم کر کے ان کو موت کے منہ سے بچائے۔ اور ان کے ساتھ وہ سلوک کرے۔ جو آج کی مہذب حکومتیں اپنے حریف سیاسی قیدیوں کے ساتھ کیا کرتی ہیں۔

رئیس علی محمد خان مری براتی والے

صوبہ سندھ کا وہ کونسا روشن ضمیر۔ آزاد خیال۔ وطن دوست [illegible]

مسلمان ہے۔ جو رئیس علی محمد خان مری بلوچ جاگیردار بیرانی ضلع نوابشاہ سندھ کو نہیں جانتا۔ آپ سندھ کے ان چند مخلص مسلمانوں میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے اس پر آشوب زمانے میں اپنے اوپر گوناں گوں مشکلیں اور تکلیفیں برداشت کر کے اپنے پیارے صوبے اور اپنی قوم کی قابل قدر خدمات کی ہیں۔ آپ [illegible] کی بہترین تحریکوں میں پیش پیش رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے فائدے کی خاطر عالم وجود میں آئی۔ آپ کی بے غرضانہ قربانیوں اور بے وقت خدمات اس قابل نہیں کہ سندھ کے مسلمان ان کو فراموش کر سکیں۔ سندھ کے تمام اسلامی ادارے اور جماعتیں آپ کی مناسب امداد حاصل کر رہی ہیں۔ ان باتوں کے پیش نظر اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ رئیس صاحب کے قلب میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے سچی محبت اور ہمدردی موجود ہے۔

آپ اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس لئے چاہئے سندھ کے مسلمانوں سے بغیر [illegible] رہ سکتے۔ کہ جس شخص نے ان کا نمائندہ منتخب ہونا [illegible] ہو گا۔ ان کے مذہب کی پیروان کے ملک کی اتنی خدمات کی ہیں وہ نمائندہ ہو کر یقیناً اس سے بڑھ کر زیادہ خدمات انجام دینگے۔ لہذا سندھ کے مسلمانوں کو ایسے [illegible] ہونے کے اور [illegible] میں فرق کرکے ان کے حق میں اپنی قیمتی رائیں دینے کو [illegible] کر دینا چاہئے۔ تاکہ ان کا ایک سچا خیر خواہ کامیاب ہو کر ان کے دکھوں کو دور کر سکے۔

کوئٹہ پولیس کی خطرناک سرگرمیاں

ہمارے پاس اس امر کی بے شمار شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ آج کل کوئٹہ پولیس نے ملکی لوگوں کو بے حد تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ بڑے خاندان والے [illegible] اور ان کے ناجائز گرفتاری عوام کے لئے بہت ہی تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے۔ پولیس کا ہر شریف اور بدمعاش کو مشتبہ اور مشکوک نگاہوں سے دیکھنا حکومت کے خلاف عام نفرت اور بیزاری کا باعث ہو رہا ہے۔ [illegible] اخبار بین ملکی نوجوان کا [illegible] اقدام ہے۔ [illegible] تعلیم یافتہ نوجوان [illegible] تنگ [illegible]

ہمارے نزدیک کوئٹہ پولیس کے [illegible] جو بیلیس [illegible] بے حد خطرناک اور مہلک ہیں۔ کیونکہ یہ وہ [illegible] خواہ مخواہ عوام کو مشتعل کر کے امن عامہ کو خطرے میں ڈالتی ہیں۔ [illegible] حالات [illegible] سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو چاہئے کہ وہ پولیس کی ان زیادتیوں کا انسداد کریں۔ ایسا نہ ہو کہ پولیس کے اس رویہ کی بدولت حکومت کے خلاف غم و غصہ کی ایک عام لہر ملک کے طول و عرض میں پھیل جائے۔

صاحب کی کھلے والی سندھ اور [illegible] والے [illegible] رکھا کر [illegible] مجبور کرتے ہیں۔ اور [illegible] بزور آمد ہو کی [illegible] تمام گاؤں کی بڑی بوڑھی جوان۔ نوجوان عورتوں اور لڑکیوں کو اپنی لونڈیاں سمجھتے ہیں۔ [illegible] کو وہ ڈنکے کی چوٹ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ [illegible] ہیں نہ چھوڑوں جب تک زندہ رہوں۔

تفریحات

گر عشق میں بدنام ہوئے تو کیا نام ہو گا؟

اس دنیا میں بسنے والے دو مخلوق والے حیوان [illegible] انسان کہلاتے ہیں [illegible] شیطان [illegible] امراض شیطان کرتا اور کرتا رہتا ہے۔ مگر یار و مجھے [illegible] لعنت کریں شیطان پر [illegible] اتنا ہی معلوم رہتی ہے۔ بیچارا شیطان یوں ہی [illegible] بدنام ہے۔

[illegible] اثر انسان اور انسان زادے بھی شیطان اور شیطان زادے بننے کی فکر میں لگ رہے ہیں۔ ہم اپنے تجربات کے لئے حوالہ۔ مسخری۔ ناچ۔ [illegible]۔ دل لگی اور [illegible] کیا کچھ کی تمام [illegible] توڑ رہے تھے۔ مگر کچھ کام بتا نہ دکھائی دیتا رہا تھا۔ کہ [illegible] میں [illegible]۔ [illegible]۔ [illegible]۔ [illegible]۔ خانہ [illegible]۔ [illegible] نیچے زمین اوپر آسمان جناب [illegible] تمام [illegible] میں آ موجود ہوئے اور اہل [illegible] کی تمام گھبراہٹیں۔ پریشانیاں۔ داغ [illegible]۔ خیال آرائیاں [illegible] دور [illegible] نظر آئیں۔

علاقہ [illegible] ہمارے ایک محترم نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ موضع [illegible] کو ایک [illegible] زادہ اپنی سنگ دستی کے دنوں میں سے [illegible] آوارہ [illegible]۔ [illegible]۔ [illegible]۔ [illegible] کے [illegible] صاحب سے بھی چار قدم بڑھ کے [illegible] ہیں۔ بیچارا شیطان بھی اپنا [illegible] ہوئے [illegible] میں آگیا ہے۔ [illegible] شروع کر دی ہیں۔ [illegible] بجانے۔ پینے پلانے اور [illegible] کے سوا آپ کو کوئی کام نہیں۔ [illegible] نے کا تانی بن جاتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] کی گلی کی خاک چھانتا تھا۔ مگر [illegible] آپ [illegible] کے وقت [illegible] اور وہ سبق یاد ہیں۔ [illegible] اور [illegible] میں [illegible]۔ [illegible] ہے آپ [illegible] کی کوشش کرتا ہے۔ تو آپ اپنے [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

تکمیلِ انسانیت

گذشتہ سے پیوستہ

غزل

مصرعہ طرح: مشاعرہ کراچی: ــــــــــ ترا جلوہ شام و سحر دیکھتا ہوں ۔

میں تنہا رخ سیمبر دیکھتا ہوں
یہ شوق اپنا افسردہ تر دیکھتا ہوں

شفق کی ضیا باریوں کی قسم ہے
ترا جلوہ شام و سحر دیکھتا ہوں

خدا نے تیری گلی کی تو مانوں گا
ہوا کو یونہی در بدر دیکھتا ہوں

[illegible] لینے پہ کیوں اس کے اڑ جاؤں
کہ اس کا دہن تنگ تر دیکھتا ہوں

مگر [illegible] شیفتہ ہے؟
گدا ابرو کو خم کردہ سر دیکھتا ہوں

سوا [illegible] کیا دھرا ہے؟
تجھے دل میں کیوں جلوہ گر دیکھتا ہوں

گریزاں ہے تیرا تصور [illegible]
پریشان اپنی نظر دیکھتا ہوں

نہیں ہے تیری گر نگاہوں سے [illegible]
یہ کیوں غم کو اندر جگر دیکھتا ہوں

مبارک ہے بے یار جینے سے مرنا
کہ اک شمع تو قبر پر دیکھتا ہوں

اے دیکھو! ہے شاید سحر نے
[illegible] کے اثر دیکھتا ہوں

کراچی کے کیوں نامور شاعروں کو
[illegible] غزل سننے پر دیکھتا ہوں

رہا میں تو عنقا کہ انکی کمر کو
مدام اپنا مد نظر دیکھتا ہوں

مکمل ہوئی انسان پہ تعلیم قرآنی
ہوئی ہے آج کی قبر جبل پر تکمیل انسانیت

ماخوذات

بلوچستان میں ظلم اور زیادتیاں

ہندو مسلم پریس اور لیڈروں سے گذارش

بلوچستان [illegible] سندھ کا ہمسایہ صوبہ ہے۔ نہ فقط یہ بلکہ گورنمنٹ [illegible] اور گلستان سے بہت بڑے بڑے بیوپاری سندھی ہندو ہیں [illegible] دوسری طرف [illegible] زمیندار ہیں۔ جو بلوچستان اور سندھ دونوں جگہوں میں [illegible] رکھتے ہیں [illegible] سندھ اور بلوچستان ہر حالت میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ ایسے صوبے میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا اثر ضروری طور پر سندھ پر پڑیگا۔

یوں تو ہم سب ہندوستانی ہیں۔ اور [illegible] کے لحاظ سے [illegible] ہندوستان کے کسی حصے کے حالت سے [illegible] کے نقصان وہ ثابت ہوگا۔ لیکن بلوچستان تو سندھ [illegible] کسی زمانے میں [illegible] تھی۔ یہی وجہ ہے [illegible]

عوام میں خان گڑھ کے نام سے مشہور ہے۔ اور جگہ خان کے علاقے کا صدر مقام تھی۔ جیکب آباد شہر کے بڑے بڑے سیٹھ اور مرفع ہندو اور مسلمان۔ کچھی یا [illegible] وال ہیں۔ زبان کے لحاظ سے بلوچستان [illegible] سندھی بولتی ہیں۔ سندھ اور بلوچستان کے [illegible]

تعلقات کے باوجود میں دیکھ رہا ہوں کہ بلوچستان میں [illegible] اصلاحات کے لئے سندھی پریس بالخصوص سندھ کی طاقتور [illegible] ہندو پریس نے [illegible] کوئی خاص کوشش یا دلچسپی نہیں دکھلائی۔

میرے خیال میں [illegible] کی وجہ ہندوستان کے [illegible] میں ہندو مسلم [illegible] ہے [illegible] واقعات [illegible] آج بلوچستان کی [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] ایسے [illegible] اور [illegible] کرنے کے لئے ہندو اور مسلم [illegible] ہے۔ اسکے علاوہ بلوچستان کے سیاسی [illegible]

[illegible] ہندوستان کی غلامی کا سبب سمجھتے ہیں [illegible] ہندو اور مسلم کا کوئی [illegible] نہیں۔ وہ جیلوں [illegible] ہندو اور مسلم ہونے کے بھی ایک دوسرے کے بھائی [illegible] اپنے آپ کو ہندو یا مسلمان [illegible] اپنے ملک اور اپنی قوم کی کشتی کو ڈوبا ہوا نہیں چاہتے۔ بلوچستان میں [illegible] کا سبب یہ نہیں کہ [illegible] ہے۔ [illegible] لوگ علم کی قدر [illegible] نہیں کرتے

[illegible] کے لوگ وحشی اور جنگلی ہیں۔ اگر بلوچستان کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے سچ ہے۔ تو پھر جس قدر بد زبان انگریز۔ امریکی۔ اور دوسرے یورپین لکھنے والوں کے ہندوستان کے خلاف قول سب سچ ہیں۔

حقیقت الکل صاف ہے۔ کیونکہ بلوچستان میں چاروں طرف بے علمی ہے۔ اس لئے ان کو تعلیم دلانے کے لئے آج تک کسی نے کوئی معقول کوشش نہیں کی۔ غریب، مسکین اور بے زبان بلوچستان [illegible] کی قسمت کے مالک ہیں خود سر ظالم اور جابر سرداروں کے ہاتھوں میں ہیں۔ ان بیچاروں نے تو انگریزوں کی حکومت کو تو دیکھی ہی نہیں۔ جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ سردار ہیں۔ سردار نہ صرف سردار ہیں۔ بلکہ [illegible] ہیں۔ جنکو اپنی قبیلوں۔ قوموں۔ اور ذاتوں پر حکومت کرنے کا پورا پورا اختیار ہے۔ اگر چاہے اصلاح کرے اور چاہے اپنی تحریروں سے سلوک کرے [illegible] ایک سردار کو اپنی قوم پر ہر قسم کے تمام اختیارات حاصل ہیں۔ اگر کسی سردار کے کئے ہوئے مظالم کے خلاف کوئی جاکر اپیل یا فریاد کرے۔ تو اس کو ختم کرنے کے لئے وہ سردار کافی ہے۔ اور اگر وہ سردار کے شکنجے سے بچ نکلا۔ تو جرگہ اس کو دبوچ لیتا ہے۔ جسکے ساتھ حکومت کی تمام طاقت سردار کی حمایت کرتی ہے۔ بلوچستان کے اس عجیب و غریب دستور کو سمجھنے کے لئے خان عبدالصمد خان اچکزئی۔ اور میر عبدالعزیز خان کرد کے مقدمات کی کاروائی اور ان کو سزا دینے جانیکی تفاصیل کافی ہے۔ خان صاحب سرداروں اور حکومت کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ کیا۔ کہ وہ پہلا بلوچستانی [illegible] کھدر کے کپڑے پہنے اور گاندھی ٹوپی پہنی جسکے خلاف [illegible] جھوٹا مقدمہ بنا کر شاہی مہمان کے طور پر بٹھا دیا تھا۔

[illegible] اور مقدمہ چلایا گیا۔ [illegible] گل کھلائے۔ کہ عبدالصمد خان [illegible] جیکب آباد اور کراچی میں گئیں۔ اور مقدمہ چلایا گیا بلوچستان میں [illegible] مقدمہ کی کاروائی [illegible] سے کچھ کم نہ تھی۔ جس طرح کہ خان صاحب کا بیان تھا [illegible] نہیں۔ اور بلوچستان کے سرداروں کے [illegible] بلوچستان [illegible] سمجھنے کی [illegible] قوموں کے سردار [illegible]

[illegible] سے [illegible] ہو گئی [illegible] خیال [illegible]

[illegible] جب سے ہر صاحبوں کے خیالات کی چرخی بھی چل گئی۔ اپنے ملک کے بیچے [illegible] اور قوم کے خادم کے پاؤں میں [illegible] ہاتھوں میں [illegible] ہتھکڑیاں ڈلوا دیں۔ مقدمہ کی کاروائی کی [illegible] نہیں دی جاتی ہے۔ اس پر عجیب یہ کہ خان صاحب کو [illegible] چوروں کے [illegible] ڈال دیا جاتا ہے۔ مزید برآں ظلم ملاحظہ ہو۔ کہ خان صاحب نے ۱۳ اپریل سے جوک ہڑتال کی ہے۔ اور ان کے رشتہ داروں کو اطلاع تک نہیں دی گئی۔ یہ خبر [illegible] فاقہ کشی کرتے ہوئے ۱۸ روز ہو چکے تھے۔ مگر سنگدل حاکموں نے یہاں تک بھی اپنے عزیزوں کو خبر نہ دی۔ ہم حیران ہیں کہ جب بلوچستان کے ایک ایسے معزز گھرانے کے خان کے ساتھ ایسا برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ تو مسلم [illegible] کس طرح ہو [illegible] کیا عالم [illegible] سندھ کے ہندو مسلم

پبلک اور سر برآوردہ لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری مدد کریں۔ اور اپنے ہندو اور مسلمان ہونے کو چھوڑ کر موجودہ صورت میں مظلوم بلوچستان کی حالت پر رحم کر کے کچھ نہ کچھ مدد کریں۔ جس طرح کراچی کے ہندو مسلمان اور پارسی بھائیوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اسی طرح ہر ضلع میں ایسی کمیٹی کی بنیاد رکھی جائے۔ جو غریب بلوچستان کی مدد کرے۔

(اخبار ہمارا بلوچستان [illegible])

نفیس انوکھے [illegible] اور فیصلے القدام

ہیرس ڈرگس سٹور

کمالا پلز دنیا کا عجوبہ۔ دور حاضرہ کے عین مطابق۔ زندگی کی مسرت کی حقیقی [illegible] ایک گولی کا استعمال قوت [illegible] کے لئے اعجاز کا حکم رکھتا ہے۔ ایک دفعہ کا تجربہ آپ کو مطمئن کر دیگا۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔

امیرو پلز:۔ تمام پوشیدہ امراض کا تیر بہدف علاج۔ جریان سستی۔ سرعت انزال۔ ضعف دماغ [illegible] نسوں اور رگوں کی کمزوری کے لئے عجیب شے ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔

رتن پلز:۔ سوزاک کی تیر بہدف دوا قیمت فی شیشی تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

نوٹ:۔ گولیوں کو بیکار اور جھوٹا ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام [illegible]

ہیرس ڈرگس سٹور پوسٹ بکس 128 لاہور

انجمن ملکی مسلمانان بلوچستان

[illegible] سالانہ اجلاس

[illegible] سالانہ اجلاس [illegible] ۱۹۳۴ء [illegible] ہائی سکول کوئٹہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ [illegible] سال گذشتہ کی رپورٹ [illegible] سال آئندہ کا پروگرام [illegible] بلوچستانی سے التماس ہے کہ ازراہ نوازش [illegible] وقت مقررہ پر تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی [illegible] فرماویں۔

(جنرل سکرٹری)

بلوچستان کی تازہ خبریں

مولوی نبی بخش کی جگہ کسی سفارشی کو

سبی ۔ ہائی سکول سبی کے پرشین ٹیچر ۔ مولوی نبی بخش جب سے دوران سے ایک ماہ کی رخصت پر جانے ہیں ان کی جگہ کے لئے کوئی ملکی امیدوار [illegible] ملاقات کر چکے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ جگہ کسی سفارشی کے حصے میں آئیگی ۔

(نامہ نگار)

خان عبداللطیف اچکزئی کا پاسپورٹ بند

کوئٹہ معلوم ہوا ہے ۔ کہ خان عبداللطیف خان اچکزئی کا افغانستان جانے کے لئے پاسپورٹ بند کر دیا گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حاجی عبدالغفار خان کی اندرونی سرگرمیاں اسکی ذمہ دار ہیں ۔

یہ خبر ابھی تصدیق طلب ہے ۔

(نامہ نگار)

اس کو چچا زاد بھائی ۔ [illegible] بالکل بچہ ہے ۔ اس کو [illegible] یہ تمام لوگ ملکی ذاتوں سے بے بہرہ ہیں ۔ حال ہی میں اور سکول کھلنے والے ہیں ۔ بیٹھنے کے لئے اس نے ابھی سے جو ہے اور [illegible] کے طور پر [illegible]

(نامہ نگار)

منصف سبی کے خلاف شکایت

سبی کا خبر گی رپورٹ کا ٹھیک [illegible] لیا ہے ۔ مگر [illegible] سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا ہے ۔

علاوہ ازیں [illegible] کے ملکی لوگ بھی اس سے بہت تنگ ہیں ۔

قاضی نور محمد خان نائب تحصیلدار جھٹ پٹ

جھٹ پٹ ۔ قاضی نور محمد خان نائب تحصیلدار متوطن [illegible] کی تبدیلی تحصیل [illegible] ضلع سبی کو ہو گئی ہے ۔

موریہ [illegible] کو قاضی صاحب موصوف نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے ۔

(نامہ نگار)

کہدہ نبی بخش صاحب کی وطن دوستی

تربت ۔ پچھلے دنوں کہدہ نبی بخش صاحب نے [illegible] کے بچوں کی تعلیم کی خاطر [illegible] ایک سکول کھولا ہے ۔ اور پڑھانے کے لئے ایک مدرس رکھا گیا ہے ۔

(نامہ نگار)

”بلوچستان جدید“ کا نیا پتہ

”بلوچستان جدید“ کے معزز خریداروں اور محترم پڑھنے والوں کو اطلاع دی جاتی ہے ۔ کہ یکم جون ۱۹۳۴ء سے دفتر کا نیا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا ۔

تمام اصحاب نوٹ فرمالیں ۔

دفتر بلوچستان جدید [illegible] روڈ رام سوامی کوارٹرس کراچی ۔

(مینیجر)

ملا اولیا امام مسجد کلی بریازئی کا ناپاک پروپیگنڈا

ملا اولیا امام مسجد کلی بریازئی نے چند دنوں سے نہایت اسلام سوز [illegible] شروع کیا ہے ۔ وہ یہ کہ اس نے عوام میں اصول تعلیم جو [illegible] شوق کو کم کرنے اور قوم کو جہالت کے عمیق ترین غاروں میں دھکیلنے کی خاطر یہ پروپیگنڈا شروع کیا ہے ۔ کہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے والا قبل از مرجاتا ہے ۔ [illegible] ملا عبدالرحیم مرحوم اور آخوندزادہ [illegible] ملک محمد ایوب اور علاقہ کے افسران کو ایسے غدار کی تنبیہ [illegible]

(نامہ نگار)

موسم گرما میں باہر کے لوگوں کا کوئٹہ میں داخلہ بند

کوئٹہ حال ہی میں چیف کمشنر بلوچستان نے پریس نوٹ کے ذریعے اس امر کا اعلان کیا ہے ۔ کہ اس سال موسم گرما میں باہر کے لوگ کوئٹہ نہ آئیں ۔ کیونکہ سیزن میں باہر کے لوگ کے آنے کی وجہ سے شہر میں پانی کی قلت ہو جایا کرتی ہے ۔

(نامہ نگار)

پشین کے نواح میں ڈاکہ

پشین ۔ ارمئی ۔ رات کے تین بجے [illegible] اپنے ہمراہیوں کے ساتھ [illegible] مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کیا ۔ [illegible] مجروح ہو کر گر پڑا ۔ جبکہ مال لوٹ لیا گیا ۔ اور اس کے ساتھی بچ کر بھاگ گئے ۔ اسی دن کے پانچ بجے اس واقعہ کی خبر [illegible] پشین کو ہوئی ۔ جو اسی وقت نائب تحصیلدار [illegible] ڈاکوؤں کے تعاقب میں چل کھڑے ہوئے ۔ [illegible] زئی کے قریب [illegible] کے جنگل میں ڈاکوؤں سے مقابلہ ہوا ۔ [illegible] اور دوسرے رات تاریکی میں کھسک گئے لوٹا ہوا مال واپس لایا گیا ۔ افسر مذکور کے پہنچنے سے [illegible] ڈاکوؤں سے مقابلہ میں مصروف تھے ۔ عوام میں یہ خیال [illegible] ای ۔ اے ۔ سی ۔ کو بدنام کرنے کے لئے [illegible] عبدالغفار خان اچکزئی [illegible] حقیقت ہے ۔ کیونکہ عبدالغفار خان کا اپنے [illegible]

(نامہ نگار)

بلوچستان کے رہنما [illegible] مطمئن ہیں

کچھ ۔ بلوچستان کے قائد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی اور [illegible] بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد سے اگرچہ ایک [illegible] جا رہا ہے مگر وہ اپنی اس حالت اور سزا یابی پر مطمئن ہیں ۔

(نامہ نگار)

وزیر اعظم صاحب قلات توجہ فرمادیں

انسپکٹر مدارس قلات نے تمام رشتہ دار بھرنے کے لئے

مستونگ ۔ ملک عبدالعزیز انسپکٹر مدارس قلات نے پرائمری سکولوں میں اپنے رشتہ دار لگائے ہیں ۔ [illegible]

ضیغم بلوچستان کی سزا میں دو سال کی کمی

کوئٹہ بلوچستان بھر سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں بڑے زور سے [illegible] ہے ۔ کہ خان قلات نے اپنی [illegible] ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان صاحب کرد کی سزا میں دو سال کی کمی کر دی ہے ۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

دیگر ممالک کی تازہ خبریں

ہنگری میں قرآن شریف کا ترجمہ

ہنگری کے بوڈاپسٹ شہر میں ایک دولت مند مسلمان سوداگر نے علماء کی جماعت سے قرآن پاک کا ہنگری زبان میں ترجمہ شروع کرایا ہے تاکہ ہنگری کے لوگ اسلام کی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہو سکیں اس کے ساتھ ساتھ علماء کرام کے امام نے ہنگری میں آغاز اسلام کی تاریخ بھی لکھنی شروع کی ہے۔

ملک بھر میں یوم سلطانپور منایا گیا

عظیم الشان جلسے بڑے زور و شور سے منعقد ہوئے اور قرار دادیں

مجلس احرار اسلام نے شہر میں کو یوم سلطانپور مقرر کیا تھا۔ چنانچہ ہندوستان بھر کے ملک میں سلطانپور میں مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کی آواز بلند کی جائے۔ تمام اہم مقامات پر یوم منایا گیا۔ ... انقلاب میں شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن چونکہ اطلاعات بے شمار ہیں اور اخبار کے مفصل اندراج کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں یوم سلطانپور منایا گیا۔ قرار دادوں میں نہتے مسلمانوں پر گولی چلانے کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اور ایک آزاد مجلس تحقیقات کے قیام، شہیدوں اور مجروحین کے متعلقین کی امداد اور مجرموں کو سزا دینے کے مطالبات کئے گئے اسی طرح جند اور بہاولپور کے مسلمانوں کی مظلومیت پر بھی احتجاج کیا گیا۔

سیالکوٹ۔ ملتان۔ نکودر۔ بٹالہ۔ دسوہہ۔ لائل پور۔ دھرم سالہ موضع فتح آباد ضلع امرتسر۔ سالاپور (جالندھر) ... کرپال پور۔ حیدرآباد شیخوپورہ۔ تحصیل پھگواڑہ۔ راولپنڈی۔ ڈیرہ غازیخاں ... گکھڑ۔ سمندری۔

اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی ترکی تشریف لیجا رہے ہیں

ایران و ترکی میں محبت و یگانگت

اسلامی سلطنتوں کا اتحاد

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی دعوت پر اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی شاہ ایران ترکی تشریف لیجانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

آپ ... اپریل کو عازم انقرہ ہونگے۔ اور حکومت ترکیہ کے مہمان کی حیثیت سے ... ایام قیام فرمائیں گے۔ ... اسلامی تاجداروں کی ملاقات کو سیاسی حلقوں میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے ... اسی طرح ایران و افغانستان نے ایک ... جھگڑا چکانے کے لئے ترکی کو ... ثالث مقرر کیا تھا۔ ان تمام اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران افغانستان اور ترکی تینوں اسلامی سلطنتوں میں باہمی تعلقات روز بروز ترقی پر ہیں۔ اللھم زد فزد۔

قائم مقام وائسرائے نے چارج لے لیا

شملہ ۸ مئی۔ ہز ایکسیلنسی سر ... اسٹینلے اور لیڈی جیکسن ... ہمراہ سیکرٹری ... آج صبح ہز ایکسیلنسی نے وائسریگل لاج میں ... اور قائم مقام گورنر جنرل ہند کے عہدہ کا چارج لے لیا تقریب وائسریگل لاج کے کونسل چیمبر میں ہوئی۔ اس موقعہ پر حکومت ہند کے اعلیٰ افسر اور دیگر ملکی حکومتوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔

ہز ایکسیلنسی اپنے پرسنل اسٹاف کے ہمراہ کونسل چیمبر میں داخل ہوئے۔ جہاں ... موجود تھے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ اعلیٰ افسران میں ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب۔ کمانڈر انچیف۔ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے ارکان سیکرٹری اور ... سیکرٹری صاحبان حکومت ہند۔ حکومت ہند کے محکموں کے ارکان اور ... چیف سیکرٹری حکومت پنجاب اور دیگر ممالک کے سفراء موجود تھے ... وارنٹ پڑھ کر سنایا گیا۔ ... مسٹر جسٹس ... چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ کے روبرو قائم مقام ... حلف ... ہز ایکسیلنسی نے ... وائسریگل ... ہو گا۔

قیدیوں کو ہندی اخبار کی اجازت

حکومت صوبہ جات متحدہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندی اخبار ... اے اور بی درجہ کے قیدیوں کو پڑھنے کے لئے ... دئے جایا کریں گے۔

مولانا شوکت علی اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

سوراج پارٹی کے مقابلہ میں

لکھنو ۸ مئی۔ معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ مولانا شوکت علی صاحب کے احباب مولانا پر زور دے رہے ہیں کہ وہ ... سے مولانا بھی اسمبلی کے لئے کھڑے ہوں۔ مولانا شوکت علی صاحب نے اگرچہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ لیکن آپ نیم رضامند ہیں۔ غالباً مولانا کو کھڑا ہونا پڑے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی کے زمیندار صوبہ میں اپنی ایک پارٹی بنا رہے ہیں اور وہ اپنے امیدواروں کو سوراج پارٹی کے مقابلہ میں کھڑا کرینگے۔ ... زمینداروں کے نام ... گئے ہیں۔

کیا کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان خفیہ طور پر کوئی معاہدہ ہو گیا ہے؟

مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار کی سنسنی خیز اطلاع لارڈ ولنگڈن لنڈن جا کر فیڈرل اسمبلی کے فوری قیام پر زور دینگے

مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے بمبئی سے اپنے اخبار کو ایک اطلاع بھیجی ہے جس کو مارننگ پوسٹ نے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہو چکا ہے۔ اور اس معاہدہ کی تکمیل میں ہی لارڈ ولنگڈن لنڈن جا رہے ہیں۔ اور وہاں جا کر وائٹ پیپر پر ترمیم کرانے کی کوشش کرینگے۔ یہ پہلا موقع ہے۔ جبکہ مارننگ پوسٹ نے برملا طور پر اس قسم کا بیان شائع کیا ہے۔ لیکن ہندوستانی حلقوں میں ... رکھنے والے پالیمنٹری حلقوں میں بڑی مدت سے اس قسم کی افواہیں اڑ رہی ہیں۔ کہ کانگرس کی پالیسی میں تبدیلی گورنمنٹ کی طرف سے سول نافرمانی کو واپس لیا جانا اور ... لارڈ ولنگڈن کا لنڈن جانا اب اسی خفیہ معاہدہ کا نتیجہ ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ لنڈن کے باخبر حلقوں میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ ولنگڈن حتی الامکان وزارت کے سامنے اس بات پر زور دینگے۔ کہ فیڈرل اسمبلی فوراً قائم کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں ہندوستان کا پہلا آئینی گورنر جنرل بننے کی اس خواہش کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس کا واٹسرائے ہند ... ہو کر اپنی پہلی تقریر میں اظہار کیا تھا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مارننگ پوسٹ انگلینڈ کا مشہور ٹوری اخبار ہے۔ جو اسوقت مسٹر چرچل پارٹی کی حمایت کر رہا ہے۔ اور جو ہندوستان کو کسی قسم کی بھی اصلاحات دئے جانے کے خلاف ہے۔

انگلستان کا انتظام ہندوستانیوں کے ہاتھ

آجکل لنڈن میں اس امر کی بحث ہو رہی ہے۔ کہ انگلستان اور ہندوستان کے تعلقات کسطرح مضبوط کئے جا سکتے ہیں۔ ایک انگریز نے اس کے متعلق بہت دلچسپ اور مفید مشورہ دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر اور مضبوط بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انگلستان کی حکومت میں ذمہ دار عہدوں پر ہندوستانیوں کو مقرر کیا جائے ... مجسٹریٹ۔ منصف۔ تھانیدار۔ بیرسٹر پولیس وغیرہ ہندوستانی ہوں۔ اور اگر مناسب سمجھا جائے تو کسی وقت وزیر اعظم بھی ہندوستانی بنا دیا جائے۔ یہ تجویز اچھی ہے۔ ... آئندہ ... حکومت اپنے مطلب کے انگریز ہندوستان میں بھیجتی ہے ... کانگرس کو حاصل ہو۔ کہ وہ انگلستان کی حکومت چلانے کے لئے ... روانہ کرے۔ یقیناً اس طریقہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات بہت جلد خوشگوار ہو جائیں گے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

مقامی فلم کدہ

امپیریل ٹاکیز:- ہم تھوڑے عرصہ سے سُنتے آ رہے تھے کہ اسٹار سینما میں "" محمد "" کا ڈرامہ دکھیں گے جب ... دیکھا کہ امپیریل ٹاکیز میں پبلک کی بڑی رش ہے ... ٹکٹ خرید رہے ہیں۔ اسٹار سینما کے ... تھی۔ مگر ہم بھی امپیریل ٹاکیز کی طرف بڑھے اور ٹکٹ حاصل کر کے اندر گئے ... سے جگہ حاصل کی "مست فقیر" کا ڈرامہ چلنے لگا۔ ڈرامہ کی زبان خالص اردو اور ... صاف تھی اور اس ڈرامے میں جتنے بھی گانے ہیں ... ہوئے ورنہ ... یہ ایک بہت پھیلا ہوا مرض ہے کہ موقع و محل سے بے نیاز ہو کر گانے ہوا کرتے ہیں۔ ڈرامہ اسلامی تھا۔ اور ... کو امید ہے اگلا چلنے والا ڈرامہ "غافل مسافر" ... اور بڑی محنت اور جانفشانی کے بعد تیار کیا گیا ہے۔

اسٹار سینما:- ہم سمجھے کہ آئے ہیں کہ اس میں "محمد" کا ڈرامہ ... میں سے پبلک کو بہت کم دلچسپی تھی۔

موتی محل ٹاکیز: اسمیں ابتک "مس ... سیتا" کا ڈرامہ چل رہا ہے۔ اس آنے والے ہفتے میں سے بدل جائیگا ہم نے بھی اس ڈرامہ کو دیکھا اسکے حسن و قبح پر ہم اسلئے کچھ لکھنا نہیں چاہتے کہ یہ ہندوؤں کا ایک بہت اہم مذہبی پلاٹ ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں۔

پکچر ہاؤس:- اسمیں ... دکھایا جا رہا ہے۔

نیشنل ٹاکیز:- اسمیں "رنگیلی دنیا" کا ڈرامہ دکھایا جا رہا ہے جس میں ... اسٹر طاہری کے گانے سے بے انتہا محبت ہے ... کا بے پروقت اور ہر کھیل میں خوب گایا ہے۔ وہ اسٹر طاہری ہے خوش گلو اور علم موسیقی کا ماہر اور تربیت آزادی غزل کے ہر شعر کو صاف صاف ادا کرکے اور اشعار کے معانی سمجھا کے سامعین کو سناتا ہے ہر کھیل میں ہی لگا اس کھیل کو ... اور دلچسپیوں کا مرقع کرکے چھوڑا ہے کھیل کے آتی اکٹر اور ایکٹرس مشہور اور نامور ہیں امید کہ یہ کھیل بہت دلچسپ اور پسندیدہ ہوگا۔

بلوچستان کی خاطر جیل میں سڑنے والوں کے نام ایک بلوچستانی خاتون کا پیغام

اے بلوچستان کے اسیر! ... سرزمین بے آئین (بلوچستان) میں ہو تو از برائے خدا میرے اس پیغام کو میرے اُن محبان وطن رشتہ داران بلوچستان تک پہنچا دے جو بچھ کے زندان کی چار دیواری میں بند ہیں۔

در جہاں نتوان اگر مردانہ زیست ... ہمچو مرداں جاں سپردن زندگیست

حکومت کرناک آج تمہیں فرعون سرداروں نے زندان میں بند کیا ہے۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ وہ دن دور نہیں کہ خداوند کریم تمہارے ارادوں کو کامیاب کریگا۔

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست) حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس دل میں خوف خدا نہیں اور جس آنکھ میں شرم و حیا نہیں اس سے کب قوم و وطن کو فیض پہنچے گا۔ ایسی ہی لوگوں کی نسبت کسی کیا خوب فرما گئے ہیں۔

گر بریش و جامہ این مردی بدے ... ہر ریش و فخر بُہ بہتر شدے

(یکی از فدایان وطن کلاچی خاتون)

چودھری عبد القادر جھک گیا

ہمارے چودھری عبدالقادر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس بلوچستان کے ... میں بڑی گل فشانیاں رہیے۔ اور قوم کو نیچا کرنے کے لئے ... بیمہ کے ... ہو کر قلم اٹھایا تھا۔ خیر کا فوری نتیجہ تو یہ ہوا۔ کہ چودھری کی بدزبانیوں کا اور بھی پارہ چڑھ گیا۔ اور انہوں نے انتقام کے طور پر ... کلی مدرسین کو ... اس قسم کی بداعتدالیوں کی لپیٹ میں لے لیا۔ مگر اب وہ سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم کے نوٹس لینے پر دم بخود ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بلوچستان سے آئی ہوئی اطلاعات بتلاتی ہیں۔ کہ چودھری صاحب اپنے کئے پر بے حد نادم ہیں۔ اور انہوں نے ... اخلاق و تہذیب ... کر دینے کا اقرار کر لیا ہے۔ اس امر کی اطلاع ہم کو ... چودھری صاحب پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ذاتی طور پر کسی کے دشمن یا مخالف نہیں ... ہمارا ذاتیات سے الگ صرف اصلاح حال کا منظر تھا۔ ... نظر کرنے پر مجبور تھے۔

... ہے کہ چودھری صاحب نے ... سے بچنے کے لئے ... مدرسین کو مطمئن کر دیا ہے۔ چودھری صاحب کو ... اور زیر دستوں پر ظلم کرنے والے ... کے خلاف ہر وقت شدید سے شدید صدائے احتجاج بلند کرتا رہیگا۔ (ادارہ)

> بلوچستان جدید میں
> اشتہار دینا کلید کامیابی ہے
> (منیجر)

مکران کی تعلیمی حالت تباہی کے گڑھے میں

(از جناب پیر بخش شہداد زئی)

ریاست قلات میں ... مکران کی تعلیم ... ہے بہرہ گی خاص طور مشہور ہے۔ کیونکہ مکران کے جغرافیائی حالات ہی ... ترقی میں سد راہ ہیں۔ موجودہ ... مکران کی تعلیمی حالت اور اسکا نظام قابل رحم ہے۔ تمام مکران میں صرف ... سکول ... تینوں سکولوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے ... حالت ... کیونکہ تقریباً سوا سال ... سے ... ایک ... مقرر کیا گیا ہے۔ جو وطن کے نونہالوں کی ... حالت سے ... ہے۔ اطلاعات ملی ہیں کہ موجودہ مستوفی ... صاحب ... سال ہی میں ایک ... طالب علم ... اور ... سکول کا فائنل امتحان پاس کیا ہے ... ریاست قلات سے ... تعلیم جاری رکھنے کے لئے ... اور عبدالرحیم نامی ایک لڑکا ... پچھلے سال اسی سکول سے ... جماعت کا امتحان پاس کیا تھا۔ یعنی سکول کا نائب مدرس مقرر کرایا ہے۔

... خان معظم ... قلات کا ... کے ... نہیں ... کی ... تربت اور پنجگور کے سکولوں میں ... تعلیم ... کرنے والے لڑکے ... سکولوں کی تعلیمی حالت کی اصلاح ... کیا جائے۔ ان دونوں سکولوں میں تعلیم کے مدرس کام کرتے ہیں۔ ... تبدیلی ہوتی ہے۔ اور ... امتحان لینے کے لئے کوئی انسپکٹر جاتا ہے۔ ... صورت میں ترقی کی امید کرنا ... کے مترادف ہے۔ اگر کچھ عرصہ اور بھی مکران کے سکولوں کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ تو پھر ان کا خدا حافظ ہے۔ آج ... نے تعلیم کے لئے ستر ہزار روپے (۷۰،۰۰۰) سالانہ ... ہے۔ ... مکران ... جہالت کے تباہ کن گڑھے سے نکالنے کا فوری سامان نہیں کیا جاتا ہے

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

بلوچستان کے مجاہدِ اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی کاشین کی عدالت میں بیان

حقائق و بصائر کی منہ بولتی تصویر

(گذشتہ ۸ سے پیوستہ)

اس کانفرنس کے دوسرے سالانہ اجلاس میں ایک قرارداد بدیں مضمون [illegible]

[illegible]

موجودہ مقدمہ دفعہ ۴۰ جرائم سرحدی

[illegible]

[illegible]

قانون جرائم سرحدی

[illegible]

[illegible]

سنہری موقعہ

سستا سبک اور سفری گراموفون

[illegible]

اطلس ٹریڈنگ کمپنی ... لاہور

Yousaf Aziz Magsi Chair

انجمن اسلامیہ کوئٹہ کے سالانہ اجلاس پر ایک چھچلتی ہوئی نظر

نواب محمد یوسف علی خان مگسی کا مکتوب گرامی

بھائی عنقا! سلام علیک

باور کر لو۔ تمہارے خط نے بے قرار کیا۔ آنکھیں بھر آئیں!

میں اپنے شگفتہ سینہ اور غم آلود دل کے ساتھ سخت مصروف ہوں۔ علاج کے بعد فرصت میں ہمہ تن مصروف تعلیم ہوں۔

خان کو تین سال کی سزا دی گئی! کیا یہ صحیح ہے۔

عنقا یقین رکھو! اس وقت جب یہ سطریں لکھی جا رہی ہیں دل، جگر، جسم کا ذرہ ذرہ آنسوؤں سے بھرا ہوا ہے۔ مگر باوجود اسکے کچھ نہیں کر سکتا۔ لکھتے ہیں کہ بلوچستان جدید کے لئے کچھ لکھوں، کس کو خطاب کروں، اور کیا لکھوں۔ بہرحال اگلے ہفتہ کچھ نہ کچھ بھیجنے کی سعی کروں گا!

مایوس ہو جانے سے بڑھ کر انسانیت کے خلاف احمقانہ بغاوت ہے! اے میاں، زندگی کے ہر قدم پر ہمیں مشکلیں پیش آتی ہیں... [illegible] مایوسی ہی زندگی ہے۔ ٹھہرنا موت ہے، اور موت کا مہ ہٹ جانے کا، میں بھی مایوس ہو تا رہتا ہوں، مگر کبھی مایوس ہو نہیں چکا!

[illegible] ہے۔ اور شاید اگلا خط بلوچستان کے تفصیلی حالات کے متعلق ہونا چاہیے!

بھائی [illegible] کو پیار۔ الغرض وطن (بلوچستان) کے ذرے ذرے کو پیار اور آنسوؤں کا تحفہ، اور وطن کی گرم تپتی ریت [illegible] آنکھوں میں بھرنے والے گڈھوں اور کنوؤں کو پیار، اور وطن کے اندر بسنے والے انسانوں اور وطن کے رستے والے [illegible] کو پیار، زندانوں کے [illegible] اول سے لیکر آخر تک کو پیار! اسکی خوش نصیب آنکھوں کو بوسہ جو مقدس ہستیوں کو ہر وقت دیکھا کرتی [illegible] میں بسنے والے بتاؤ کس رنگ میں ہیں یاران وطن؟

جنھوں نے ڈی پی واپس کر دی [illegible] زندہ ہیں؟

جھل کی سرداری کے بارے میں [illegible] کر دیا گیا ہے۔ اگر صحیح ہے تو الحمد للہ

صمد اور گرد کے جیل جانے کے بعد میرے لئے سرداری ایک لعنت تھی جس سے قدرت نے آزاد کر دیا۔

(آپکا بدنصیب ہمدرد تیرا عنقا)

... ہونے کے وقت اور اسکے بالکل کو عدم پر یکی وجہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ ہوا ہے وہ ناقص اور غیر معقول ہے۔

یہ ہے انجمن اسلامیہ کا حال "نشستند و گفتند و برخاستند"... جب کہ انجمن کے مالیات کی یہ حالت ہے کہ اسکی کبھی جانچ پڑتال ہوئی ہے۔ اور نہ کوئی محاسب... اور اس صورت آمدنی کے خرچ کرنے میں کیا کیا خیانتیں نہ ہوئی ہونگی۔

(۲) دستور العمل پیش ہوا۔ بیان قابل ذکر امر یہ ہے کہ انجمن کو عالم وجود میں آئے ہوئے کم از کم بیس سال ہو گئے ہیں۔ لیکن دستور العمل اس اجلاس میں پاس ہونے کے لئے پیش ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر از این انجمن کی تمام کارروائی چند مخصوص اشخاص کے دماغ اور منشاء پر چلتی تھی۔ ممبران کو کوئی دخل حاصل نہ تھا۔ اس سے یہی نتیجہ عوام اور ناظرین پر روشن ہو سکتا ہے کہ یہ انجمن کیونکر "انجمن اسلام" کے نام سے منسوب ہو سکتا تھا۔ جب کہ کوئی دستور العمل نہ تھا۔ اور نہ عامۃ المسلمین کو اسکے قواعد و ضوابط اور آمد و خرچ پر کسی قسم کا دخل۔

اجلاس میں بدنظمی اور بے ضابطگی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہر ایک سرمایہ دار اور صاحب اقتدار بزعم خود بیک وقت پریذیڈنٹ، مقرر، اور منتظم ہو تا تھا۔ ... کی آواز نقار خانہ میں طوطے کی آواز کے مصداق بنا ہوا تھا۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

نوجوانانِ ملک کا پیغام سردارانِ وطن کے نام

(از جناب عبدالرب صاحب نشترا روڈ بلوچستان)

آج میں بلوچستان کے ان سرداروں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو بلوچستان کے لئے اصلاحات مانگنے والے نوجوانوں کو انقلابی یا باغی کہتے ہیں۔ اور جو ہر قسم کی اصلاحات کو باغیانہ اور مسفدانہ قرار دیتے ہیں یا جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بلوچستان کے نوجوان ان کو جا و بے جا رسوا اور بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

اس قسم کے اور کئی بے بنیاد شبہات ہیں۔ جنکی بدولت فریقین کے مابین نفرت و بیزاری کی ایک وسیع خلیج حائل ہو چکی ہے۔ جسکی ذمہ داری بالواسطہ خود غرض اور بلوچستان کے حقیقی دشمنوں کی گردنوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے سرداروں اور نوجوانوں کو باہم الجھا رکھا ہے۔ ایک مدت سے ایک اور ہی چال چل کر پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ میں بلوچستان کے سرداروں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ بلوچستان کے نوجوانوں کے دلوں میں ان کے لئے پورا احترام موجود ہے۔ البتہ ایسے سرداروں سے ان کو ضرور اختلاف ہے جو اپنی قوموں پر ظلم کرتے ہیں۔ جو بلوچستان کے لئے اصلاحات حاصل کرنے کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ جو اپنے سوا بلوچستان میں کسی کو انسان کہنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ جنکو اپنی فرعون سامانی پر غرور ہے جنکے خیال میں دنیا کی کوئی طاقت بھی ان کی غارتگریوں اور سفاکیوں کا احتساب نہیں کر سکتی۔ جنہوں نے حق کی مخالفت اور باطل کی حمایت اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ اپنے مظلوم بندوں کو برباد ہوتے دیکھ کر بھی جوش میں نہیں آسکتا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے اسلام کے دشمن اور قوم و ملک کے بدخواہ سرداروں کو چھوڑ کر باقی سرداروں کی نوجوان دل و جان سے قدر کرتے ہیں۔

اس وقت بلوچستان کے لئے ہر آزمائش کا دور گذر رہا ہے۔ بلوچستان کے نوجوان چاہتے ہیں کہ ان کا پیارا وطن دنیا کی آزاد قوموں کی صف میں کوئی مناسب جگہ حاصل کرے۔ مگر بلوچستان کے سرداروں نے اپنی قوموں سے منہ موڑ لیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ آپ کو اپنی قوموں کو بنا کر کیا سردار نہیں پاتے۔ اور جنکی دولت۔ عزت۔ اور طاقت کا دارومدار بھی کسی اور چیز پر ہے۔ انکی مخالفت میں۔ اپنی تمام امکانی کوششیں صرف کر رہے ہیں۔ مگر ہمارا ایمان ہے کہ کبھی وہ دن بھی آنے والا ہے کہ خدا کے بندوں کو کبھی بھی کوئی بہلا نہیں ہو سکتی۔ یا نوجوانوں کے نزدیک سردار وہ ہے۔ جسکو اپنی قوم کا بچہ بچہ دل و جان سے چاہتا ہے۔ یا جو اپنی قوم کی جائز خواہشات اور ضروریات کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ جو ذاتی مفاد کو قوم کے آرام و آسائش پر قربان کر دے۔ جسکی دولت۔ جس کی عزت۔ جس کا مال۔ جسکی جان۔ جسکی طاقت۔ اور جس کا سب کچھ قوم صرف قوم کے لئے ہو۔ جس سردار میں یہ باتیں نہیں۔ اسکو نوجوان ایک سیکنڈ کے لئے بھی سردار ماننے کیا سردار کہنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ لہٰذا ہم بلوچستان کے سرداروں کو مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اللہ اور اسکے پاک رسول کے احکامات کی پیروی کریں۔ باطل کے مقابلے میں حق کی حمایت کریں۔ اللہ کے مظلوم بندوں کی دستگیری کریں۔ اپنی نادار اور مفلس قوموں کی خواہشات اور ضروریات کو حقارت کی ٹھوکروں سے نہ ٹھکرائیں۔

ان باتوں سے روگردانی کرنے والے سرداروں کا نام و نشان تک صفحۂ عالم کی طرح مٹ جائیگا۔ قدرت کا مضبوط اور سخت گیر پنجہ ان کی گردنوں کو آ دبوچے گا۔ اور ان کے ساتھ وہ ہو گا۔ جو ان جیسے فرعون سامانوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔ اس لئے ہم بلوچستان کے ان سرداروں کو جو اسلام کے سچے فرزند ہیں۔ دعوت دیتے ہیں کہ آئیں۔ اور نوجوانوں کے ساتھ ملکر غریب اور مظلوم بلوچستان کے لئے اصلاحات حاصل کریں۔ تاکہ خدا اور اس کے نیک بندوں کے سامنے سربلند ہو سکیں۔

الادعہ ایوب اکیزئی بھی منتخب ہوئے۔ سید خیر محمد خان صاحب خزانچی مقرر ہوئے۔

اس اجلاس میں خان صاحب غلام حیدر خان کی جانفشانی۔ مولوی میرا حمد کا مادۂ تحمل اور میاں نصیر الدین کی محل شناسی قابل ستائش ہے۔

دعا ہے کہ خداوند کریم اس انجمن کو مسلمانوں کی متحدہ جدوجہد کا اسم بامسمیٰ ثابت کرے

اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(نامہ نگار)

بقایا صفحہ ۱

کہ اب اعتراضات کیے جا رہے ہیں۔ اور گفتگو کے دوران میں زبان مبارک جھاگ سے اسقدر لبریز ہو گیا کہ اپنی یاوہ گوئی کا سلسلہ بھی جاری رکھنے سے قاصر ہو گیا۔

ان سے ایسی حرکات صادر ہونے لگیں کہ معاً ایک نووارد یہ باور کر سکتا تھا۔ کہ شاید یہ مجمع کسی ایکٹر کے تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہوا ہے بعض منچلوں نے نعرے لگائے اور تالیاں بھی بجائیں۔ خدا خدا کر کے اس عجیب انسان کی نظم کاری ختم ہوئی بعض اسی دوران میں اجلاس چھوڑ کر چلے گئے اور اخیر تک نہ لوٹے۔

اس نظم کے اختتام پر معمولی سے وقفہ کے بعد ایک دوسرا صاحب کھیل کھیلنے لگا۔ جو ظاہر یہ کرتا تھا کہ سنجیدگی اور متانت کے جملہ حقوق اس نے اپنے لئے رجسٹرڈ رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے چاچا عزت خان کے کسی اعتراض کا جو جواب دیا۔ وہ مزاحیانہ دلچسپی سے خالی نہیں آپنے فوراً جواب دینے کی بجائے یوں سوال کیا کہ تم نے انجمن ہذا کو کیا کبھی کوئی رقم بھی دلایا صرف باتیں بناتے ہو۔

اس پر چاچا نے فرمایا کہ جناب نے اپنے جیب خاص سے کونسی رقم انجمن کو عنایت فرمائی ہے۔ انجمن سادہ لوح زمینداروں اور شریف النفس سرداروں کے سرمایہ پر قائم ہے۔ جن کو آپ ایسے لوگ ادھر اُدھر کی باتیں بنا بنا کر لوٹ آتے ہیں۔ اور نصف سے زیادہ ذاتی ضروریات اور نصف سے کم شاید انجمن کے ضروریات پر خرچ کرتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ انجمن کے مداخل و مخارج کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا گیا۔ ورنہ میں بخوبی واضح کرتا کہ اسقدر اس انجمن کے سرمایہ میں خیانت اور غبن سے کام لیا گیا ہے اسپر [illegible] صاحب کچھ ایسے خاموش ہوئے کہ [illegible] سکوت نہ توڑا۔

[illegible] بدنظمی کے دوران میں صدر صاحب کچھ اصطلاح چین و آرام سے اپنے [illegible] خاص پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ گویا کچھ ہوا نہیں۔ [illegible] ایسے کھیل کھیلنے ضرور تھیں اس کے بعد [illegible] انتخابات شروع ہوا ایگزیکٹیو کمیٹی کے ممبروں کے انتخابات [illegible] وقت لیا۔

ایگزیکٹیو کمیٹی میں صدر [illegible] کے بعد [illegible]

[illegible] میر [illegible] چاچا عزت خان [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

حاجی خان عبدالسلام خان اچکزئی سے نمائندہ "الحنیف" کا انٹرویو

پچھلے دنوں حاجی خان عبدالسلام خان اچکزئی جیکب آباد تشریف لے گئے۔ آپ نے "الحنیف" کے نمائندے سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ:-

میں اپنے چھوٹے بھائی خان عبدالصمد خان اچکزئی کی اسیری کی وجہ سے زیادہ پریشان ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ صداقت [illegible] زیادہ مشکلات سامنا کر رہا ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا دلی رنج ہے کہ جیل کی ناقص خوراک اور [illegible] سے بھائی کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ اور مجھے خوف ہے کہ اگر چند روز اس کے ساتھ یہی برتاؤ کیا گیا۔ تو وہ مجبور ہو کر دوبارہ [illegible] بھوک ہڑتال شروع کر دیگا۔ جس سے اسکی زندگی یقینی طور پر خطرے میں پڑ جائیگی۔ مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ پچھلی دفعہ جب میرے بھائی نے [illegible] بھوک ہڑتال کی تو ہمیں اطلاع تک نہ دی گئی مجھے پورے اٹھارہ دن گذر جانے کے بعد معلوم ہوا۔ اور میں اسکا [illegible] دیکھنے کے لئے چلا گیا۔ ایک ہفتہ تک وہاں رہا۔ مگر مجھے ملنے نہ دیا گیا۔ اور یہ وقت تھا۔ جب [illegible] کی حالت بے حد [illegible] تشویشناک جا رہی تھی۔

بلوچستان میں مجوزہ اصلاحات کے [illegible] آپ نے فرمایا۔ کہ میرے محترم میزبان مسٹر محمد امین خان کھوسہ اس بات کی ضرور گواہی دینگے۔ کہ بلوچستان کے نوجوانوں میں زندگی [illegible] پیدا ہو چکا ہے۔ یہ ممکن ہے۔ کہ بعض غرض مند بغاوت سے تعبیر کریں۔ مگر [illegible] ہوگا۔ اور بلوچستان جیسے خطے میں یہ حصول اصلاحات [illegible] ہے۔ میں موجودہ حالات سے بالکل مایوس نہیں ہوں۔ میں اپنے ملک کے مستقبل کو اچھی طرح دیکھ رہا ہوں۔ انشاءاللہ [illegible] بجائے قرآن پاک پر عمل ہوگا۔ اور بفضل خدا ہمارے بزرگ کے ممبر بھی ہونگے۔ بچے [illegible]

جهاز ابو بی

اچکزئی سٹورس

بلوچستانیونکی اپنی دکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کر کے اپنی دکان کھولی ہے ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے وطن کی تمباکو اور نسوار وغیرہ اور ملکی وغیرہ اشیاء اور کپڑا وغیرہ دیگر وغیرہ مہیا کی ہیں۔ اور جو اسکے آپ کو نہایت مناسب ارزاں اور رعایت مل سکتی ہے۔

محمد ایوب عبدالقدوس بازار صرافاں کوئٹہ

آپ کا مستقبل

ایک پوسٹ کارڈ پر اپنا مکمل نام و پتہ و ٹھیک وقت تحریر لکھکر ہماری آفس بھیجئے۔ ہم صرف ایک روپیہ چار آنے میں وی پی کے ذریعہ آپکے آئندہ آنے والے بارہ [illegible] نفع نقصان۔ تجارت میں کامیابی و ناکامی ملازمت میں ترقی و تنزلی۔ بیماری و غم۔ معاملات میں خوشی و محبت اور جسمانی و دماغی حالات غرضکہ آئندہ سال میں آنے والے جملہ حالات بھیجدیں گے ایک دفعہ کی آزمائش [illegible] اور پیشین گوئیوں کی صداقت آپ کو قائل کرا دیگی۔

نوٹ:- مبلغ پچاس روپیہ [illegible] کر دیا جائیگا۔ جو ہمارے دعوے کو غلط ثابت کرنے کی جرأت کریگا۔

چارم ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۲۸ لاہور

خان اچکزئی اور رفیق گردی یاد

عبدالعزیز گرد پہ الویون فخر عبدالصمد کی ذات پہ ناز دی اچکزئی

رتن

امپیریل ٹاکیز

جمعہ تاریخ ۲۵ سے شروع

سروج مووی ٹون کا زبردست ٹاکی فلم

غافل مسافر

جس میں ماسٹر اشرف خان۔ جانی بابو۔ مس سردار۔ اختر زیبو۔ وغیرہ کام کرتے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایس 533

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں (اللہ اکبر) جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

خان اچکزئی اور رفیق کرد کی یاد

عبد العزیز کرد یا بلوچوں کو فخر ؛ عبد الصمد کی ذات پہ نازاں اچکزئی

الہیات

ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظالم کے سامنے اندھیرا ہوگا۔ اور بخیلی سے بچو کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا اس نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ انہوں نے اپنے خون بہائے اور حرام چیزوں کو حلال کیا۔ (حدیث)

وطنیات

بتاؤں کیا تجھے کہ شاخِ گل پہ آشیاں اپنا
چمن میں آہ کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا
(اقبال)

ہفتہ وار بلوچستان جدید کراچی

مدیر: پیر بخش نسیم تلوئی
معاون: محمد حسین عنقا

سالانہ	چندہ	چار روپیہ
ششماہی	”	دو روپیہ
سہ ماہی	”	ایک روپیہ

گورنمنٹ	سے	بیس روپیہ
تعلقدار	”	دس روپیہ
طالب علم	”	دو روپیہ

جلد | یوم جمعہ ۱۸ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ مطابق یکم جون ۱۹۳۴ء | شمارہ

بلوچستان کے بیگار زدہ مزدوروں کی کہانی انہی کی اپنی زبانی

ہائے ہمیں سرداروں نے
ان بے ہنگام شکاروں نے
یاں شام و سحر بیگار میں ہیں کیا
اس ہر دم کی بیگاروں سے
پرچھیے کیا مجبور ہیں ہم
ہر خشک سستم کے واسطے ان
کیمپنگ اگر کرتے ہیں تو ہم
افسوس کہ میلوں کی یہ سڑک
انعام ملیں سرداروں کو

ان ظالم اجارہ داروں نے
دن رات کی ان بیگاروں سے
ہر ہفتے اور مہینے میں
ہیں داغ ہمارے سینے میں
مجبور ہیں اور مسدود ہیں ہم
بیگاروں کے مزدور ہیں ہم
گاؤں سے وہاں مرتے ہیں تو ہم
طیار اگر کرتے ہیں تو ہم
اور ہوتے نمبردار وں کو

اس وقت کوئی پوچھے تو بھلا
ہاں کس کو دیا انعام مجھ سے
جو آپ سے بھی یوں کہتے ہیں
سادہ جنہوں نے کام کئے
ہو جن کی بدولت آئے تم
محنت کا یہ جس کے پسینے ہے
جو بزم طرب سے آپ کے دور
کیوں دیتے ہو یہ سرداروں کو
یہ دے دو ان مزدوروں کو

کیوں ہم جیسے بیچاروں کو
سرکار بڑا ہی باغی ہے
ان اس سے بڑا ہر کام ہے
بیگار جنہوں نے کی یہ سڑک
مزدور سے منظور اور ہاں تک
ان مزدوروں کو پسینہ ہے
پیروں سے جو گا بیٹھا ہے
سرداروں کی سرداروں کو
ان بیچارے مجبوروں کو

(پیر بخش پرنٹر و پبلشر نے عباسی الیکٹرک لیتھو پریس کیمبل سٹریٹ کراچی میں چھپوا کر دفتر بلوچستان جدید ہارنس سٹریٹ کراچی سے شائع کیا)

Yousaf Aziz Magsi Chair

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفتہ وار
بلوچستان جدید

یکم جون سنہ ۱۹۳۴ء

ہمارے مطالبۂ اصلاحات کے متعلق

ہم محسوس کرتے ہیں کہ بلوچستان کے عام لوگ اصلاحات کے معنی بہت کم سمجھتے ہیں۔ اور مخالفین اصلاحات جیسی نعمت کو ایک ڈراؤنی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اسلئے ہم آج کی صحبت میں "اصلاحات" کے اصلی مفہوم کو عام بلوچستانیوں کو سمجھانا چاہتے ہیں۔

لفظ اصلاحات جمع ہے اصلاح کا اور اصلاح کے معنی ظاہر ہیں۔ ہر لکھا پڑھا کیا بلکہ ہر ان پڑھ بھی اسکے معنی جانتا ہے۔ استاد اپنے شاگردوں کی غلط عبارتوں اور غلط لفظوں کی اصلاح کرتا ہے۔ باپ اپنے بچوں کی بری عادتوں اور بری گفتگو کی اصلاح کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح ایک قائد اور رہنما اپنی قوم کی بری رسموں اور ناقص طرز حکومت کی اصلاح کرنی چاہتا ہے۔ دراصل بادشاہ اور سردار کو ایسی اصلاحات کرنی چاہئے۔ لیکن بادشاہ اور سردار بھی آدمیزاد ہیں ان میں سے بعض خود مجرم اور کم عقل ہوتے ہیں۔ اور قوموں کی اصلاح تو درکنار اپنی اصلاح بھی کر نہیں سکتے۔ چنانچہ ایسے بادشاہ اور سرداروں کی نالائقی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قوموں اور ملکوں میں بری باتیں بالکل ایک سرے سے دوسرے تک پھیل گئی ہیں۔ اور ان میں ہر روز جنگ، فساد، اور نااتفاقی بڑھ گئی ہے خونریزیاں ہوتی ہیں۔ اور قوم کی قوم تباہ ہوگئی ہے بادشاہتیں الٹ گئی ہیں۔ اگر دوسری قوموں کی تاریخ سے عام بلوچستانی ناواقف ہیں۔ لیکن اسلامی تاریخ کو وہ کافی جانتے ہیں۔ جب تک مسلمانوں میں اسلامی جوہر تھا وہ روئے زمین کی تمام قوموں پر غالب تھے۔ اکثر دنیا کو فتح کرکے اس پر حکومت کرتے رہے لیکن جب مذہب کی بجائے ان میں بری رسمیں آگئیں تو آج ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ انکی کیا حالت ہے؟

ترک آج کچھ ہیں۔ تو اس لئے کہ وہ "غازی مصطفیٰ کمال" کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوئے۔ اگر ایرانی کچھ ہیں تو اس لئے کہ انہوں نے "غازی رضا شاہ پہلوی" کی دعوت کو لبیک کہا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ قوم کی قوم عقلمند نہیں ہوسکتی ان میں ایک ایک ایسے ہوتے ہیں جن میں "رہنما" ہونے کی اہلیت ہوتی ہے پھر قوم جب دیکھتی ہے کہ وہ شخص نیک ہے عقلمند ہے اسکو اپنا ذاتی کوئی لالچ نہیں بلکہ وہ قوم کی بہتری چاہتا ہے تو پھر وہ قومیں جن پر خدا کی رحمت ہوتی ہے اور جن میں ذرا بھر بھی عقل ہوتی ہے۔ وہ قومیں جن میں حیا اور غیرت ہو [illegible] کی قسم کی ذلت اور کم بیانی کو اپنے لئے گوارا نہیں کرسکتیں۔ وہ کیا کرتی ہیں؟ مجتمع ہیں اور اس نیک اور دانشمند مرد خدا کو اپنا رہنما تسلیم کرتی ہیں اور اسکے کہنے کے مطابق اپنی جانیں اور مال قربان کرتی ہیں جن قربانیوں کے بعد انکو فتح حاصل ہوتی اور [illegible] نصیب ہوتی ہے اور ان رسوائیوں اور ذلتوں، کم بیانیوں سے نجات ملتی ہے کسی زمانے میں خالق العالم ایسے کام اپنے رسولوں اور نبیوں سے لیا کرتا تھا۔ لیکن خاتم النبیین کے بعد ایسا کام وہ اب اپنے بعض نیک اور عقلمند بندوں سے لیا کرتا ہے ترکوں ایرانیوں بلکہ خود ہمارے افغانستان کے افغان بھائیوں کے انقلابات ہمارے سامنے ہیں۔ ٹھیک اسیطرح آج ہمارے بلوچستان کو بھی ایک نیک عقلمند اور خود غرضیوں سے پاک رہنما کی ضرورت ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ قوم خان عبدالصمد خان اچکزئی" یا "نواب یوسف علی خان مگسی" یا فلاں ابن فلاں کو اپنا "رہنما" تسلیم کرے اور اسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہوکر کام کرے بلکہ جسے چاہے اپنا رہنما تسلیم کرے۔ لیکن یہ امر مسلم ہے کہ بلوچستان کے طول و عرض میں ایسی رسمی اور نظامی خرابیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ جنکا اگر انسداد اور علاج نہ کیا گیا تو مستقبل قریب میں بلوچستان بالکل تباہ ہوکر رہیگا۔ آج انکی ذلت کی یہ انتہا ہے کہ جب حکومت کوئی ایسا پروگرام تیار کرتی ہے جسمیں اسکی ماتحت قوموں اور زیر انتظام ملکوں کی بہتری اور خوشحالی کی باتیں ہوتی ہیں۔ تو ہندوستان کی ہر قوم ہر ملک کا نام اس پروگرام میں ہوتا ہے یہانتک کہ ہندوستان کے چوہڑے چمار بھی فراموش نہیں کئے ہوتے۔ لیکن اگر کوئی قوم اور کوئی ملک اس پروگرام میں نہیں ہوتا تو وہ قوم وہ مظلوم بلوچستانی، اور وہ ملک بدنصیب بلوچستان ہے۔ آج ہندوستان کے چوہڑے چماروں کا نمائندہ اسمبلی پارلیمنٹ میں جا بیٹھنے کا حقدار ہے جہاں بلوچستان کا بڑے سے بڑا سردار یعنی خان قلات بھی پھٹک نہیں سکتا۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی ہتک کسی کی ہوسکتی ہے کیا اس ذلت کے بعد بھی بلوچستان کو خاموش اور شاکر رہنا چاہئے۔ اور اٹھ کر حکومت سے کہنا چاہئے کہ آخر ہم نے کونسا گناہ کیا ہے کہ ہمیں اسقدر ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کررہی ہو۔ ہم بھی تو تمہاری رعایا ہیں ہمیں بھی ان عنایات نوازشات اور ان حقوق کا حقدار سمجھا جائے جن سے تمہاری دیگر رعایا تو متمتع ہیں ہمیں بھی وہی دو جو انکو دیا ہوا ہے یہ کوئی "بغاوت" نہیں۔ بچہ جب تک ماں سے دودھ نہ مانگے ماں بیچاری کو کیا خبر کہ اسکے "لال" کو دودھ کی ضرورت ہے اس لئے وہ خاموش بیٹھی ہوئی اپنا کام کاج کئے جاتی ہے اور اپنے لخت جگر پیارے بچے کو دودھ نہیں پلاتی لیکن جب بچہ چیخنے اور آواز بلند کرنے لگتا ہے تو ماں مضطرب ہوجاتی ہے اور تمام ضروری کاموں کو بالائے طاق رکھکر بچے کو دودھ پلانے کیلئے دوڑتی ہے۔ پھر بچہ اگر نخرہ کرے تو وہ نازبرداری کرتی ہے بچے کا رونا نہ بغاوت ہے اور نہ ماں اسے قبل از وقت اور بے محل یا جسارت سے تعبیر کرتی ہے۔ کیونکہ بچے کے دودھ مانگنے کا کوئی وقت اور محل نہیں ہوا کرتا۔

ہاں میں بتلانا بھول گیا۔ کہ بعض موقعے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بچہ دودھ مانگتا ہے اور روتا ہے لیکن ماں کسی بالکل اہم کام میں مصروف ہوتی ہے اور بچے کے رونے کی آواز کو سنتی ہے اسکو تسلیاں اور بد دعائیں دیتی ہے بچہ بھی چپ ہو جاتا ہے اور اپنا ضروری کام کئے بھی جاتی ہے۔ لیکن ماں کا یہ اطمینان بچے کے غصے میں نمایاں اضافہ کرتا ہے مقصد اس اندر سے

کہ گھر کی فضا قریح اٹھتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ماں کو جھکنا پڑتا ہے اور سب کام چھوڑ چھاڑ بچے کو دودھ پلانے آجاتی ہے بعض موقع ایسے بھی آجاتے ہیں کہ بچے کے اس زور سے چیخنے کی بھی پرواہ ماں نہیں کرتی۔ اور اپنا کام کئے جاتی ہے۔ لیکن پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس گھر اور اس محلہ کے بسنے والے اور بسنے والیاں بھاگ آتے ہیں اور ماں کو لعن طعن کرکے بچے کو تسلی دیتے ہیں پھر ماں کو بھی لاچار ہوکر تمام کام چھوڑ کر بچے کی دلداری کرنی پڑتی ہے۔

جب بچہ بڑا ہوتا ہے اور جب اسکی کسی جائز خواہش کو ماں ٹھکرا دیتی ہے تو وہ اسکے سوا اور کوئی حربہ استعمال نہیں کرتا کہ روئے ہاتھ پاؤں مارے۔ احتجاج کے طور پر روٹی کھانی بند کرے۔ بول چال بند کرے۔ [illegible] روٹھ کر باہر جائے ٹھیک اسی طرح قومیں حکومت سے کوئی جائز مطالبہ کرتی ہیں۔ بعض وقت حکومت بہت کم توجہ دیتی ہے پھر قومیں چیخنا چلانا۔ اور رونا شروع کر دیتی ہیں اگر اب بھی حکومت لاپرواہی دکھاتی ہے تو پھر آل زمانہ کی چلی ہوئی تحریک کے مطابق بھوک ہڑتال [illegible] موالات [illegible] وغیرہ کے حربے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ہم بلوچستانی بھی آدم [illegible] ہیں [illegible] اس لئے دیگر قوموں کی اتباع یوں سمجھو کہ قانون فطرت [illegible] ہم کو بھی اپنے حقوق جیسے اصلاحات لینا چاہئے۔ حکومت سے اسکا [illegible] اور حکومت سے کبھی ہمارے جائز خواہشات کو ٹھکرا نہیں سکتی کیونکہ [illegible] آئرلینڈ، اضلاع متحدہ امریکہ، آسٹریلیا - خود ہمارے اپنا ملک ہندوستان حکومت کو اپنے جائز حقوق منوا چکا ہے، اور اصلاحات لے چکا ہے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے پٹھانوں کو حکومت اصلاحات دے۔ اور بلوچستان کے پٹھانوں کو محروم رکھے۔ یہ بھی کیسے مانا جا سکتا ہے کہ صوبہ سندھ اور پنجاب کے بلوچوں کو حکومت اصلاحات دے اور بلوچستان کے بلوچوں کو نہ دے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا وجہ صرف یہ ہے کہ صوبہ سرحد کے پٹھانوں اور صوبہ سندھ و پنجاب کے بلوچوں نے حکومت سے اصلاحات مانگے اور نہ لفظی طور پر مانگے بلکہ عملی طور پر مانگے روئے، چلائے۔ احتجاج کئے، تقریریں کیں، [illegible] لیکن [illegible] اور برابر اصلاحات کے مطالبہ پر اڑے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ انکو اصلاحات دیئے گئے۔ اسی صورت اگر ہم بھی حکومت سے اصلاحات مانگیں اور عملی طور پر مانگیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ حکومت ہماری اس خواہش کو پورا نہ کرے بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ صوبہ سرحد نے پانچ سال کے اندر اندر اصلاحات حاصل کئیں ہمیں اس عرصہ سے بھی کم میں اصلاحات ملیں گی

کیونکہ ایک تو حکومت کو تلخ تجربات ہوئے ہیں دوسرے یہ کہ حکومت اچھی طرح جانتی ہے کہ تمام سلطنت کے صوبوں ملکوں اور قوموں کو اصلاحات ملی ہیں۔ انکے اپنے ملک ہندوستان کو اصلاحات حاصل ہیں انکے اپنے قومی بھائیوں یعنی سرحد کے پٹھانوں اور سندھ کے بلوچوں کو اصلاحات دیدی گئی ہیں۔ تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ بلوچستان کو محروم رکھا جائے اور انکے غیور اور جوان پٹھانوں اور بلوچوں کو کچھ نہ دیا جائے۔ تیسرے یہ کہ اپنے ہندوستان کی تمام قومیں اور سر برآوردہ ہستیاں ہماری پشت پر ہیں اور ہم کو ترجم کی مدد پہنچاتی ہیں بلکہ پہنچانے پر مجبور ہیں کیونکہ جب تک ہندوستان ہمیں ساتھ نہیں لیگا وہ مکمل صورت میں کیسے آزادی کی جنگ میں کامیاب ہوگا۔ بلوچستان ہندوستان کا ایک ایسا اہم جزو ہے جیسے کسی گھر کا دروازہ اسلئے جب تک دروازہ اپنا نہ ہو گھر اپنا کبھی نہیں ہوسکتا۔

بہرحال مطلب یہ ہے کہ ہم بلوچستانیوں کو اٹھکر اپنے حقوق کا حکومت سے مطالبہ کرنا چاہئے اور ان لائنوں پر کام کرنا چاہئے جن پر ہمارے سرحدی پٹھانوں اور سندھی بلوچوں نے کام کیا ہے کیونکہ ہماری نسل ہمارے مذہب اور ہمارے باوشاہ بالکل ایک ہے۔

اب ہم پھر ان اصلاحات کی طرف رخ کرتے ہیں کہ وہ اصلاحات کیا ہیں۔ جنکی ہمیں ضرورت ہے یہ ایک ایسا سوال نہیں کہ اسکو ہم حل کریں بلکہ ایک ایسا سوال ہے۔ کہ اسکو تمام قوموں کے سربرآوردہ نمایندے متفقہ حل کریں۔ البتہ ہم یہاں اسقدر ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں کن کن چیزوں میں اصلاحات کی ضرورت ہے ہماری صورت کو پیش نظر رکھکر ہم ان موٹے موٹے سوالوں کو پیش [illegible] جانتے قوموں کو ایک خوشحال زندگی میسر آسکتی ہے۔ اور ان اصولوں کو چھوڑ دینے یا ان میں [illegible] خرابیاں آجانے سے قومیں تباہ و برباد ہو جایا کرتی ہیں [illegible] مذہبی حالت، سیاسی حالت، تعلیمی حالت، اقتصادی حالت، اخلاقی حالت۔

مذہبی حالت ہماری یہ ہے کہ [illegible] باقاعدہ [illegible] جہاں [illegible] اسقدر [illegible] کو زیادہ ترجیح دیجاتی ہے ہمارے مقامات ہیں رسم ورواج پر عمل [illegible] ازدواجی زندگی ہے تو بھی رسم و رواج کی رو سے ہے [illegible] کی بنا پر ایک مسلمان ملک میں جا بجا شراب خانے کھولے ہوئے ہیں۔ چکلے بنائے ہوئے ہیں [illegible] دختر فروشی کی لعنت ہے۔ سودخواری کے چرچے ہیں کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ غرض وہ کونسی لعنتیں نہیں ہیں جو ہمارے ملک پر برس نہیں رہیں۔

سیاسی حالت ہماری یہ ہے کہ ہم سیاست کے معنی پر غور کرنے نہیں

(دیکھو صفحہ ۸ پر)

تبصرہ

جھوٹ! سفید جھوٹ!!

یوں تو جھوٹ کی بے شمار قسمیں ہیں۔ لیکن سفید جھوٹ مبالغہ دروغ زنی کی آخری منزل ہے۔ جہاں پہنچکر ایک شخص [illegible] کے زمرے میں شمار ہونے لگتا ہے۔ کہ عراق الحمقا کا خطاب ہوا لقب اسکی شان میں مزید اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔ اسی قسم کے لوگوں میں سے ہمارا نامہ نگار ایک شخص مسمی گوہر خان کے متعلق اطلاع دیتا ہے۔ جسے ہم ناظرین کی ضیافت طبع کی خاطر ذیل میں درج کرتے ہیں۔

ان دنوں گوہر خان اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنی پارٹی کو لیکر پہاڑ پر شکار کھیلنے گیا۔ ہم تمام شکاری دن بھر پہاڑ میں پھرتے رہے مگر کوئی شکار ہاتھ نہ آیا۔ آخر شام کے وقت مایوس ہو کر اپنے کیمپ میں لوٹ آئے۔ رات کے کھانا کھانے کے بعد میں اپنے خیمے میں سوگیا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے والے پہاڑ کی بلندی سے ایک پہاڑی کا بکرا نیچے اتر رہا ہے۔ پہاڑ سے نیچے اتر کر وہ ہمارے کیمپ کا رخ کرکے بڑھتا چلا آیا۔ یہاں تک کہ وہ میرے خیمے سے کوئی دس قدم کے فاصلہ پر آکر رک گیا۔ بس اسکے رکنے کی دیر تھی کہ میری بندوق خود بخود چلی۔ اور بکرا زمین پر گرکر تڑپنے لگا۔ بندوق کے دھماکے سے میری آنکھ کھلی اور میں نے چاقو لیکر فوراً اسکو ذبح کرڈالا۔ اور ہماری پارٹی نے نہایت مزے کے ساتھ اس کا گوشت کھایا۔

ہاں اس سلسلے میں اس شخص کی نسبت ایک اور دلچسپ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ صاحب ایک دن سردار بہادر سردار میر محمد ابراہیم خان لہڑی سے ملنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اور اپنے [illegible] کی قطار میں یہ تازہ جھوٹ بھی [illegible] دیا۔ [illegible] سننے کے بعد سردار صاحب جیسے زندہ دل [illegible] اور صاف الفاظ کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔ کہ بابا! جھوٹ مجھے! سفید جھوٹ!! [illegible] وہ بزرگ باز نہیں آئے۔ اور ہر محفل میں [illegible] سفید جھوٹ [illegible] شروع کر رکھا ہے۔ اب [illegible] کا کیا ہوگا [illegible] سفید جھوٹ [illegible] بکنے سے بھی نہیں چوکتے ہمارے نزدیک [illegible] کر رہا ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

مسلمانوں کی مصیبتوں پر آنسو بہانے والا "زمیندار" پھر عالم وجود میں!

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

"زمیندار" کو مسلمانوں کی قابل قدر خدمات انجام دیتے ہوئے آج ربع صدی ہو چکی۔ اس کی ہمہ سالہ زندگی [illegible] مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کرتا رہا ان کی تفصیلات سننے کی طاقت [illegible] ایک صحیح انسان کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔

پچھلے دنوں "زمیندار" ایسی ہی مشکلات کا شکار ہو کر بند ہوا۔ ہمارا خیال تھا کہ اس دفعہ [illegible] مسلمانوں کی اس آخری [illegible] کے موت کی نیند سلا دیگا۔ مگر قدرت کے حق [illegible] کون انکار کر سکتا ہے "زمیندار" کو دوبارہ عالم وجود میں آ [illegible] ہیں۔

آج ایک [illegible] "زمیندار" کا پہلا نمبر ہمارے ہاتھوں میں ہے جس کا ایک ایک حرف ایک ایک نقطہ۔ ایک ایک سطر ایک ایک کالم [illegible] حق و صداقت کا طویل تفسیر ہے۔

"زمیندار" [illegible] جاری ہونے سے جس درجہ ہماری خوشیوں اور شادیوں میں اضافہ کیا ہے۔ اس کا اندازہ وہی کچھ کر سکتے ہیں۔ جن پر ہماری طرح ظلم [illegible] کی [illegible] "زمیندار" نے دنیا کے کونے کونے تک پہنچائی ہوں۔ ہم اس موقعہ پر آقائی ظفر علی خان جیسے مرد مجاہد کو ان [illegible] کوششوں [illegible] سے دیکھتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کو ان کے احساس زندگی کے لئے اپنے دل کی انتہائی گہرائیوں سے مبارکباد دیتے ہیں۔ جنہوں نے "زمیندار" کی صدائے صداقت کو دنیا کے [illegible] کے در و دیوار پر ایک دفعہ لرزہ طاری کر دیا۔ جسے اب زندہ رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ جو اسلام کا سچا فرزند ہے۔

(مدینہ)

مسلمانان سندھ اور اسمبلی کی نشستیں

اسمبلی کے آئندہ انتخاب میں مسلمانان سندھ کو [illegible] نشستیں [illegible] متعدد [illegible] امیدواری کا اعلان کیا ہے

جن میں سے ایک رئیس علی محمد خان مری جاگیردار [illegible] ضلع نواب شاہ کے رہنے والے ہیں۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان بزرگوں میں سے کس کس کو مسلمانان سندھ کا نمائندہ بن کر اسمبلی میں [illegible] البتہ اس قدر ضرور کہتے ہیں۔ کہ سندھ کے ووٹروں کو اپنے قیمتی ووٹ اس امیدوار کو دینے چاہئیں جو ان کا حقیقی خیر خواہ ہو۔ ہمارے نزدیک رئیس [illegible] مذہبی۔ وطنی اور ملی خدمات اس قابل ہیں۔ کہ ان کی کامیابی کے لئے سندھ کے ہر مسلمان کو انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ جس کو اپنے [illegible] اور جسکے پہلو کو تنہ [illegible] لیتے صوبہ کی پسماندگی اور اپنی سندھ کے مسلمانوں کی موجودہ حالت ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے مسلمانوں سے [illegible] ابتر اور قابل افسوس ہے۔ جس کی وجہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں۔ کہ وہ اپنے نمائندوں کا ٹھیک جائزہ نہیں لیتے رہے۔ اور انکی خاموشی [illegible] رہے ہیں اگر اپنے مفاد کو [illegible] چھری سے ذبح کرنے کے مرتکب رہے ہیں۔ لہذا ہمیں امید ہے کہ اس دفعہ سندھ کے مسلمان رئیس صاحب جیسے وطن دوست۔ مذہب پرست۔ اور آزاد خیال مسلمان کو ووٹ دیکر اپنے مفاد کو پامال نہ ہونے دینگے۔

(مدینہ)

مدینہ بجنور اور ضمانت

مسلمانوں کا وقیع اخبار مدینہ ہمارے پاس تبادلے میں آیا کرتا ہے۔ اسکی دو ایک جدائیوں نے ہمیں کراچی کے بک اسٹال والے سے لینے پر مجبور کیا۔ جہاں سے پرچہ حاصل کرنے کے بعد

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے اس پر دلعزیز اخبار سے ایک ہزار روپے کی ضمانت فخر افاغنہ خان عبدالغفار خان کی مقاطعہ جوئی کے سلسلے میں مضامین لکھنے کی پاداش میں طلب کی گئی ہے۔ حالانکہ اسکے لئے صرف تنبیہ کافی تھی۔

مدینہ میں خاموشی اور متانت سے مسلمانوں کی مذہبی۔ وطنی اور ملی خدمات انجام دے رہا ہے۔ وہ اس قابل نہیں۔ کہ انہیں فراموش کیا جا سکے۔

اخبار مذکور کے مالک نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ضمانت ادا کرنے کے لئے مسلمانوں سے سوائے اسکے اور کوئی مدد نہیں چاہتے۔ کہ "مدینہ" بک ایجنسی کی مطبوعات خریدی جائیں۔ اور کچھ نئے خریدار بہم پہنچائے جائیں۔ جو ہمارے نزدیک مدد کرنے کا ایک بہترین اور سہل طریقہ ہے۔ کیونکہ "مدینہ" بک ایجنسی کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان کا ہر ایک نسخہ ہر مسلمان کے گھر میں موجود رہنا چاہئے اس کے علاوہ "مدینہ" کے خریداروں کے لئے کچھ نئے خریدار پیدا کرنا بھی کوئی مشکل کام نہیں۔

اندریں حالات ہم مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اخبار مذکور کے مالک کی درخواست کے بموجب مدد فرما کر اپنے [illegible] فرض سے سبکدوش ہوں۔

"طیر ابابیل" حیدرآباد سے پانچسو روپے کی ضمانت

سندھ کے اخبارات کہتے ہیں۔ کہ مسلمانان سندھ کی بہی خدمت کرنے والی ہفتہ وار اخبار "طیر ابابیل" حیدرآباد سے ہندو اخبارات کے بیجا افترا آت کے ترکی بہ ترکی جواب دینے کے سلسلے میں پانچسو روپے کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اگرچہ حقیقت ہے۔ کہ ہم اس قدر کہنے پر مجبور کر دئے گئے ہیں۔ کہ ہندو اخبارات کے عریاں حملوں کے مقابلے میں "طیر ابابیل" کے جوابات اس قدر سخت نہ تھے۔ جنکی پاداش میں اس سے پانچسو روپے کی ضمانت طلب کی جاتی۔ بہرکیف جب ایسا ہو چکا ہے۔ تو سندھ کے مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ اپنے اس اسلامی۔ وطنی اور قومی اخبار کو زندہ رکھنے کے لئے ہر قسم کا مالی ایثار ادا کریں۔

شہرۂ آفاق ... شہری موقعہ

سستا اسٹک اور سفری گراموفون

صرف [illegible] کی قیمت کا پندرہ روپے میں

صرف یہی نہیں [illegible] فوراً روپیہ بھیجدیں۔ ہم آپ کو فوراً ایک [illegible] مکمل [illegible] مال گاڑی کے ذریعہ بھیج دینگے۔

جلد کریں [illegible] مقابلہ نہیں ایسے [illegible]

انڈو ٹریڈنگ کمپنی مچھیہٹہ لکھنؤ

عرضداشت بحضور مسلمانانِ ہند

اے ملّتِ بیضا کہیں ہو جائے نہ خاموش

آوازۂ اسلام ہے آوازِ "زمیندار"

روزنامہ "زمیندار" نے اپنی دینی وطنی سیاسی روایات اور سرگرمیوں کی بنا پر جو کم و بیش [illegible] سے جاری ہیں۔ دنیائے صحافت میں ایک عالمگیر حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اور بعض [illegible] اس کی روش سے ملتِ بیضائے اسلامیہ کے [illegible] ایک طبقہ کو اس سے خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو لیکن اس حقیقت پر سب کا اتفاق ہے کہ [illegible] ترجمان کی حیثیت سے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اسلام کو بیرونی اور اندرونی فتنوں سے بچانے میں اس نے جو عاشقانہ خدمات انجام دی ہیں۔ [illegible] ماضی میں مولانا ظفر علی خاں کے نقاد کو جو "زمیندار" کی روایات [illegible] تبلیغ، خطبوں اور غزلوں کی شکل میں [illegible] سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ ادب اور اردو شعر و سخن [illegible] جو احسان کئے۔ دشمنانِ اسلام کے ان تھک پراپیگنڈے کا مقابلہ [illegible] و استقلال کے ساتھ کرتے ہوئے مسلمانوں کی عزت بچا سکے۔ یہ ساری [illegible] ایسی نہیں ہیں جنہیں مسلمان بھول سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب آج سے ایک ماہ قبل مولانا ظفر علی خاں نے اُن بے پناہ مالی مشکلات کی بنا پر جو "زمیندار" کے بست و پنج سالہ عوارض کا نتیجہ تھیں "زمیندار" کے دوامی التوا کا اعلان کیا۔ تو ہندوستان کی اسلامی دنیا نے اس بندش کو ایک قومی مصیبت سمجھا اور ہر طرف سے یہ آوازیں بلند ہونے لگیں کہ اگر یہ بندش خدا نخواستہ دائمی ثابت ہوئی تو سمجھ لینا چاہیے کہ گویا مسلمانوں کی اسلامی آواز ہی ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی۔ اس لئے ملتِ بیضا کے ادنیٰ خادم اور اس کے مفاد کی نگہداشت کے ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل کریں کہ "زمیندار" کو اس کی تمام مالی مشکلات سے نجات دلا کر آئندہ کے لیے اس کی مستقل اور پائیدار زندگی کا انتظام کریں۔ مولانا ظفر علی خاں پر جنہوں نے "زمیندار" کا تمام انتظام اب براہِ راست اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ہمیں پورا اعتماد ہے۔ اور اسی لئے ہماری تجویز ہے کہ "زمیندار" کی روایات جن مسلمانوں کو عزیز ہیں اور جو اس کی زندگی کو اسلامیانِ ہند کی زندگی کا ایک جزو سمجھتے ہیں۔ اس کی امداد کے سلسلے میں جس قدر رقم کی گنجائش نکال سکیں سنٹرل بنک آف انڈیا لاہور

میں مولانا ظفر علی خاں کے نام پر جمع کرا دیں اس سلسلے میں جو رقوم موصول ہوں گی ان کا اعلان "زمیندار" میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہے گا۔

نیاز مندان

(مولانا ابوالکلام آزاد (کلکتہ) ڈاکٹر مختار احمد انصاری (دہلی) ڈاکٹر [illegible] مولانا مفتی کفایت اللہ (دہلی) مولانا احمد سعید (دہلی) علامہ سید حسین احمد مدنی (دیوبند) ڈاکٹر سیف الدین کچلو (امرتسر) مولانا احمد علی ناظم خلیفہ غلام الدین (لاہور) مولانا محمد سجاد امارت شرعیہ بہار، مولانا محمد اسحٰق السہروی [illegible] سید گشتی شاہ [illegible] مولانا شبیر احمد عثمانی (ڈابھیل سورت) شیخ صادق حسن ایم۔ایل۔اے (امرتسر) مولانا محمد حسن جامع خیرالدین امرتسر۔ مولانا عبدالحنان [illegible] مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (امرتسر) مولانا داؤد غزنوی امرتسر مولانا عبدالکریم مدیر مجاہد امرتسر۔

لاہور مولانا [illegible] عزیز خطیب جامع اعظم بھاٹی، مولانا محمد صادق خطیب مسجد چوبُرجی [illegible] مولانا غلام مرشد خطیب شاہی مسجد، چوہدری افضل حق ایم ایل سی [illegible] مولانا محمد علی جعفری نواب پیلیس ملک برکت علی ایڈووکیٹ [illegible] سراج الدین [illegible] ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر ایٹ لاء ڈاکٹر [illegible] سید محسن شاہ [illegible] انجمن اسلامیہ مولوی غلام محی الدین قصوری سکرٹری [illegible] خلافت اسلامیہ پنجاب، فیروز الدین احمد سکرٹری مجلس خلافت، شیخ [illegible] یونٹ لیگ، میاں ضیاء الدین ایڈیٹر [illegible] مولوی غلام [illegible] مدیر [illegible] اسلام، شیخ عبدالمالک [illegible] مولانا ابوالانوار حفیظ جالندھری حاجی اللہ بخش حسین بخش [illegible] بازار [illegible] شیخ عنایت اللہ جنرل مرچنٹ [illegible] بازار، شیخ عنایت اللہ [illegible] چوہدری [illegible] شیخ محمد میونسپل کمشنر، شیخ جان محمد میونسپل کمشنر، چوہدری [illegible] محمد میونسپل کمشنر، حاجی محمد یعقوب [illegible] ہاؤس، شیخ محمد نواز سوداگر چرم، مولانا [illegible] مدیر خاور، مسٹر ایم اے خان [illegible] ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب، مولوی محمد احسان [illegible] پریس، [illegible] محمد [illegible] احسان [illegible] شیخ عبدالخالق عرفانی)

جالندھر مولانا عبدالحق عباس، مولوی فضل کریم چشتی پلیڈر، پیرزادہ عبدالمجید پلیڈر، مولوی عبدالغنی میونسپل کمشنر، میاں عبداللطیف تاجر چرم)

لدھیانہ (مفتی محمد نعیم، خواجہ محمد یوسف ایم۔ایس سی صدر لیگ، خواجہ محمد اعظم میونسپل کمشنر، خواجہ محمد اسلم [illegible] شیخ ولی محمد داج [illegible] مرچنٹ، خواجہ محمد خلیل سوداگر شال)

علمائے بلوچستان سے دو باتیں

(از مولوی غلام حیدر کاکڑ)

آج میں اپنے جذبات سے مجبور ہو کر اپنے عزیز بلوچستانی بھائیوں سے اپنے اس دردِ دل کا اظہار کرتا ہوں جو مدتوں سے میرے دل میں موجزن ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت صلعم کی بعثت سے قبل جب اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی حقیقی راہ بھٹک جاتے تھے تو انکی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجا کرتا۔ یہ سلسلہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ بابرکت تک جاری رہا اور انکے بعد یہ خدمت علمائے کرام کے سپرد ہوئی اور انہوں نے بھی اس خدمت کو بخوبی انجام دیا۔ مگر آج میں دیکھ رہا ہوں کہ بلوچستان کے علماء باستثنائے چند تمام اپنے اس فرض سے بے اعتنائی برت رہے ہیں۔ انہیں یہ بھی احساس نہیں کہ جاہل بلوچستان کے ظلمت کدہ میں کس قدر رسموں کے ذریعے شرع کی توہین کی جاتی ہے۔ اور کن رسم و رواج کے بے بنیاد قوانین نے شرع اسلامی پر غلبہ پا رکھا ہے۔ علم و عمل دونوں کے عالم بنو اور انکے انسداد کے لئے کوشش کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (العلماء ورثۃ الانبیاء) یہ وہ ورثہ جو انبیاء سے ملا ہے تم بھی [illegible] کوشش کرو اور اپنے آپ کو اس کے اہل بناؤ۔ قرآن و حدیث شریف کے مسائل سے لوگوں کو واقف کرو اور خود بھی ان پر عمل کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے [illegible] اپنے علم پر عمل نہ کیا اور حق بات نہ کہی اللہ تعالیٰ اسکو آگ کی [illegible] فرمایا ہے کہ مجھے تم پر دجال کا اتنا خوف [illegible] جتنا [illegible] دجال کا پوچھا گیا وہ کون ہے فرمایا گمراہ کرنے والے امام [illegible] علاوہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم یا تو سعادت ابدی حاصل کرتا ہے یا دائمی ہلاکت کا شکار رہتا ہے۔ پس افسوس ہے اگر [illegible] تحصیل [illegible] اور نجاتِ اخروی حاصل نہ کی۔ اے بلوچستان کے عزیز علماء اٹھو اور اپنے علم و عمل کا زیور پہن کر دوڑو تاکہ اس [illegible] ہلاکت سے بچا دو۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کی تازہ خبریں

بگٹی مہاجرین پر نواب بگٹی کا خونی حملہ

جیکب آباد ۔ مسمی ۔۔۔ بگٹی نواب بگٹی کے بے پناہ مظالم سے تنگ آکر اپنے رشتہ داروں کے ۔۔۔ کے ۔۔۔ خان بہادر ۔۔۔ کے گوٹھ ۔۔۔ نواب بگٹی کے ۔۔۔ زاد بھائی جمال خان نے ایک ۔۔۔ ساتھ ان کا تعاقب کر کے ان پر خونی حملہ کیا ۔ جس میں ۔۔۔ کے لوگوں نے بچا لیں ۔ اب اس نے ان بگٹی مہاجروں کے خلاف جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا ہے ۔

کاہنک میں پن چکی

مستونگ حال ہی میں نواب صاحب رئیسانی نے اپنے گاؤں میں ایک پن چکی نصب کی ہے ۔ جسے وہاں کے لوگ اپنے لیے ایک نعمت سمجھ رہے ہیں ۔ ہمیں امید ہے کہ اس پن چکی کی آمدنی سے نواب صاحب وہاں کی جاہل آبادی کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لیے ایک اسکول کھولنے کا بھی انتظام کریں گے ۔

(نامہ نگار)

مسٹر روزی خان زرکوں کی حق تلفی

مسٹر روزی خان زرکوں ساکن کوہلو کو دو سال سے کالج جانے کے لیے وظیفہ نہیں دیا جا رہا ۔ حالانکہ وہ بے شمار درخواستیں دے چکا ہے ۔ مگر سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم ہر حال سفارشیوں کو وظیفے دے دیتے ہیں ۔

(نامہ نگار)

ریلوے پاس کا ناجائز استعمال

سبی ۔ ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خان صاحب سردار ۔۔۔ خان بارک زئی ریلوے پاس کو عجیب ڈھنگوں سے ناجائز طور پر استعمال کرتے ہیں ۔ گو عام لوگ اسے معمولی چیز سمجھیں لیکن یہ ایمانداری اور امانت داری کے خلاف ہے ۔ جو ایک مشہور و معروف امین رسول کی امت کے لیے از بس شرمناک ہے ۔

(نامہ نگار)

"بلوچستان جدید" کا میلاد نمبر

(۱) "بلوچستان جدید" کا میلاد نمبر ۲۵ رجون ۱۹۳۲ء کو کمال آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا ۔ جس میں بلند پایہ ۔ مذہبی ۔ وطنی ۔ قومی ۔ اخلاقی اور سیاسی نظم و نثر کے علاوہ بلوچستان کے مایۂ ناز سیاسی رہنماؤں کی تصاویر کا شاندار بلاک ہوگا ۔

(۲) بلوچستان کے شاعروں ۔ ادیبوں اور اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنی نظمیں اور مضامین بہت جلد بھیج کر مشکور فرماویں ۔

بلوچستان جدید کے میلاد نمبر کی قیمت دو آنے ہوگی ۔

مگر موجودہ اور ۔۔۔ خریدار بننے والے حضرات کی خدمت میں مفت بھیجا جائیگا ۔

مینیجر

بلوچستان کے سیاسی قیدیوں کو کتابیں پڑھنے کی اجازت

کوئٹہ ۔ بلوچستان کے قائد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی اور ۔۔۔ میر عبدالعزیز خان کرد کو سیاسی کتب کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ اور ان سے سلوک بھی مقابلۃً بہتر کیا جا رہا ہے ۔

(نامہ نگار)

سپیشل ٹیکس کا نیا حربہ

کوئٹہ ۔ غیر ملکی ارباب اقتدار نے اپنی غرض مندیوں کے پیش نظر سپیشل ٹیکس کی ایک نئی چال نکالی ہے ۔ جس کی رو سے وہ اپنے آدمیوں کو خالی ۔۔۔ اور ۔۔۔ مقدار ٹیکسوں کو محروم کر رہے ہیں ۔ (نامہ نگار)

علاقہ مری کے انتظام کیلئے حکومت کی طرف سے نائب

سبی ۔ علاقہ مری کے انتظام چلانے کے لیے حکومت نے مسٹر عبدالواحد خان بلوچستانی کو نائب مقرر کیا ہے جو عنقریب علاقہ مری کے صدر مقام کاہاں میں پہنچ کر اپنے فرائض کا کام دینا شروع کریگا ۔ یہاں سننے میں آیا ہے کہ علاقہ مری میں اسکے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ۔ اور عام مری حکومت کی اس نئی نیابت کو پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھ رہے ہیں

(نامہ نگار)

محمد قریشی اور اسکے بھائیوں کو تین تین ماہ قید بامشقت

سبی ۔ آج ملا در محمد قریشی کا مقدمہ ۔۔۔ جرگہ سبی کے روبرو پیش ہوا ۔ جسکو مع بھائیوں کے تین تین ماہ قید بامشقت اور دس دس روپے فی کس جرمانہ کی سزا ملی ۔ جو از روئے انصاف بعید ہے ۔ بیچاروں کے گھر میں کوئی آدمی نہیں ۔ اور معاملات برباد ہو رہے ہیں ۔

(نامہ نگار)

سردار محبوب علی خان نواب محمد یوسف علی خان کے واپس آنے تک قائم مقام رہیگا

کوئٹہ ۔ نواب محمد یوسف علی خان مگسی ۔۔۔ سرداری سے معزول کیے جانے کے سلسلے میں یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ ۔۔۔ سردار محبوب علی خان نواب صاحب کے واپس آنے تک ۔۔۔ کے طور پر علاقہ کا انتظام کرتے رہینگے ۔ اگر نواب صاحب ۔۔۔

اللہ اکبر

(130)

بلوچستان جدید زندہ باد

بلوچستان پائندہ باد

عبدالصمد کی ذات پوری نوجوانوں اجلاس کی

[illegible] بیسویں کو [illegible] منعقد

بلوچستان کے شاندار دورِ بیداری پر اللہ کا سایہ

وطن عزیز کے عزیز فرزندو! تم پر اور تمہارے وطن پر خدا پاک کی رحمتیں نازل ہوں

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ جانتے ہیں۔

کہ آج اس بیسویں صدی میں کسی قوم اور کسی ملک کو بیدار کرنے۔ ذلت کے تباہ کن گڑھے سے نکالنے ان کو گمراہیوں سے بچانے۔ بدفعلیوں۔ بداعمالیوں سے آگاہ کرنے اور ان کو راہ ہدایت بتانے کا واحد ذریعہ اخبار ہے۔ جس سے ہمارا ملک محروم ہے یہی وہ ایک خواہش تھی۔ جس نے ہمیں خوشی سے جلاوطن ہونے پر مجبور کیا۔ اور ملک میں اجرائے اخبار کی تمام راہیں مسدود پا کر بلوچستان والوں کی جائز تکالیف حکومت کے کانوں تک پہنچانے کے لئے ہم نے کراچی سے "بلوچستان جدید" جاری کیا۔ ہمارا خیال تھا کہ اخبار جاری ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ اٹھالیا جائیگا۔ اس لئے ہم نے ابتدائی کارمیں اخبار کی مدد کے لئے وطن والوں سے کسی قسم کی درخواست نہ کی۔ حالانکہ ہم جانتے تھے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے ادارے کام شروع کرنے سے پہلے ممکن طریق سے سرمایہ جمع کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔

مگر اس تلخ حقیقت کو آج پہلی دفعہ مجبور ہو کر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وطن والوں نے ہماری تمام امیدیں خاک میں ملادی ہیں۔ اخبار کو جاری [illegible] تین ماہ گذرنے کے باوجود بھی اسکے لئے کافی خریدار نہیں پیدا ہوسکے۔

حالانکہ ہمارے بلوچستان کے لئے ایک چار روپے سالانہ چندے کے اخبار کا چلانا کوئی بڑی بات نہیں جبکہ ہندوستان کے دوسرے [illegible] اخبارات چل رہے ہیں۔ یہاں تک کہ جنگلی اور چوہڑے بھی اپنے اخباروں کو مرنے نہیں دیتے۔ عام لوگوں کو چھوڑ کر اگر صرف ہمارے [illegible] اخبار کی اشاعت کے لئے کوشش کرتے۔ تو اس وقت تک خریداروں کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہوتی۔ اور اگر بلوچستان کے [illegible] لاکھ انسانوں میں ہی چند ہزار بھی اپنے قومی اخبار کے لئے دوپائی روز بچانے والے نکل آتے۔ تو آج "بلوچستان جدید" اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا۔

"بلوچستان جدید" مالی مشکلات کا شکار ہونے والا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب بلوچستان کی یہ رہی سہی اور آخری آواز بھی ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے۔ اگر ہم وطن میں ہوتے۔ تو اس کو زندہ رکھنے کے لئے وطن اور قوم کے مقدس ناموں پر گداگر بھیک مانگنے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ لیکن یہ کام اب ان کے لئے رہ گیا ہے۔ جو بلوچستان میں رہتے ہیں اور جن کو اپنے عزیز وطن اور پاک مذہب سے محبت ہے۔ اور جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا یہ قومی اخبار بلوچستان کی ترجمانی کرتا رہے۔ ہمارا فرض ان کو اطلاع دینا تھا۔ جسے ہم نے پورا کیا

بر رسولاں بلاغ باشد و بس!

(محمد حسین عنقا) (پیر بخش نسیم تلوی)

Yousaf Aziz Magsi Chair

نوجوان جدید

دیگر ممالک کی تازہ خبریں

کانگرس کا آئندہ اجلاس بمبئی میں ہوگا

پٹنہ ۱۹ مئی :- آج صبح کانگرس کی مجلس عام کے اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

کانگرس کا آئندہ عام اجلاس اکتوبر ۱۹۳۴ء کے پہلے ہفتہ میں بمبئی میں منعقد ہوگا۔

قرارداد مسٹر [illegible] سینیٹر نے پیش کی جس کی تائید مسٹر کے ایف نریمان نے کی۔

سوراج پارٹی کا خاتمہ

آئندہ لائحہ عمل [illegible] کے تقرر کا فیصلہ

پٹنہ ۱۸ مئی۔ آج صبح ۷ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک کانگرس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں کونسلوں میں [illegible] مسائل زیر بحث رہے ارکان مجلس کے اختلاف [illegible] سوال [illegible] کانگرس کو سوراجیہ پارٹی پر مقصد اختیار ہو جاتا ہے۔ [illegible] تقریباً چار گھنٹوں کی بحث و تمحیص کے بعد کوئی فیصلہ [illegible]

اس موقعہ پر مہاتما گاندھی کے مشورہ سے ڈاکٹر بی سی رائے۔ مسٹر بلا بھائی ڈیسائی۔ مسٹر ستیہ مورتی۔ مسٹر آصف علی اور مسٹر کے۔ ایم منشی جیسے سوراجیہ پارٹی کے سرگرم کارکنوں کو طلب کیا گیا۔ تاکہ اس مسئلہ کو وہ حل کریں۔ یہ سب حضرات اپنے اپنے کیمپ سے کوٹھی میں پہنچے۔ راجگوپال اچاریہ کو بھی طلب کیا گیا۔ جنہیں کانگرس کا بہترین مفکر خیال کیا جاتا ہے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے اور اس بات کے لئے صرف کئے گئے [illegible] ایسا [illegible] مرتب کیا جائے جس سے سب کو اتفاق ہو۔ اور جو سب کے لئے قابل تسلیم ہو۔ آخر ایک قرارداد منظور کی گئی کہ کونسلوں میں داخلہ کے سلسلے میں آئندہ پروگرام کے لئے کانگرس میں ایک علیحدہ سوراجیہ پارٹی بنانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اور مجلس وضع قوانین میں نئے انتخابات کا معاملہ کانگرس کی طرف سے ایک مجلس انتخاب کے ہاتھوں میں ہوگا۔ جیسا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی مقرر کرے گی۔ اس مجلس کے ارکان منتخب کرنے کے اختیارات ڈاکٹر انصاری اور پنڈت مالویہ کو دینے کی تجویز ہوئی ہے۔ مجلس عاملہ کا اجلاس پھر منعقد ہوگا۔

سوراج پارٹی کا خاتمہ :- پٹنہ ۱۹ مئی کانگرس کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کا ماحصل یہ ہے کہ سوراجیہ پارٹی کو بحیثیت ایک علیحدہ جماعت کے ختم کر دیا گیا ہے۔ اور کانگرس نے سارا معاملہ اپنے منتخب کردہ بورڈ کے ذریعہ جس میں بہت سے سوراجیہ پارٹی کے لیڈر شامل ہوں گے۔ اور جسے پورے اختیارات حاصل ہوں گے۔ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اب چونکہ ڈیلی کے فیصلہ پر خط تنسیخ کھینچ دیا گیا ہے۔ اس لئے کیبرنل ایوارڈ کے سلسلہ میں کسی قسم کا فیصلہ صادر کرنیکا سوال ہی باقی نہیں رہا۔

کہا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے یہ دیکھ کر کہ اکثریت سوراجیہ پارٹی کے حق میں نہیں سوراجیہ پارٹی کے لیڈر کو اس فیصلہ پر لبیک کہنے کا مشورہ دیا جسے انہوں نے منظور کر لیا۔ بورڈ جو ۲۵ ممبروں پر مشتمل ہوگا عنقریب مرتب کیا جائے گا۔

اس فیصلے کے بعد سوراجیہ پارٹی کے لیڈروں کے کیمپ میں جا کر معلوم ہوا کہ وہ اس فیصلہ پر خوش ہیں۔ ایک نے کہا۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم خوش نہ ہوں کانگرس نے ہماری حکمت عملی کو منظور کر لیا ہے اور ہماری ذمہ داری کو اپنے دوش پر لے لیا ہے جس سے بہتر نتائج اور کامیابی کی امید ہے ہماری بھی خواہش تھی۔ کہ کیا تو سوراجیہ پارٹی کو سارا کام اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہئے۔ اور اس پر کسی اور جماعت کو کوئی اختیار نہ ہونا چاہئے اور یا کانگرس سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اب جبکہ کانگرس نے ایک مستقل کمیٹی مرتب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم اس کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کیونکہ کمیٹی سوراجیہ پارٹی کی مجوزہ انگزیکیٹو کونسل کی بجائے [illegible]

کانگرس کی مجلس انتخاب

نئی دہلی ۲۰ مئی۔ کانگرس کے پارلیمنٹری بورڈ کی تشکیل حسب ذیل ہے صدر ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری۔ [illegible] (۱) ڈاکٹر بی سی رائے (۲) مسٹر بلا بھائی ڈیسائی۔ [illegible] مسٹر [illegible] سیکرٹریان مسٹر [illegible] (۱) مسٹر آصف علی (۲) [illegible] مسٹر [illegible] ستیہ مورتی ممبران معاون (۱) مسٹر کے ایم منشی (۲) مسٹر [illegible] (۳) ڈاکٹر ایم اے انصاری (صدر) کی عدم موجودگی میں پنڈت مدن موہن مالویہ صدر کے فرائض سرانجام دیں گے۔ مجلس انتخاب کے ارکان کا فیصلہ کلکتہ میں ہوگا۔

نیلی پوش تحریک

مولانا ظفر علی خان نے پچھلے دنوں جالندھر میں نیلی پوش تحریک کے نام سے ایک تحریک کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اسے نہایت بیش قدر حوصلہ افزا کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ جالندھر کیمپ نقد۔ اور سلطان پور میں [illegible]

افغانستان میں ایک شاندار نمائش منعقد کی جائیگی

صناعوں اور تاجروں کے ساتھ خاص رعایت

کابل ۲۰ اپریل۔ افغانستان کی تجارتی ترقی سے متاثر حکومت افغانستان نے ایک تجارتی نمائش کا اہتمام کیا ہے۔ جو ماہ اگست میں منعقد کی جائے گی افغانستان کی اس اولین نمائش کا اہتمام افغان نیشنل بنک کے سپرد کیا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

(۱) افغانی نمائش کے لئے جو سامان کابل پہنچایا جائیگا اس کا کرایہ پشاور سے کابل تک بنک ادا کرے گا۔ اور اگر نمائش کا بچا ہوا سامان کابل سے واپس پشاور لایا گیا تو اس کا کرایہ بھی بنک ادا کرے گا۔

(۲) بنک نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ افغانی علاقہ میں وہ اس سامان کی چوری اور نقصان کے لئے ذمہ دار ہوگا۔ لیکن عام نقصان کے خلاف کوئی گارنٹی نہیں دی گئی۔

(۳) اگر سامان نمائش میں سے پچاس فیصدی فروخت ہو گیا تو اس پر محصول نہیں لیا جائے گا۔ [illegible] یہ رعایت ایک سو فیصدی تک ہو جائے گی۔ جو سامان اس مقدار سے زائد فروخت کیا جائے گا اس پر افغانی محصول وصول کیا جائے گا۔ جو سامان فروخت نہ ہو سکے گا وہ بغیر محصول واپس کر دیا جائے گا۔

(۴) نمائش کے متعلق جو وکلاء کے لئے کرایہ وصول نہیں کیا جائیگا۔

(۵) تاجران اور دیگر اشخاص بھی امداد کے لئے ہم پہنچائے جائیں گے۔ اسکے علاوہ بنک ان لوگوں کے ساتھ بھی خط و کتابت کے لئے تیار ہے جو سامان اور تاجروں کے سامان کی فروخت کو ترقی دینے کے مشتاق ہوں۔

[illegible] شرکت کے [illegible] اس [illegible] پہنچ جانا چاہئیے۔ درخواست کے ہمراہ نمائش کنندہ [illegible] سامان کی مقدار [illegible] نوعیت ضرور بیان کی جائے۔

افغانستان [illegible] تمام ممالک کے [illegible] تاجروں سے شرکت کی درخواست [illegible] ہے جن کی صنعتیں افغانی [illegible] کے [illegible] مشورہ کے [illegible] ذیل اشیاء کو ضرور [illegible] کپڑا اجزاری [illegible] کھلونے کا سامان [illegible] ہوئے کا سامان [illegible] اشیاء [illegible]

مجوزہ درجوق اس تحریک میں شامل ہو رہے ہیں اور پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی آہستہ آہستہ یہ تحریک پھیلتی جارہی ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

بقایا صفحہ ۳

نہیں دیا جاتا۔ دوسرے صاف لفظوں میں یوں سمجھو کہ عوام کو اجازت نہیں دی جاتی کہ وہ تحقیق کریں کہ کون حکومت کرتا ہے کس طرح سے کرتا ہے اس کا طرز حکومت اچھا ہے یا برا ہے، وہ ہمارے لئے مفید ہے یا غیر مفید ہے۔ حکومت کرنے والے اچھے آدمی ہیں یا برے آدمی ہیں انکو عقل ہے یا بیوقوف ہیں۔ انکو ہماری خواہشات اور ہمارے آرام کا خیال ہے یا نہیں ہے۔

وہ حق انصاف کرتے ہیں یا اپنی جیبیں بھرتے جاتے ہیں وہ رحمدل ہیں یا ظالم ہیں وہ ہمارے دکھوں کو دور کرتے ہیں یا ہمارے دکھوں میں اضافہ کرتے ہیں انکے اخلاق کیا ہیں؟ وہ حکومت کرنے کے قابل ہیں یا نہیں [illegible] ہم کو ان امور کے سوالات پر سوچنے نہیں دیا جاتا بلکہ [illegible] ہم سردار ہیں تم رعیت ہو تم غلام ہو [illegible] جو چاہے [illegible] سلوک تم لوگوں سے کریں [illegible] تم [illegible] نہیں کر سکتے ہم بنگلوں میں رہیں گے تم کو [illegible] ہم موٹروں پر پھریں گے تم کو [illegible] نہیں ملے گی تم کو [illegible] نصیب ہو [illegible] ہمارے بنگلوں [illegible] تمہیں ڈاکٹر [illegible] ہمارا [illegible] ہمیں کوئی واسطہ نہیں کوئی غم نہیں کوئی فکر نہیں۔ [illegible] ہماری حکومت کے عاملوں اور سرداروں کا حال۔ ہمارے مقدمات ایسے پیش ہوتے ہیں جیسے [illegible] جہاں کوئی قانون نہیں ہے کوئی شریعت نہیں ہے۔ [illegible] کرانے والا نہیں۔ [illegible] دیہات کا [illegible] اسقدر تنگ ہیں کہ ہم نے عام لوگوں سے [illegible] نام [illegible] جیسے [illegible] مہذب تعلیم حاصل ہیں لیکن جب ہمارے معزز سرداروں نے اسقدر تہذیب سے [illegible] ہے کہ پبلک بھی اپنی تہذیب [illegible] طاق رکھنے پر مجبور ہوگئی ہے [illegible] ہم بھی [illegible] دنیا کے [illegible] ہوئے تہذیب سے کنارہ کش ہوتے ہیں اردو کا بلوچی زبان کے [illegible] الفاظ میں [illegible] ہے۔ جیسے [illegible] تمہارے سامنے [illegible] ہاتھوں ہاتھ لیکر زمین پر [illegible] اور [illegible] خواہشات پوری کرو۔ اس فقرے کے بعد کوئی حاجت باقی نہیں رہتی کہ پھر کچھ لکھا جائے۔

تعلیمی حالت ہماری یہ ہے کہ دس لاکھ کی آبادی میں کل دو یا تین آدمی ہیں چنانچہ ہماری ان پڑھی سے دوسرے صوبوں کے لوگ فائدہ اٹھا کر ہمارے صوبہ میں آگئے ہیں اور تمام سرکاری و غیر سرکاری ملازمتوں پر قابض ہیں ہم اپنے ملک کے اسقدر پیشوں سے نہ صرف محروم ہوئے ہیں بلکہ حکومت کے محکموں میں کم درجہ کی ملازمتوں کا دخل ہوتا ہے اس سے بھی بہرہ ور نہیں۔

اقتصادی حالت ہماری یہ ہے کہ کھانے کو دو وقت سوکھی روٹی مشکل سے میسر آتی ہے تن ڈھکنے کو کپڑا [illegible] جو [illegible] حاصل ہوتا ہے [illegible] عورتوں کا تو کیا ذکر کیا جائے۔ [illegible] سردار [illegible] کو لینے [illegible] جاتے ہیں [illegible] اپنے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کیساتھ پیدل [illegible] کرتے ہیں لیکن چند آنے بھی انکے پاس نہیں کہ ریل گاڑی کے [illegible] بیٹھ کر [illegible] سکیں۔

اخلاقی حالت کا ہمارا کیا پوچھنا جہاں علم نہیں جہاں مذہب اور شریعت سے بیگانگی ہو اس کی تشریح [illegible] ہم کچھ لکھ کر اپنا وقت ضائع کرنا پسند کرتے ہیں اور نہ قارئین کرام کا [illegible] وہ کونسی خرابی ہے جو ہمارے ملک میں نہیں جو ہماری قوم کو تباہ نہیں کر رہی ہے۔ مندرجہ بالا تین منظر حقیقت نہیں ہیں بلوچستان کا بچہ بچہ انکی صداقت کی گواہی دیگا۔ بلکہ ہر وہ آدمی جس کو بلوچستان سے کچھ [illegible] تعلق [illegible] اس پر مہر تصدیق ثبت کریگا اب [illegible] یہ غلط خواہش ہے [illegible] حکومت [illegible] اصلاح کرو اور اصلاح کرنے کی صورت [illegible] بتایا جائے [illegible] حال یا ارباب بست وکشاد [illegible] یعنی ملک [illegible] کو دیکھ لیا ہے تحریر کر لیا ہے [illegible] اور انکی [illegible] اصلاح ضروری [illegible] اسلئے [illegible] ملک [illegible] فوری تبدیلیاں کی جاویں۔

یقیناً ہماری یہ خواہش [illegible] مطالبہ غلط نہیں عقل [illegible] کے مطابق ہے [illegible] برائیوں سے بچنے کا راستہ [illegible] پولیٹیکل [illegible] قوم [illegible] خواہشات [illegible] جیسے اصلاحات کہتے ہیں یعنی ملک کے طول و عرض میں [illegible] خرابی ہو اسکے درست کرنے کی اجازت کو بھی ایک لفظ اصلاحات حاصل ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس [illegible] خرابی کی اصلاح کس طرح سے کی جائے بہرحال بلوچستان میں [illegible] اور [illegible] بلوچستانی اقوام کو غارت و برباد کئے جا رہی ہیں۔ اسلئے اسوقت بلوچستان کے ہر ایک فرد پر اصلاحات کا مطالبہ فرض ہے جو بالغ ہے اور اصلاحات کے معنی جانتا ہے اور [illegible] قومی غیرت اور انسانی ہمدردی سے کچھ نہ کچھ بہرہ مند ہے۔ اصلاحات کے معنی سمجھنے اور بلوچستان کو برباد کرنے والی باتوں کو دیکھنے کے بعد ہر بلوچستانی کا مذہبی، اخلاقی اور قومی فرض ہے کہ وہ اصلاحات! اصلاحات!! اصلاحات!!! کا اس وقت تک نعرہ بلند کرے جب تک حکومت انکی فریاد پر غور کرنے کے لئے مجبور نہ ہو جائے۔

(مقامی فلم کدہ)

امپیریل ٹاکیز:

نیشنل ٹاکیز اور امپائر [illegible] میں دو انگریزی کھیل ہیں [illegible] یہی [illegible] وہی سابقہ پرانا کھیل ہے [illegible] لیکن امپیریل ٹاکیز کا قابل دید ڈرامہ "غافل مسافر" پبلک کی تمام تر توجہ اور دلچسپی کو اپنی طرف کھینچے ہوئے ہے۔ امپیریل ٹاکیز کے سامنے پبلک کا ہجوم ایک بہت بڑی تعداد میں [illegible] ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ ٹکٹ کا انتظام تمام سینماؤں کا خراب ہوتا ہے لیکن اب کے ایکے منیجر صاحب نے اسطرف خاص توجہ دیکر اس خرابی کو دور کر رکھا تھا۔ چنانچہ ہم نے آسانی سے ٹکٹ حاصل کیا۔ اور اندر گئے۔ اندر کا تمام [illegible] درجے کی کرسیاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔

"غافل مسافر" کے کھیل کو ہم نے نہایت اچھا پایا۔ ڈرامہ نہایت سبق آموز اور دور جدید کے مطابق تھا۔ ہندوستان کو آجکل ضرورت دو باتوں کی ہے۔ حب وطن اور ایثار و قربانی [illegible] کے ہر پارٹ اور ہر مقام میں ان دونوں باتوں کو نہایت اچھے طریق سے نبھایا گیا ہے۔ اگر تمام فلم کمپنیاں اس قسم کے ڈرامے تیار کرکے ہندوستانی پبلک کو پیش کیا کریں تو پبلک میں حب وطن اور ایثار و قربانی کے لئے ایسا جذبہ پیدا ہو جائے۔ جو کبھی نہ مٹے اور مصائب زمانہ سے اور بڑھتا چلا جائے۔

ایکٹنگ ڈرامہ دور حال کے مطابق [illegible] بہت دلچسپ ہے پھر ایکٹروں نے اپنے بہت اچھے ایکٹنگ سے اسے اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ ماسٹر اشرف خان جن جذبات اور جس لہجہ سے لفظوں کو ادا کرتا ہے وہ تماشائیوں کے جذبات کو اس قدر برانگیختہ کرتا ہے۔ اور اس قدر [illegible] اثرات پیدا کرتا ہے کہ بے اختیار بعض آدمی انکی [illegible] کرتے اور داد تحسین دیتے ہیں۔ ماسٹر اشرف (عباس) ہر موقعہ پر ایسے ایسے فقرے [illegible] کہ [illegible] دنیا سے نصیحت ہوتی ہے۔

مس [illegible] دلدار [illegible] عشق و محبت اور وفاداری و استقلال کے پارٹ کو اس خوبی اور قابل [illegible] ادا کیا ہے کہ یہ اس کا ہی حصہ [illegible] انکی خوبصورتی [illegible] اس خوبصورت چہرے کیساتھ اس کی خوبصورت محبت اور وفاداری [illegible] پیدا [illegible] ہے۔

[illegible] عتاب جب اسے [illegible] وقت اس کا عزم و استقلال [illegible] اور [illegible] رلا دینے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ اس وقت [illegible] درس [illegible] بن جاتی ہے [illegible] کھیل کا ہر مقام پبلک کے جذبات سے کھیلتا جاتا ہے [illegible] ہم پر ایسا [illegible] سرور و کیف طاری رہا [illegible] اسوقت بھی اسکی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کی موجودہ حالت اور حکومت کا فرض

بجائی مرزا کی قلم سے

میں حکومت بلوچستان کو پیش آنے والے خطرات اور مشکلات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو قیام امن اور آئندہ حکومت۔ بلوچستان کے لئے باعث تکلیف ہونگے۔ حکومت بلوچستان کے لئے قبل اسکے کہ وہ بلوچستان میں تشددانہ پالیسی اختیار کرکے اپنے خلاف منافرت کے جذبات پیدا کرے ضروری ہے کہ بلوچستان کے موجودہ اور آئندہ کے حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ حکومت کو سمجھ لینا چاہیے کہ موجودہ حالت میں بلوچستان کے نوجوان کارکنوں کو جن جن پالیسی کے ماتحت قسم قسم کی سزائیں دے رہی ہے وہ قیام امن اور بلوچستان کی زندگی کے لئے مضر ہیں۔ اور جو پالیسی حکومت ہند نے ہندوستان کے قیام امن کے لئے ضروری اور کامیاب خیال کی ہے وہ پالیسی صرف ہندوستان ہی میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ ہندوستان کی حکمت عملی بلوچستان کے لئے غیر ضروری اور غلط ہے۔ کیونکہ ہر اس پالیسی کو ہم کامیاب سمجھتے ہیں جس کا ملک کی آب و ہوا، معاشرت کے ساتھ تعلق ہو۔ اگر حکومت یہ خیال کرے [illegible] ہندوستان سے اور اسپر بھی تشدد اور غیر ہمدردانہ پالیسی سے کامیابی حاصل [illegible] ہر حکومت کو سب سے اول جمہور کی ہمدردی حاصل کرنی ضروری ہے۔ جمہور کی ہمدردی سے میری مراد بلوچستان کے [illegible] حکومت کے عمال ہر قسم کے مظالم توڑے جاتے ہیں۔

حکومت کو ان تمام مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہیے جو اسکی ترقی میں حائل ہوں۔ اس لئے حکومت کو نوجوانوں کے ان پاکیزہ جذبات وطنیت کی بھی قدر کرنی چاہیے۔ جو ان کے دلوں میں اپنی قوم و ملک کی بہتری کے لئے پیدا ہوگئے ہیں۔ پیشتر ازیں کہ کوئی قوم اپنی کمزوری خود محسوس کرے حکومت کو محسوس کرنی چاہیے۔ اگر بلوچستان میں وہ اپنے مفاد کو مضبوط و مستحکم کرنا چاہتی ہے۔ تو اسکو بلوچستانیوں کی موجودہ افسوسناک پستی جس میں کہ وہ ہر پہلو سے گر چکے ہیں بہتر بنانے کے لئے عملی جدوجہد کرنی چاہیے۔ اور اگر حکومت کو قیام امن اور ملک کی بہتری مقصود ہے تو سب سے اہم مسئلہ قیام امن اور مفاد عامہ ہے۔ جسکو کہ کوئی حکومت محسوس کئے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور ان تمام خرابیوں کا قلع قمع کرنا چاہیے جسکی وجہ سے ملک کی پر امن فضا میں کدورت پیدا ہو۔ جس سے کہ تمام ملک میں بے چینی پھیلے اور حکومت کے قیام امن کو مستحکم کرنا چاہتی ہے متزلزل اور منتشر ہو جائے۔ بہتر ہے۔ کہ آنے والے خطرات کا قبل از وقت مقابلہ کرے اور بلوچستان کی فلاح و بہبود کے لئے عملی جدوجہد شروع کریں۔ اور بلوچستانیوں کے حق بجانب مطالبات کو جسکے کہ وہ فطری طور پر مستحق ہیں منظور کرکے ان نوجوانوں کو جو اپنی قوم و ملک کی اصلاح کے لئے محبوس زندان ہیں کو رہا فرما کر بلوچستان کے مستقبل کے لئے مستحسن اقدام فرمائے۔ اس لئے ہم بلوچستانی نہیں چاہتے ہیں۔ کہ بلوچستان جیسی سرزمین میں جو آج تک حکومت بلوچستان کی وفاداری اور اپنی امن پسندی کا ثبوت دیتے رہے ہیں کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جائے جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے۔ میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرکے خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔ کہ جس چیز کو حکومت قیام امن اور ملک کی بہتری خیال کر رہی ہے دراصل وہی خطرہ اور بدامنی ہے۔ خصوصاً بلوچستان جیسے سرزمین کے لئے جسکو کہ قدرت نے محل وقوع کے اعتبار سے بہت سے ساتھ ہم پہنچائے ہیں اسکی غیر معمولی سیاسی اہمیت کا سبب اسکا محل وقوع ہے۔ بجائیں تشددانہ پالیسی ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔ نیز میں ان امور کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جو اسوقت حکومت کے مطمح نظر ہیں۔ وہ یہ کہ بلوچستان کی بدقسمتی کی وجہ سے حکومت بلوچستان جس چیز کو سیاسیات سے تعبیر کرتی ہے حقیقت میں وہ سیاسیات نہیں بلکہ ہم انکو اپنی اصطلاح میں مطالبہ حق اور اصلاحات سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ جس چیز کی بلوچستان کو ضرورت ہے۔ وہ اصلاحات ہیں۔ حالانکہ اس وقت بلوچستانیوں کو سیاسیات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اصلاحات ہی وہ چیزیں ہیں جن پر [illegible] مفاد عامہ کا انحصار ہوگا۔ بلکہ حکومت اور [illegible] سرداران [illegible] جو شیرازہ منتشر ہو چکا ہے۔ وہ مضبوط و مستحکم ہو جائیگا۔ [illegible] جاتا ہے کہ جن مطالبہ اصلاحات کی اسوقت بلوچستانی ضرورت پیش کر رہے ہیں انپر ہمدردانہ غور کرکے نیز ان غیر مانوس شبہات کو جو اسوقت خواہ مخواہ بلوچستانیوں کیخلاف سے پیدا ہو چکے ہیں۔ منافرت کی صورت پیدا کرے جسکی وجہ سے بلوچستانی تعلیم یافتہ طلائم اشتغال یا جو تعلیم حاصل کرکے بیروزگاری کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان آسامیوں کے قابل سمجھکر یہ کہدینا کہ تم سیاسیات میں دخل دیتے ہو اس لئے تمکو علیحدہ کیا جارہا ہے۔ یا انکو نہیں رکھا جا رہا ہے۔ یہ ظلم عظیم ہے کہ سیاسیات کو مطالبہ حق یا اصلاحات سے کرنا متعلق اور اگر حکومت مسئلہ اصلاحات یا حقوق طلبی کو سیاسیات سمجھکر انکو ہر قسم کی تکلیف دینا چاہتی ہے۔ تو میں یقیناً یہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی فرد بشر خواہ جاہل یا عالم امیر یا غریب تمام سیاسی ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ کوئی شخص سیاسیات سے مبرا نہیں ہے تو کیوں نہ ان تمام انسانوں کو بیک وقت مجرم گردان کر نظربند کر دیا جائے۔

ہمارے مقدس کلام شریف جسکا حرف بحرف سیاسیات سے لبریز ہے جو ہر مسلمانوں کا دین و ایمان ہے۔ تو کیا ہم اسکی تعلیم چھوڑ دیں۔ میں کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی کام سیاسیات سے خالی نہیں۔ جو یہ کہے کہ میں سیاست دان نہیں ہوں وہ غلط ہے یہ کہاں کی سیاست دانی ہے کہ غریب تعلیم یافتہ بلوچستانیوں کو یہ کہکر خاموش کر دیا کہ تمہاری تعلیم کم ہے اس لئے تم ملازمت کے مستحق نہیں ہو اگر یہ سیاست آگاہی ہے تو انکو صاف کیوں نہیں کہا جاتا کہ بلوچستان کو تمہاری خدمت کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ بیچارہ اپنے لئے سبیل معاش کا کوئی اور ذریعہ پیدا کریں۔ یا وہ پیشہ جو انکے آبا و اجداد کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں انکے ورثے ہو کر تنگدستی کی زندگی بسر کریں۔ تاکہ حکومت اور سرداران کو تسلی ہو جائے کہ انکی زندگی و موت ہمارے قبضہ اختیار میں ہے جسطرح چاہیں کریں۔ افسوس ان مہذب اور شائستہ قوموں پر جنکو یہ دعویٰ ہے کہ ہم دنیا کو تہذیب کی تعلیم دینے کے لئے آئے ہیں۔ کیا وہ اسپر فخر کر سکتے ہیں۔ یا اسکی تردید کرکے اپنی رعایا پروری اور ہمدردی کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ حکومت کی جڑیں مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے نہ صرف تربیت درکار ہے بلکہ ہمدردی جو اسکا جز و لاینفک ہے۔ جو قدرت کے ان وضع شدہ قوانین میں ہے جسکو کہ کائنات تسلیم کرتی ہے۔ پس حکومت اور رعایا کو خوشگوار اور غیر مانوس تعلقات دور کرکے صفائی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پانچ سو روپیہ کا نقد انعام
طلائی انجاو رجسٹرڈ
[illegible] کمزوری و نامردی
[illegible]
پتہ: ایس ایم عثمان اینڈ کو

Yousaf Aziz Magsi Chair

(135)

بلوچستان کے قائدِ اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی کا پشتین عدالت کے لئے بیان

حقائق و بصائر کی منہ بولتی تصویر

(گذشتہ سے پیوستہ)

اقرار

میں اقرار کرتا ہوں کہ استغاثہ کا یہ کہنا کہ میں نے عبدآباد میں تقریر کی ۔ [illegible] اخبار میں میرے مضامین شائع کئے جو میرے قلم سے نکلے ہیں ۔ واقعی سب کچھ میں نے کیا ہے ۔ البتہ جو میں استغاثہ کے گواہوں کی نام کی [illegible] کے بادجود [illegible] جائے کچھ کہونگا ۔ جہاں اقرار کرتا ہوں [illegible] کا ایک ایک لفظ لکھا ہے ۔ اوران تقاریر کا [illegible] میں نے ان مضامین اور تقاریر میں بالکل سچے [illegible] اور کہے ہیں ۔ جو در حقیقت حکومت بلوچستان کے بے شمار نقائص میں سے صرف چند ہیں ۔ میں نے بلاشبہ حکومت بلوچستان کو برا اور قابل اصلاح کہا ہے ۔ بلکہ ان مواقع کے علاوہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ۔ بے شمار موقعوں پر حکومت کے اپنی اوران جیسے دیگر نظام پر بحث کی ہے ۔ اور اخبار نے تقاریر کا [illegible] خصوصاً گذشتہ پانچ برس سے تو میں نے کئی میں ۔ باہر بلوچستان میں ۔ ہندوستان میں ۔ رعایا کے ساتھ ، سرکاری حکام کے ساتھ ، اسمبلی اور مرکزی حکومت کے ممبروں کے ساتھ اشارات اور مختلف پیٹ فارموں کے ذریعہ شاید ہی [illegible] اور حقیقت پر زبان کھولی ہے ۔ باقاعدہ اپنے عزم ورشہ کے برابر ہی [illegible] ہے ۔ جو مقصد کہ اس حکومت کی کمزوریوں اور انکے اصلاح کے تدبیروں پر کہا یا لکھا ہے ۔ ایسی حکومت جس کے عہد میں رعایا کی جائز آواز کو دبانیکا استقدر شوق اور مواقع ہوں کہ اگر گلستان کے ایک غریب گاؤں کے ایک مسجد میں قرآن کریم کے ترجمہ سنانے جانیکی تحریک کرتا ہے ۔ تو سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً موقع پر پہنچکر اہل قریہ کو متواتر تین یوم تک تھانہ میں بلاتا رہتا ہے ۔ اور انکے بیان قلمبند کرتا ہے ۔ اور بلاوجہ انکو [illegible] اور تحریص سے انہیں ہدایت کرتا ہے

کہ خبردار آئندہ ایسا موقعہ نہ آنے دینا ۔ کہ کوئی شخص مسجد میں قرآن کریم کا ترجمہ سننے اور سنانے کی کوشش کرے ۔ اور جسکے عہد میں ایک اخبار میں جائز مضمون کی اشاعت کے عوض ایک نوجوان نواب زادہ کو اس نے ہزار روپیہ جرمانہ اور دو سال کی قید و بند کی سزا دی جاتی ہے جس کے عہد میں سرحد پار کے چند مجرموں کے افعال کے باعث اچکزئی قوم کے مختلف قبائل سے بلا لحاظ یتیم و بیوہ نو ہزار روپیہ کی گراں قدر رقم بطور جرمانہ وصول کی جاتی ہے ۔ اور جہاں سرحد پار کے جرائم پیشہ لوگوں کے کسی پرامن قبیلہ کے گاؤں کے ایک میل فاصلہ سے [illegible] گزرنے کے عوض اہل قریہ سے بلا لحاظ غریب و امیر مختلف جرمانے وصول کئے جاتے ہیں ۔ [illegible] دینے کی صورت میں بے گناہ جیلوں میں بند کئے جاتے ہیں ۔ اور بیسویں صدی میں جبکہ روئے دنیا سے غلامی اور بردہ فروشی کی لعنت [illegible] اٹھائی جا رہی ہے ۔ لیکن وہ حکومت جسکے عہد میں بردے کے معاملات [illegible] افراد کے اس غیر فطری حق کو تسلیم کیا گیا ہو کہ وہ لونڈی غلام رکھ سکتے ہیں ۔ اور جسکے [illegible] بردوں [illegible] کی صحت صرف اس لئے اپنے آقاؤں کی مرضی [illegible] ہوتی ہے ۔ وقف ہے ۔ بلا سلانی کیز کہلا نے والیوں کی عصمتیں [illegible] بھی مباح خیال کی جاتی ہوں ۔ اور جسکے عہد میں افسران [illegible] کے دورے ، شکار ، اور مختلف تقریبات کے مواقع پر کیمپ وغیرہ کی صورت میں غریب زمینداروں سے بیگار رتیا عام دستور ہو ۔ جسکے عہد میں ایک بدنصیب زمیندار کا یہ بھی فرض ہو ۔ کہ وہ اپنی اس زمین میں جو اسکی ملکیت ہو اس سے میلوں دور ہو ۔ نصب شدہ تار کھمبے اور انکے اوپر سے جانے والے تاروں کی حفاظت کرے ۔ اور اگر کبھی کوئی شخص انکا نقصان کرے ۔ جو اگرچہ معلوم بھی ہو جائے ۔ کہ فلاں ہے ۔ فلاں جگہ کا باشندہ ہے ۔ تو بھی اس کا تاوان غریب زمینداروں کو ادا کرنا پڑتا ہے ۔ اور جسکے عہد میں جیل میں بند قیدیوں پر بارکے [illegible] کے افعال کے عوض مقدمہ چلا کر سزا دی جاتی ہیں ۔ اور جسکے عہد میں ملک میں

ایک ہی قانون [illegible] کی بجائے ہر فیصلہ کے لئے نیا قانون ہو ۔ اور جہاں رسم و رواج بھی بطور قانون کے تسلیم کئے جاتے ہوں ۔ جسکے عہد میں عدالت نام ہو جرگہ کا ۔ جسکے ممبر نہ پنچایت کے اصول پر منتخب ہوں اور نہ عدالت کے اصول پر کوالیفائیڈ امتحان متعلقہ پاس شدہ ہوں ۔ بلکہ محض علاقے کے سرکاری افسر کے منظور نظر ہونا ہی ممبری کے لئے سند ہے ۔ جہاں ان ممبروں کی رہنمائی کے لئے نہ تو کوئی قانون ہو ۔ اور نہ کوئی قاعدہ ۔ بلکہ قانون نام ہو انکے برہم ہونے والے خیالات کا ۔ جہاں شہادت کے لئے پولیس کے ایک مرا عی کی گواہی کو ثبوت جرم سنگین کے لئے بھی کافی خیال کیا جاتی ہو ۔ اور اگر کوئی ایک برائے نام گواہ بھی مل جاوے ۔ تو ثبوت کے لئے کافی سے زیادہ سمجھا جاتا ہے ۔ بسا اوقات ایسے ہی ناکمل ثبوت کی بنا پر بعض بیگناہ ملزموں کو سنگین سزائیں دی جاتی ہیں ۔ جو بعد میں سرحدی تنازعات ایک صورت اختیار کرکے کئی دیگر جرائم کے سبب بن جاتے ہیں ۔ جہاں کہ ان کم عقلوں کو کوئی صدمہ خدمت نہ دیا جاتا ہو ۔ جہاں حکومت عورتوں کو اپنے رشتہ داروں کی ملکیت یعنی دوسرے اشیاء جائداد تسلیم کرتی ہے ۔ جہاں حکومت بیوہ عورتوں کو اپنے مرحوم شوہر کے ورثا کا ورثہ خیال کرتی ہو ۔ میرے سامنے تھوڑے دنوں پیشتر سبی کی عدالت میں ایک فیصلہ ہوا ۔ جس میں کہ ایک بیوہ کو مرحوم خاوند کے ورثا [illegible] شوہر کے لئے اپنی طرف سے آزاد نہ کی تھی ۔ مگر اسکے بیاہ [illegible] کرکے بذریعہ عدالت اسکے خاوند سے انکے دوبارہ نکاح کے عوض کچھ روپیہ وصول کئے [illegible] صورت میں بھی اپنی مرضی کی مالک نہیں ہو سکتی ۔ اگر ایک [illegible] وارث اسے آزاد بھی چھوڑ دے ۔ تو یہاں کی حکومت اسکے سابق وارث کے حق [illegible] تسلیم کرتی ہے ۔ اور وہ اسکی آزادی میں مخل ہو سکتا ہے ۔ تاکہ عورت [illegible] کی پیٹ [illegible] ہوا پڑے ۔ جس حکومت کے تحت قوم صوبے باشندے [illegible] بذریعہ تشہیر یعنی اخبار کے اجراء سے محروم ہوں ۔ جس حکومت کے عہد میں [illegible] پیشوا کو اپنے اہل ملک کو مذہب سکھانے سے منع کیا [illegible] ۔ جو حکومت جیل میں [illegible] قیدیوں کو اپنی خوراک کھانے پر مجبور کرتی ہو ۔ اور جس حکومت

دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۲

Yousaf Aziz Magsi Chair

محمد امین خان کھوسہ کا مکتوب گرامی

برادرم عنقا صاحب سلام علیکم! مزاج مقدس!!

! میں خاموش ہوں یا آپ بھول بیٹھے ۔

خاموش بھی نہیں۔ اور کچھ کرتا بھی نہیں۔ ذہنی اور دماغی بیماری میں گھرا ہوا ہوں کیا کروں۔ یہاں تو سرداروں کے بیانات نے ہر سو میں ایک انقلاب پیدا کیا ہوا ہے۔ کوئی کچھ لکھتا ہے کوئی کچھ۔

غلام قادر خان کی پریزیڈنٹی کی اطلاع تو آپ کو ہو گئی ہوگی یہاں ایک عجیب جادو چل رہا ہے۔

میر قیصر خان جسکی میرہ خان ڈومکی اسٹیشن بختیار پور آپکے خریدار ہیں یا نہیں [illegible] سے ایک وی پی بھیجئے۔

[illegible] زندگی پر ایک کتاب سندھی میں لکھی ہے۔ لطیف پریس میں شایع ہو رہی ہے۔ باقاعدہ کام ابھی تک شروع نہیں۔ کام شروع ہوا تو بھی ایک اشتہار شایع کرا دونگا۔ [illegible] حالات معمولی ہیں۔

یوسف کا ایک خط اشاعت کے لئے بھیج رہا ہوں [illegible] سے فوراً اسی اشاعت میں شایع کریں۔ میری [illegible] ہے کہ آپ کو کوشش خریدار رہونگا۔ پانچ شاید بھیج چکا ہوں [illegible] کرینے کے بعد دیکھونگا کہ میں اور کتنے خریدار بہم پہنچانے کا [illegible] سکتا ہوں۔ تسلیم کو سلام (محمد امین)

نواب یوسف علیخان کے ارادے کیا ہیں؟ وہ لوگ کچھ کہیں اور حکومت کچھ سمجھے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ یوسف اپنے قومی فرائض کو محسوس کرتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ اس بات کے گنہگار رہے ہیں کہ عمل میں [illegible] کس طرح اپنی قوم کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ مجھے ایک خط آج سے آٹھ مہینے قبل انہوں نے جمن سے لکھا تھا۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے بغرض اشاعت بھیج دوں تاکہ بہت سے لوگوں کو پتہ پڑے کہ یوسف کا خیال کیا تھا؟ البتہ یوسف کا مجرم ضرور ہوں کہ انکی اجازت کے بغیر یہ خط اشاعت کے لئے بھیج رہا ہوں۔

(یوسف کا خط)

عزیز بھائی امین! آپکے طویل عنایت نامے ملے اور ملتے رہتے ہیں۔ کاش ہم بھی علیگ ہوتے!

میں بیرونی سیاسیات سے علیحدہ ہونے کا سوچ رہا ہوں اور یہی خیال ہے کہ صرف تعمیری کام پر اپنی تمام توجہ صرف کر دوں۔ تعلیم کیطرف جو اسوقت توجہ کا حال ہے ان شاء اللہ اگر آپ ایک سال کے بعد لوٹ کر آئینگے تو جہاں تو صرف اس محدود علاقے میں تین سو سے کم طالب علم نہیں پائینگے اور آپ سنکر خوش ہونگے کہ تعلیم کا معیار بھی سادہ اور سہل رکھا گیا ہے یعنی آپکی دو سالہ تعلیم کو یہاں انشاء اللہ چھ سال میں ختم کیا جاویگا۔

اسکے علاوہ آبادکاری کے ذرائع نہ صرف زیر تجویز ہیں بلکہ عملی کام شروع ہو گیا ہے۔ جس سے علاقہ کی آمدنی میں ایک لاکھ کے مزید اضافہ کا امکان ہے۔ یہ انشاء اللہ [illegible] مشکل یا ناممکن فلسفے نہیں چھانٹا کرتا۔ بلکہ صرف اس تخیل کو سوچتا ہوں جسکو تھوڑی مدت میں عملی جامہ پہنا سکوں۔ میں جانتا ہوں کہ عام سیاسیات سے میری علیحدگی احباب پر نہ صرف شاق گذرے گی۔ بلکہ میرے متعلق قسم قسم کی چہ میگوئیاں زبان زد ہونگیں۔ مگر بھائی جان میں ایمانداری سے محسوس کرتا ہوں کہ قطع نظر اس کے [illegible] کی حالت کر فیصلہ کی متقاضی ہے۔ یہاں کا افلاس اور جہل مجھ سے کیا مطالبہ کرتے ہیں اور آیا انکا حق مجھ پر دیگر حقوق کی بہ نسبت کس قدر افضل ہے؟

میرا تو یہی فیصلہ ہے کہ میں ایک ٹھوس علمی کام میں لگ جاؤں۔ واللہ باللہ میری صحت خراب ہو گئی ہے۔ جہل میں رہتے ہوئے مجھے ذاتی جھگڑا کوئی بھی الم نہیں۔ اور مالی مفاد کی تو یہ حالت ہے کہ اس وقت تک پچیس ہزار روپیہ بینک سے اپنا ذاتی روپیہ نکال کر جہل پر لگا چکا ہوں۔ مگر باوجود اسکے ایک دماغی اور قلبی اطمینان ہے۔ کہ یہ لمحات ٹھوس آبادی کام میں صرف ہو رہے ہیں۔

اچھا آپ نے بھی اگر مجھ سے کچھ سننا ہے تو جلدی کریں۔

میرا خاموش رہنا یا شکستہ کی داستان کی چیت
حال [illegible] بلا برسر خورند

ابھی [illegible] علیگڑھ کی مدد کے لئے چندے کی اور توقف کی ضرورت ہے۔ میں یہاں سے کچھ کر کے علیگ تہذیب سے اول آپ کے علیگڑھ کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاؤنگا۔ میں علیگڑھ سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ علیگڑھ سے علیحدہ اپنے آپ سے علیحدگی ہے۔ اور کیا یہ ممکن ہے؟"

(آپکا قدردان بھائی محمد یوسف علی [illegible])

آپ نے اس خط کو پڑھا۔ آپ کہئے۔ کہاں ہے بغاوت؟ کہاں ہے بادشاہت کے نظام حکومت کو توڑنے والا کرنے کا منصوبہ۔

اگر کوئی منصوبہ اگر کوئی بڑی سکیم اسوقت یوسف کے دماغ میں ہے تو وہ بیچارہ جہل کو جہل سے نکالنے کی طرح اپنی گرد ہوا قوم کی خدمت کرے۔ کس طرح انکی دماغی خرابیوں کا مقابلہ کرے۔ کس طرح [illegible] ایک طرف تو انہیں باغی سمجھا جاتا ہے اور دوسری طرف [illegible] نہیں [illegible] لیکن مقدس خطابات سے یاد کر رہے ہیں۔

خدایا یہ تنگ نظری نے کسے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہے وہ

مسٹر یوسف کی قوم انکے سردار [illegible] سے بھی اچھے ہیں۔ اور خان آف قلات اور حکومت بھی کہتے ہیں کہ وہ ایسے مرد خدا کو کیوں نہیں موقع دیتے کہ وہ اپنی ناچیز توجہ صرف تعمیری کام پر صرف کرے اور ملک و قوم کو ترقی کی راہ لگائے۔

بقایا صفحہ ۱۰

عہد جب ضلع گزشتہ جیسے ہر مقام کے قانون میں قید کر کے آگ جلانے کے لئے لکڑی کا اور [illegible] کے لئے کپڑے دیا گیا جلتا ہوں اس حکومت کو اگر میں بڑا قابل اصلاح [illegible] جو ذاتی عمدہ قیادہ میں تو کچھ رہا تو کیا کہوں۔ کیا اسے اچھا موزوں غیر اصلاح طلب اور جدید کہوں میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔ مجھے میرا مذہب میری ضمیر میرا ایمان میری قوم کی تاریخ اور جذبہ صداقت یہی کہتے ہیں۔ کہ میں سیاہ کو سیاہ ہی کہوں۔ نرم سے نرم الفاظ جو میرے علم میں ہیں۔ یا میرے کانوں نے سنے ہیں۔ وہ مہیا ہیں۔ مجھ میں ابھی کہتا ہوں کہ یہ حکومت بری ہے۔ قابل اصلاح ہے۔ اور ناموزوں ہے۔ اچھے سے اچھا اور مفید سے مفید فقرہ جو اس حکومت کے لئے اپنی زبان سے کہہ سکتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ حکومت درست ہو جائے۔ صحیح سے صحیح پیشگوئی جو اس حکومت کے حق میں کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ یا تو درست ہوگی۔ یا شاہی ہو جائیگی۔ میں نے یہی لکھا ہے۔ اور کہتا رہونگا جب تک منہ میں زبان اور زبان میں طاقت گویائی رہیگی کہتا رہونگا۔

انکار

یہاں تک تو تھا میرا اقرار۔ اب میں انکار کرتا ہوں کس سے؟ استاذی کی اس خبر سے کہ میں نے [illegible] تھا میرا استعفیٰ [illegible] غرض سے کہیں ہیں۔ اور لکھے ہیں؟ یا اس سے فقرہ [illegible] پہلے کا اندرونہ بھی ہے؟

میرا عقیدہ

[illegible] میرا عقیدہ ہے۔ کہ میں محبت، اخوت، صداقت، مساوات [illegible] اور عدم تشدد سے [illegible] اپنے مذہب [illegible] خدمت کر سکتا ہوں۔

بلوچستان جدید
میں اشتہار دینا [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

(136)

مسلم لوکل ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں شرکت کرنے والوں کے نام نسیم عنقا کا پیغام

وردمندان وطن، بہی خواہان قوم۔ اور ہمارے عزیز نوجوان بھائیو! تم پر اور تمہارے وطن پر اللہ پاک اور اس کے برگزیدہ حبیب کی رحمتیں نازل ہوں۔

ہم جلالی غلول کو دعوت دے چکی ہے۔ کہ ہم اپنی انجمن کے سالانہ اجلاس میں شریک ہو کر اپنے بھائیوں کی بھلائی کریں۔ ہم اپنی بدقسمتی عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمیں بدنصیب اور مظلوم بلوچستان کی بدنصیبیوں کی داستان اور مظلومیت کے قصے سنانے سے تھوڑی سی بھی فرصت ملتی۔ تو خدا [illegible] اپنے سروں کے بل چل کر آتے۔ مگر ہمیں [illegible] علاج [illegible] اور ملک والوں کی دور بھری پکار پر بھلوت [illegible] کے لیے [illegible] پہنچانے سے ہی فرصت نہیں۔ ہم [illegible] کی مصروفیت اپنے عزیز بھائیوں کی خدمت میں بھیجتے ہیں اور ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری اچھی خواہشیں اور نیک دعائیں ہر حال میں [illegible]۔

غربت میں ہوں اگر ہم [illegible] دل [illegible]
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

اگر ہمارے بزرگ۔ بلوچستان کے [illegible]

ہمارے پیارے نوجوان بھائی اسے سننا پسند فرماویں۔ تو ہم کی قسمت [illegible] کے ٹکڑے کو جو دو ٹوٹے ہوئے دلوں کا [illegible] ہوئے ہے۔ بڑے بڑے سکول کے تشتار [illegible] میں پھر رکھا جائے۔ تاکہ ابد نصیب بلوچستان کو [illegible] وہاں [illegible] موجود زبوں حالی میں دیکھنے والے بلوچ حقارت سے ٹھکرا سکیں۔ ہم آج آپ حضرات سے سینکڑوں میل دور بیٹھے ہوئے نہیں کہہ سکتے۔ کہ [illegible] حاضری کس قسم کے اصحاب پر مشتمل ہے۔ اور ان کی صحیح تعداد کیا ہے؟ البتہ اتنا اندازہ ضرور لگا سکتے ہیں کہ عوام کو چھوڑ کر اس میں شرکت کرنے والے متمول رئیس، سرداران، ملک، جاگیردار، وڈیرے، معتبر، [illegible] اور خان بہادر قسم کے لوگ بہت کم ہوں گے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہیں سب کچھ حاصل ہے۔ اور جن کو اکثریت عوام سے کوئی ہمدردی نہیں۔ ہمارے عوام کی غربت ہی سب سے بڑا ہے۔ کیونکہ ایسے بنیادی کام ہمیشہ عوام ہی سے ہوتے ہیں۔ اور عوام ہی اپنی اس انجمن کے پاک اور نیک مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

ہمارے بزرگوارو اور بھائیو!! آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج ہمارا وطن مذہبی، اخلاقی، علمی، اقتصادی، معاشرتی اور قومی اعتبارات

سے دنیا بھر سے پیچھے ہے۔ جس کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں، کہ ہم میں جذبۂ حقہ زندگی کا افسوسناک فقدان ہے۔ ہمیں بات کرنا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا نہیں آتا۔ ہم جانتے ہوئے بھی۔ ہ ایک بھائی کی تکلیف کیونکر دور کی جا سکتی ہے۔ ہمارے دل بیمار ہو چکے ہیں ہم اگرچہ نام کے مسلمان ہیں۔ مگر [illegible] اسلام کی پاک تعلیمات کو بھی بھلا چکے ہیں ہمارے بزرگ لڑکیوں کو مویشیوں کی صورت فروخت کرنا۔ ان کو احکام شریعت کے خلاف حق میراث سے محروم کرنا۔ انسان کے قیمتی خون کا معاوضہ چند ٹکے مقرر کرنا۔ شریعت مقدس سے اپنی تباہ کن اور [illegible] اسلام رسوم کو اچھا سمجھ کر اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انجمن کے جلسے میں شرکت کرنے والے اگر ایک سچا اور اچھا فیصلہ کر لیں تو [illegible] پر غور کریں۔ اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کا یہ ارادہ بھی ایک ایسی حالت میں پہنچ سکے۔ تو انہیں چاہیے کہ ان [illegible] پر نہ صرف خود عمل کریں۔ بلکہ اوروں کو بھی عمل کرنے کی دعوت دیں۔ کیونکہ میں اچھے اور عظیم الشان کام کا بیڑا ہمارے نوجوانوں نے اٹھایا ہے۔ وہ اس وقت تک اپنے آخری انجام پر نہیں پہنچ سکتا۔ تاوقتیکہ بلوچستان کے ہر طبقے کے لوگ اپنی اس واحد انجمن [illegible] کی امداد نہ کریں۔

[illegible] اس قدر اور کتنا چاہتے ہیں کہ [illegible] پنجی گھروں اور محلوں کو بیچ بیچ کر چکا لیں۔ صرف زبانی طور پر وعدہ [illegible] اگر ایک بھوکے [illegible] ہمارے [illegible] دوسرے کے فقدان ہیں۔ [illegible] ہم اگر اصلاحات وطن کی لڑائی ویرانے [illegible] کی اگر نیتیں پاک ہیں تو اپنے [illegible] پاک پر بھروسہ کر کے کام کرتے چلے جائیں۔ بلکہ ہمیں محنت کرنا ہر گز [illegible] نہیں جانتے دیتا ہے خالق! بلوچستان بھی تیری ہی پیدا کی ہوئی کائنات کا ایک حصہ ہے۔ یہ بھی تیرا رحم کا مستحق ہے۔ تاکہ یہ تیری [illegible] ہی دھیمہ نہ رہے۔ . . . . اے رب العالمین

بلوچستان ابھی تیرے بخشیں اور پھر تیرے پیارے حبیب کی آنکھوں میں ابھی [illegible] لطف فرما اور ان کی امت کا ایک [illegible] پر بھی رحم کر۔ . . . . تیرا ملک اور تیرے بندوں سے جو محبت قائم کرے اور تیرے نوجوانوں کی تعمیل [illegible] تو تجھے اپنی شان [illegible] سلسلہ [illegible] توفیق عمل عطا فرما۔

پیرس ڈرگس سٹور

[illegible]

کمالا پلز — دنیا کا عجوبہ، دور حاضرہ کے عین مطابق زندگی کی مسرت کی حقیقی ایک گولی کا استعمال قوت حافظہ کے لیے اعجاز کا حکم رکھتا ہے۔ ایک دفعہ کا تجربہ آپ کو مطمئن کر دیگا۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔

رتن پلز — سوزاک کی خرابیوں کی دوا قیمت فی شیشی تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ایرو پلز — تمام پوشیدہ امراض کا تیر بہدف علاج، جریان، سستی، سرعت انزال، ضعف دماغ، نامردی، نسوں اور رگوں کی کمزوری کے لیے عجیب شے ہے۔

نوٹ:۔ ناقبول کرنے والے اور جھوٹا ثابت کرنے والے کو پانچ ہزار روپے کا خاص انعام۔

پیرس ڈرگس سٹور پوسٹ بکس نمبر 128 لاہور

آپ کا مستقبل

ایک پوسٹ کارڈ پر اپنا مکمل نام و پتہ ٹھیک وقت تحریر کر کے ہماری طرف بھیج دیجئے۔ ہم صرف ایک روپیہ چار آنے میں وی پی کے ذریعہ آپ کے [illegible] آنے والے بارہ ماہ کا نفع نقصان۔ تجارت میں کامیابی، ناکامی، ملازمت میں ترقی و تنزلی، شادی و غم، معاملات عشق و محبت اور بدنی و دماغی حالات غرضیکہ آئندہ سال میں آنے والے جملہ حالات بھیج دیں گے۔

ایک دفعہ [illegible] علم [illegible] پیشین گوئیوں کی صداقت آپ کو قائل کرا دیگی۔

نوٹ:۔ مبلغ پچاس روپے انعام [illegible] کر دیا جائیگا۔ جو ہمارے دعوے کو غلط ثابت کرنے کی [illegible]۔

چارم ہاؤس پوسٹ بکس نمبر [illegible] لاہور

Yousaf Aziz Magsi Chair

(137)

رجسٹرڈ نمبر ایس 533

اللہ اکبر

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

خان اچکزئی اور رفیق کرد کی یاد

عبدالعزیز کرد پہ اہل وطن کو فخر | عبدالصمد کی ذات پہ نازاں اچکزئی

الٰہیات

(حدیث)

وطنیات

(اقبال)

کراچی

اسبوعیہ

بلوچستان جدید

مدیر
پیر بخش نسیم تلوی

معاون
محمد حسین عنقا

جلد ۱	یوم جمعہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ مطابق ۸ جون سنہ ۱۹۳۴	نمبر شمارہ

دردِ وطن

(از جناب آزاد ....)

پھر زبان پر آگیا ذکرِ وطن بے اختیار
ظالموں کے جور و ستم سے آنکھ ہے پھر اشکبار

آرزو تیری، خیال و شوق تیرا اے وطن
روح ... مانند بوئے مشکِ ختن

ساقیا! تا خیر مت کر لا کوئی جام شراب
گود کے غم میں ہوا جاتا ہے میرا دل کباب

ہائے ان حقوق و حالتِ زار و نزار
اے وطن! تیری طرف ... غدار

میرا سب کچھ اے وطن تیرے لئے قربان ہے
میرا سر ہے میرا دل ہے میرا مال و جان ہے

کیوں کریں آزاد شعروں پر خراب اپنا دماغ
کیا مزہ ہے نغمہ خوانی میں جہاں ہو بوم و زاغ

(پیر بخش پرنٹر و پبلشر نے ... پریس ... اسٹریٹ کراچی میں چھپوا کر دفتر بلوچستان جدید ... روڈ کراچی سے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفتہ وار

بلوچستان جدید

بلوچستان میں بسنے والے غیر ملکی بھائیوں کے نام

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں — ہر چند اسمیں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

ہمارے بلوچستان کے غیر ملکی بھائی کچھ ایسے بے حس واقع نہیں ہوئے کہ ان کا ذکر کیے بغیر ہم [illegible] ہندوستانیوں کو انہیں اخوت کرنے کی [illegible] کی توقع [illegible] استعمار سے ٹھکرا دیا تھا۔ لیکن کیا کیا جائے [illegible] ہمارے صبر و تحمل کا پیمانہ [illegible] اور سنگدلیاں دیکھی نہیں جا سکتیں۔

انسان کوئی جرم کرے اور اس پر سزا ملے تو چنداں پرواہ نہیں رہتی لیکن قصور کے بغیر سزا کی مصیبتیں دل کو پارہ پارہ کر دیتی ہیں۔ ہمارے مظلوم رہنماؤں سے جو کچھ قصور ہوا ہے وہ ظاہر ہے۔ اپنے ملک ہندوستان کا ایک ایک کونہ، تاریک ترین گوشے، وحشی اور جاہل قومیں، اصلاحات کی نعمت سے متمتع ہیں۔ لیکن اگر محروم ہے تو بلوچستان کا صوبہ، بدنصیب ہیں تو بلوچستانی بچارے۔ چنانچہ وطن کے صحیح اور غیور فرزند حکومت کی اس عدم توجہی کو دیکھ نہ سکے اور [illegible] کو اصلاحات کے قابل سمجھا جائے اور بلوچستان کے [illegible] اصلاحات کا نفاذ ہو سکے اور بلوچستان کے جھالاوان میں ناممکن۔

ہندوستان کے اچھوت تک کو اصلاحات کے اہل تسلیم کیا جائے اور بلوچستان کے اصل باشندوں کو نااہل۔ غرض وہ اٹھے اور مجتمع ہو کر آواز بلند کرنے لگے۔ یہ بلوچستان کے مظلوم باشندوں سے ہمدردی کرنے والے خان عبدالصمد خان اچکزئی افغان اور میر عبدالعزیز کرد بلوچ کے جوانمرد [illegible] ملکی پالیسی میں انکو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ڈال دیا گیا۔

اصلاحات کے مانگنے کا جو کچھ علاج ہے اور ملک و قوم کے مظلوم بھائیوں کو خواہ مخواہ جیل میں ٹھونس دینے کا، کیا اس پر ستم ڈھایا ہے۔ اس وقت ہم پر جو گذر رہی ہے وہ خدا جانتا ہے۔ یا وہ شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ جس کے بھرے ہوئے گھر میں آگ لگی ہو اور لگے بیٹھے بے چین ہو کر ضروری [illegible] کو اس آگ سے نکالنے کے لیے دوڑیں اور قسمت [illegible] آگ سے مقابلہ کرنے کے جنون میں [illegible] اس شخص کا [illegible] ہاتھ [illegible] کا ایک ٹکڑا [illegible] اب آگ اس بدبخت شخص کی آنکھیں [illegible]

بعینہ یہی ہماری حالت بھی اسی شخص کی مانند ہے۔ اصلاحات سے محرومی، رہنماؤں کا جیل اور اس پر [illegible] ہمارے رزق کو چھین لینے کی فکر میں ہیں۔ [illegible] ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے غیر ملکی بھائی ہندوستانی [illegible] دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستانیوں سے انکی حالت بالکل جداگانہ ہے۔ [illegible] کی ضرورت [illegible] دشمن ہیں [illegible] ہندوستانیوں کی [illegible] تکلیف ہوتی ہے [illegible] کوئی ذمہ داری [illegible]

انکی حالت یہ ہے کہ بلوچستان میں ہیں۔ بلوچستان کے نمک خوار ہیں۔ مگر باوجود اسقدر قریب اور اسقدر نزدیک تعلقات کے ہم پر قیامت ٹوٹ رہی ہے ہمارا ملک زیر و زبر ہو رہا ہے [illegible] جس نے ہندوستان کی تمام فضا کو بے چین کر دیا ہے پریس اور لیڈروں کی ہمدردیاں ہمیں آغوش تسلی میں لے رہی ہیں۔ اور ترحم کے ارادے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ لیکن یہ ہیں کہ انکے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہمیں مصائب کی شدید لپیٹ میں دیکھتے ہوئے بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

آزاد ہوتے ہوئے انہیں بنی نوع آدم سے اخوت کرنی چاہیے تھی۔ انسان ہوتے ہوئے بنی انسان سے انہیں ہمدردی کرنی چاہیے تھی۔ ہندوستانی ہوتے ہوئے اپنی بہتری اور ملکی [illegible] کی فکر کرنی چاہیے تھی لیکن [illegible] انسانی اخوت، انسانی ہمدردی، ملکی و قومی فرض سے بے نیاز ہیں بلکہ ہمیں مظلوم اور بے دست و پا سمجھ کر ہمارا قوت لا یموت بھی ہم سے لوٹ لے جانے کی فکر میں ہیں۔

پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ ابو عبدالوحید صاحب نے [illegible] میں ایک [illegible] کر دیا تھا۔ اور جس میں انہوں نے غیر ملکی بھائیوں کی طرف سے [illegible] ارشاد فرمایا تھا۔ [illegible] ہم بلوچستانیوں کی ترقی اور خوشحالی کے لیے بہت بیتاب ہیں۔ ہم انکو اپنا بھائی سمجھتے ہیں انکی عزت ہماری عزت اور انکی ذلت ہماری ذلت ہے [illegible] پیش کرتے تھے۔

آج وہ ابو صاحب کہاں ہیں [illegible] اخلاق، فراخدلی اور بلوچستانیوں کو اپنا بھائی سمجھنے والے غیر ملکی اس پر آشوب زمانہ میں ہمارے ساتھ کیا ہمدردی کر رہے ہیں [illegible] آواز ملانا تو درکنار [illegible] اسقدر بھی ہمارے ساتھ ہمدردی گوارا نہیں کر سکتے [illegible] ایک قومی جریدہ اسبوعیہ "بلوچستان جدید" نکلتا ہے جس کا سالانہ چندہ صرف چار روپیہ ہے [illegible]

[illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

میرے غیر ملکی بھائی خود ہی ذرا انصاف کریں کیا یہ گلہ حق کا
سوال معقول ہے؟ جبکہ وہ لوگ بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں۔ پندرہ
پندرہ بیس بیس روپیہ کے چندے والے اخبار منگا سکتے ہیں کئی کئی
رسالوں کی خریداری کر سکتے ہیں۔ اگر گنجائش باقی نہیں رہتی تو
بلوچستان جدید کیلئے کیا یہ بات ذہن میں آ سکتی ہے؟
"بلوچستان جدید" ایک باغی اخبار نہیں اسکی پالیسی "زمیندار"
پرتاب، [illegible] ایسے ایسے اخبارات سے بہت کم آزاد اور بہت
نرم ہے اسکی تحریر بلحاظ ادب عام اخبارات سے اگر اچھی نہیں تو کم بھی نہیں
اسکی چھپائی اور لکھائی بھی متوسط درجہ ہے آخر وہ کونسی [illegible] ہے کہ
پولیس کے اس ہزار غیر ملکیوں میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں نکلتا
[illegible] تمام سرکاری ملازم بھی نہیں
ملکوں کا کوئی حصہ [illegible] صنعت گر اور نوکروں والے ہیں۔ انکے
[illegible] بہت ہی زیادہ مدد ہے جنکی اپنی تنخواہ [illegible]
[illegible] ماہانہ پاتے ہیں۔
بعض ہزاروں کے [illegible] کا کوئی بھی بھائی
[illegible] ان باتوں کے بعد کوئی احمق
سے احمق بھی اس [illegible] "بلوچستان جدید"
کو خرید نہیں جاتے [illegible]
ہزار غیر ملکیوں میں سے ایک غیر ملکی مرزا [illegible]
یاد رہے [illegible] میں ہمارے [illegible]
اس [illegible] غیر ملکی خریدار کی نسبت کچھ کہیں۔ لیکن
کیا کیا جائے۔ کہنا ہی پڑتا ہے۔ گورنمنٹ بلوچستان کو ایک پرچہ
خواہ مخواہ خریدنا پڑتا ہے تاکہ گورنمنٹ ٹرانسلیٹر ہمارے ہر پرچے
کو ترجمہ کر کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سامنے رکھے اور جب ہمارا کوئی پرچہ
سے باہر نکلیں تو پولیس ہمارے خلاف گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ دائر
کرے۔ چنانچہ ہم نے اسی [illegible] ریاست والی حکومت کیلئے
بیس روپے کا سالانہ چندہ مقرر کیا۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس
اس وقت ایک غیر ملکی صاحب ہیں انہوں نے یہ گوارا کیا کہ گورنمنٹ سے
ہم مظلوموں کو بیس روپے ملیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک عزیز
رشتہ دار کو [illegible] مرزا بشیر احمد خان کو پرائیویٹ اور نام طور پر
ہمارا [illegible] کیلئے خریدار بنایا [illegible] کہ مرزا بشیر احمد خان پولیس میں ایک
معزز عہدہ پر ہیں اور [illegible] سے کسی صورت میں بھی کم نہیں پاتے
ہیں ہمارے غیر ملکی بھائی [illegible] ہمارے اچھے ہمدرد ہیں۔
ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے اخبار کے صفحات غیر ملکی بھائیوں
کیلئے ہر وقت وقف ہیں۔ [illegible] اسلامی
ادبی، مذہبی، سیاسی، [illegible] نظم [illegible] لینے کیلئے تیار ہیں۔ ہم کوئی

[illegible] اور ایسے دیگر معزز اور بیدار غیر ملکی اصحاب سے ضرور عرض کرینگے
کہ وہ [illegible] شکوک کو دور کریں اگر واقعتاً وہ ہم کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں
ہماری عزت کو اپنی عزت اور ہماری ذلت کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ ہم یہاں
یہ اعلان کئے دیتے ہیں [illegible] کہ ہم دل سے ملکی و غیر ملکی تفریق کو
پسند کرتے ہیں۔ البتہ ہم انکے خلاف ضرور ہیں۔ جو ہماری تحریک
اصلاحات کے مخالف ہیں یا فرضی صورت میں ہم ان اصحاب کے خلاف
بھی بلا امتیاز ملکی و غیر ملکی اور مسلم و غیر مسلم قلم اٹھائینگے۔ شدید سے
شدید احتجاج کرینگے جو ظالم ہیں [illegible]۔ انصاف کش ہیں مظلوموں
کو ستاتے ہیں۔ حقداروں کے حقوق غصب کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہاں
اگر انگریز عامل، [illegible] سردار، ملکی ملازم یا غیر ملکی افسر ہمارے لئے ایک
ہو جاتے ہیں اور انکی ہر غرض مندی، انصاف کشی اور جبر و دستی کے خلاف
قلم اٹھانے پر ہم مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسے ملکی و غیر ملکی تفریق کی لعنت پر
دال کیا جائے۔ اس [illegible] چھیڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن کیا
کیا جائے ہمارے غیر ملکی بھائی ہی ایسے بدگمان ہیں کہ اگر ہم اپنے [illegible]
قومی، ملکی [illegible] کے پیش نظر بھی کسی انصاف کشی پر کچھ لکھتے ہیں تو وہ
اسے خواہ مخواہ ملکی و غیر ملکی تفریق پر محمول کر لیتے ہیں۔
ہم اخیر پر اپنے غیر ملکی بھائیوں سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ
ہمیں ایسا تنگ ظرف نہ سمجھیں۔ ہم ان سے ہر قسم کی ہمدردیاں کرتے
رہے ہیں اور کرتے رہینگے [illegible] غیر ملکی جب ہمارے درمیان آ [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible] نظروں میں ایسی
[illegible] غیر ملکیوں [illegible] نہیں بلکہ ان میں سے بعض کے [illegible] اور عمل
سے نفرت [illegible] ہے۔ جو حق و انصاف کے خلاف ہیں اور یوں تو ہم
اپنے قومی اعلیٰ سرداروں، [illegible] اور افسروں کے بھی خلاف ہیں اور
نفرت کرتے ہیں۔

تنقیحات

منشی عبدالعزیز انسپکٹر مدارس ریاست قلات
ایک بلوچستانی مداح

جفا پہ بتوں کی استقلال نے وفا کی
مرے شیر شاباش! رحمت خدا کی

دال بھلنے کی تلاش میں بلوچستان میں تشریف لانے والے غیر ملکی
حضرات کے کرتوتوں سے کون واقف نہیں؟ مگر آج بلوچستانیوں کی غفلت
کا کیا علاج کیا جائے؟ [illegible] کو صرف [illegible] پچکار اور
دم دلاسوں میں [illegible] ان کی حمد و ثنا میں زبان کو تالو سے لگانے میں نہیں
تھکتے۔ انہی جی حضوریوں کی قسم کے بلوچستانیوں میں سے بھائی محمد اکبر [illegible]
کا نام نامی اور اسم گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔
"بلوچستان جدید" کی گذشتہ اشاعت میں [illegible] نگار کی طرف سے
ایک خبر [illegible] شائع ہوئی تھی۔ کہ منشی عبدالعزیز صاحب اپنے محکمے
میں [illegible] جسکی تردید فرماتے ہوئے
ہمارے بھائی محمد اکبر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ نامہ نگار نے دروغ بیانی سے
کام لیا ہے۔ فلاں کو فلانے [illegible] کرایا اور [illegible]
منشی صاحب ایسے ہیں، منشی صاحب ویسے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ ہمارے
بھائی صاحب منشی صاحب کی تعریف کرنے میں زمین و آسمان کے قلابوں کو
ملانے کی کوشش فرمائی ہے۔ جسے ہم سردست نظر انداز کرتے ہوئے
اپنے بھائی کو صرف اس قدر بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ بلوچستان میں جتنے بھی
غیر ملکی موجود ہیں وہ سب الف سے لیکر یے تک مطلب کے بندے ہیں
ان کو بلوچستانیوں سے کسی قسم کی بھی ہمدردی نہیں۔ ہم انسپکٹر صاحب
[illegible] لوگوں کو خوب جانتے ہیں اور ہم کو ان کی [illegible] مقصود
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پنجابی سمری پوریوں، مقصود پوریوں، [illegible]

اور اعلیٰ عہدیداروں کی [illegible] محکمہ تعلیم میں [illegible] طرح دیکھ
رہے ہیں۔ [illegible]
مشتعل کرنے والوں کو ریشہ دوانیوں کا حال معلوم ہو جائے۔
اور حکومت کے لئے سوائے ان لوگوں کو [illegible] رہنے کے اور کوئی
چارہ نہ رہے۔
[illegible] یہ باتیں ہیں اور دوسری طرف بھائی محمد اکبر جیسے بلوچستانی ہیں
جو اپنی [illegible] کی مہاروں کو اس مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں
کہ ہمارے بلوچستان کے [illegible] لاکھ [illegible] سر ہی گنجے ہو جائیں
مگر ان بزرگوں کا [illegible] ٹس سے مس نہ کیا جائے۔

سبحان اللہ کیا شان وفاداری ہے؟

Yousaf Aziz Magsi Chair

اعتراف!

ادبِ لطیف ـــــ کا ـــــ ایک معنی آفرین قطعہ

ایک بلوچستانی ادیب کے افکار

میرے دوستو! میرے بزرگو!! میرے عزیز و اقارب!!! اور میرے ہم وطنو!!!
[illegible] گلیوں اور کوچوں میں مارا مارا پھرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ [illegible] اپنے وقت کا بہت سا حصہ گھر سے باہر گزارتا ہوں۔ مگر میں آرام گھر سے طبیعت میں الجھتی ہے۔ دل بے زار ہو جاتا ہے۔ آنکھیں دور بیاباں میں بھٹک جاتی ہیں [illegible] کوئی حسین [illegible] دیکھ سکیں جو مرے دل میں [illegible] میں ہے تنگ گلیوں [illegible] میں پھرتا ہوں۔ ان گلیوں میں نہیں جہاں [illegible] جہاں جیب کترنے والے [illegible] جہاں [illegible] جہاں بازاری [illegible] جہاں [illegible] جہاں سر بازار عصمت بیچنے والیاں نوجوانوں کو بربادی کی دعوت دیتی ہیں — ہاں! میں ان گلیوں میں جاتا ہوں جہاں لطیف اور حسین روحیں بستی ہیں۔ میں ان کوچوں میں پھرتا ہوں۔ جہاں پہنچ کر ایک بے تاب دل بھی تھوڑی دیر کیلئے آرام پاتا ہے۔ میں ان سڑکوں پر نکل جاتا ہوں۔ جہاں قدم قدم پر کائنات قدرت کے حسین ترین نظارے نظر آتے ہیں۔ میں اپنی فرصت کے لمحے ان خوبصورت آبادیوں میں گذارتا ہوں۔ جہاں سے مجھے روحانی غذا ملتی ہے جہاں میں کچھ دیر کے لئے دنیا کی تمام کلفتیں اور بدنصیبیاں بھول جاتا ہوں جہاں مجھے ایک سرور حاصل ہوتا ہے۔ جہاں خوشیوں، شادمانیوں اور مسرتوں کا ہجوم رہتا ہے۔ جہاں انسان اپنی تمام بدکرداریاں اور بدچلنیاں چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جہاں دست قدرت کی بے مثال گلکاریاں انسان کو دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیتی ہیں۔

میرے دوست! میرے آشنا!! میرے واقف کار!!! اور مجھ سے متعلق لوگ!!!! کہتے ہیں کہ میں حسینوں کو پوجتا ہوں۔۔ ٹھیک کہتے ہیں۔ میں واقعی حسینوں کا پجاری ہوں۔ میں نہ صرف ہزاروں سے خوبصورت چہروں پر فدا ہوں۔ بلکہ خدا تک پہنچنے کا انکو ایک خوبصورت ذریعہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میرے نزدیک خدا اس کا سبب خوبصورت ہیں نہ صرف خوبصورت۔ بلکہ ایسے حسین جو اپنے ہی [illegible] کی پرستش کے لئے اپنا دیوانہ بنا لیں۔ مجھے ان ایسی صورت میں خدا کی غیر فانی کاریگری، اسکی لاثانی صنعت اور اسکی حسین قلم کی عظیم الشان [illegible] نظر آتی ہے۔ اگر کوئی باور نہ کرے۔ تو میں اسکو دکھا سکتا ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اپنے خوبصورت خدا تک پہنچنے کی صرف دو راہیں ہیں "راہ محبت" اور "راہ وطن"۔ پہلا راستہ خوبصورت اور خوشگوار ہے دوسرا راستہ بظاہر کم دلچسپ [illegible] راحت کا حامل ہے۔ مشکلات، تکلیفیں، رکاوٹیں، مصیبتیں اور پابندیاں دونوں میں ہیں۔ [illegible] دونوں راہوں کے سوا [illegible] چھوٹی ہیں۔ جنہیں اختیار کر کے کوئی بھی اپنی آخری منزل تک [illegible] راہ محبت کے [illegible] ہیں خوبصورت اور خوشگوار [illegible] سب سے زیادہ خوبصورت [illegible] میں آسانی سے پہنچ سکوں۔

میرے ہم عصر! میرے ساتھ [illegible] والے!! اور میرے رفیق!!! مجھے نہ صرف [illegible] بلکہ گمراہ کہتے ہیں۔ میں ان کی حقیقت کو نہ سمجھنے والی [illegible] پر مسکرا دیتا ہوں۔ اسلئے کہ انہوں نے حسین دل [illegible] اسلئے کہ وہ لطیف احساسات، اور نازک و خوبصورت جذبات سے عاری ہیں [illegible] معدول ہی نہیں۔ جنہیں حسینوں کے [illegible] سمجھنے والی خواہش ہو۔ ایک [illegible] لیکر دنیا میں آئے ہیں۔ جنہیں سوائے زیادتی [illegible] اور کچھ رکھا ہی نہیں۔ علاوہ اس حال کی کیفیت کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جنہیں خدا کی حسین ترین مخلوقات دیکھتی ہے۔ میں سوچتا ہوں۔ کہ ان کو اپنے نہ گمراہ ہونے کا کیسے یقین دلاؤں۔ جبکہ ان میں اور مجھ میں اتنا فرق ہے۔ کہ انہیں ان کے خراب خانوں سے خراب ہی گمراہی کے [illegible] ہو جاتے ہیں۔ اور میں حسینوں کے در [illegible] ہوئے [illegible] ہو کر مدہوش ہو جاتا ہوں۔ میں کیا کہوں [illegible] رخصتوں کی جھلکی ہوئی [illegible] مجھے کہاں سے کہاں لے جاتی ہیں۔ میں کیسے بتاؤں کہ کسی حسین صورت کا [illegible] میری [illegible] کو برق کی صورت [illegible] کر دیتا ہے [illegible] سکتے ہیں کہ حسینوں کی [illegible] ان کے بے پرواہ [illegible] قدم۔ ان کی خوش خرامیاں۔ ان کے بے نیاز قہقہے۔ ان کی روح پرور تبسم۔ ان کی موسیقی میں ڈوبی ہوئی ترنم ریز شیریں گفتار [illegible] میرے لئے پیغام بقا ہیں۔ اسلئے اگر میں [illegible] پیاری پیاری اور بھولی بھالی صورتوں کو دیکھنا چھوڑ دوں تو میرا دل ویران ہو جائیگا۔ خدا تک پہنچنے کی آخری خواہش بجھ جائیگی۔ مجھے بعد میں زندہ نہیں رہ سکونگا۔ میں مر جاؤنگا۔ اور یقیناً مر جاؤنگا۔ اور خدا تک پہنچے ہوئے بغیر راہ ہی میں رہ جاؤنگا۔ جو لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں۔ میں ان پر ہنس دیتا ہوں۔ اور جو مجھے برا کہتے ہیں۔ میں ان کو اچھا کہتا ہوں۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود وہ مجھے تنگ کرتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو اپنے سے خوبصورت خدا کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ وہ مجھے دونوں جہانوں کے بنانے والے حسین ترین تک پہنچنے دیں۔ اور اگر میری ان باتوں کو گمراہی کہنے پر مصر ہیں۔ تو میں آج پہلی دفعہ اعتراف کرتا ہوں۔ مجھے ایسے کروڑ فطرت انسانوں کے زہد و عبادت کی مطلق پرواہ نہیں۔

خلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند
آرے آرے میکنم با خلق عالم کار نیست

آپ کا مستقبل

ایک پوسٹ کارڈ پر اپنا مکمل نام و پتہ ٹھیک وقت تحریر لکھ کر ہماری اف بھیجئے۔ ہم صرف ایک روپیہ چار آنے میں وی پی کے ذریعہ آپ کا آئیندہ [illegible] ماہ کا نفع نقصان۔ تجارت میں کامیابی و ناکامی ملازمت میں ترقی و تنزل۔ شادی و غم معاملات میں عشق و محبت اور بعض دوسرے حالات [illegible] آئندہ سال میں آپ کے [illegible] حالات بھیج دیں گے۔

[illegible] آزمائش ہمارے علم اور پیشین گوئیوں کی صداقت آپ کو قائل کرا دیگی۔

نوٹ [illegible] انعام اس شخص کو [illegible] جو [illegible] دعوے کو غلط ثابت کرنے کی جرات کریگا۔

چارم ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲ لاہور

Yousaf Aziz Magsi Chair

ماخوذات

بدنصیب بلوچستان

ہم آہ بھی کرتے ہیں۔ تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں۔ تو چرچا نہیں ہوتا

تقریباً ڈیڑھ سو سال سے سرکار انگلشیہ کی حکومت ہندوستان میں ہے [illegible] انگریزوں کے آنے سے ہندوستان میں تعلیم۔ تہذیب۔ اور [illegible] بہت بڑھ گیا ہے۔ مگر ہم [illegible] کو قبول کرنے کیلئے مجبور ہیں۔ کیونکہ واقعات سے انکار کرنا [illegible] ہے کہ آج نئی تہذیب کے کرشمے ہندوستان میں نظر آ رہے ہیں [illegible] ہاکی، کرکٹ، اور فٹ بال کھیلنا [illegible] سب سے پہلے چائے پینا۔ کالج میں پڑھنا [illegible] اور سادگی میں [illegible] گھنٹے پر [illegible] حاصل کرنا [illegible] نظریں موڑ لینا جیسے کسی کی [illegible] تھے۔ اس تہذیب کی بے شمار برکتوں میں سے چند ایک ہیں۔ البتہ ہندوستان میں کچھ آزاد خیالوں کے دماغوں میں وطن کے آزاد کرنے کا جذبہ ضرور موجود ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آزادیٔ وطن کا جو صادق جذبہ ہندوستان نے [illegible] حاصل کیا ہے کیونکہ جو لوگ [illegible] اور [illegible] پیدا ہوئے ہیں انہی کالجوں نے علی برادران، مہاتما گاندھی جیسی ہستیاں بھی پیدا کی ہیں۔

لیکن جب ہم اس دیانتدارانہ حکومت عملی پر نظر کرتے ہیں۔ جو اس وقت بدنصیب بلوچستان میں موجود ہے۔ تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ ہماری سمجھ میں مطلق نہیں آتا کہ آخر یہاں کے باشندوں کو کیوں [illegible] سرداروں کے رحم پر چھوڑا جاتا ہے؟ نہ وہاں لوکل بورڈ ہیں۔ نہ میونسپلٹیاں اور تو اور وہاں پر امن طریق پر جائز حقوق مانگنا بھی جرم ہے۔

جس صورت میں بلوچستان کی اصلاحات کا تمام ملک متفقہ طور پر مطالبہ کر چکا ہے۔ تو پھر آخر کیوں اس بدنصیب ملک کو اس سے محروم کیا ہوا ہے۔ وہاں کے رہنے والے بھی تو انسان ہیں۔ آخر انہوں نے وہ کون سا گناہ کیا ہے جو ان بیچاروں کو ہندوستان کے دوسرے صوبے کی سی اصلاحات بھی نہ دی جائیں۔

آج انگریزوں کی حکومت دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور ان کو ہندوستان پر بھی حکومت کرتے ہوئے مدت ہو چکی ہے۔ لہٰذا اب [illegible] سرحد جیسے خوفناک صوبے کو اصلاحات دے دیں۔ تو بدنصیب بلوچستان نے کیا گناہ کیا ہے؟ کیا حکومت وقت کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ بلوچستان کو بھی اس قابل بننے دے۔ تاکہ وہ بھی اصلاحات سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

لیکن وہاں اصلاحات تو درکنار ایک طرف ان کا مانگنا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ رفقائے محترم میر عبدالعزیز خان کرد۔ اور خان عبدالصمد خان اچکزئی اسی جرم کی پاداش میں جیل کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔

ہم حکومت برطانیہ کے خیرخواہ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ راعی و رعایا کے باہمی تعلقات اچھی طرح رہیں۔ اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ بلوچستان میں رہنے والوں کے جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے اس صوبے کو بھی جلد از جلد اصلاحات دی جائیں۔ ہمیں پوری امید ہے کہ اصلاحات دیئے جانے کے بعد وہاں کے باشندوں پر حکومت برطانیہ کا اور زیادہ اچھا اثر پڑیگا۔ یہ ایک دوستانہ مشورہ ہے۔ جو ہم حکومت کے بہی خواہ کو دے سکتے ہیں۔

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

(اخبار رہنما بلوچ نواب شاہ سندھ)

پیرس ڈرگس سٹور

کمالا پلز — دنیا کا عجوبہ دور حاضرہ کے عین مطابق زندگی کی مسرت کی حقیقی ایک گولی کا استعمال قوت حافظہ کے لئے اعجاز کا حکم رکھتا ہے ایک دفعہ کا تجربہ آپ کو مطمئن کر دیگا۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔

رتن پلز — [illegible] قیمت فی شیشی تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ایرو پلز — تمام پوشیدہ امراض کا تیر بہدف علاج [illegible] ضعف دماغ [illegible]

نوٹ: [illegible] جھوٹا ثابت کرنے والے کو پانچ ہزار روپے [illegible]

پیرس ڈرگس سٹور پوسٹ بکس 128 لاہور

بالکل نیا — بہترین فلم — کراچی میں پہلی مرتبہ

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کی محنتوں، کوششوں اور کامیابی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے

اوقات: ... جمعہ، سنیچر، اتوار [illegible] ... روزانہ کھیل

چنڈی داس

اردو زبان میں

نیو تھیٹرس نے اس فلم کو ناظرین کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible] اردو زبان میں تیار کیا ہے [illegible] سہگل۔ ادا۔ نواب۔ پہاڑی [illegible] صدیقی۔ انصاری [illegible] کی نمائش۔

جمعہ تاریخ ۸ جون سے امپیریل سینما بندر روڈ کراچی

نوٹ: اس فلم کے ساتھ نیو تھیٹرس کلکتہ کے [illegible] ہندوستان میں [illegible] کراچی میں پہلی مرتبہ [illegible]

چاندنی کی رات دکھایا جائیگا [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کی تازہ خبریں

ضلع لورالائی کے فصلات کی دانہ بندی

لورالائی - اس ضلع کی فصلات گندم پک کر تیار ہو گئی ہیں - افسران [illegible] دانہ بندی کر رہے ہیں - امید ہے کہ دانہ بندی کا خاتمہ ہوتے ہی [illegible] جا سکیگی -

(نامہ نگار)

مصنف کے [illegible] ایک ملکی چپڑاسی عذاب میں

سبی - حال ہی میں ایک ملکی مسلمان چپڑاسی [illegible] میں [illegible] مصنف صاحب [illegible] اپنی ذاتی خدمت [illegible] [illegible]

سنٹرل جیل مچھ کے حکام کی [illegible]

مچھ - مچھ سنٹرل جیل [illegible] تعلق ہے - [illegible] خان عبدالصمد خان اچکزئی اور [illegible] عبدالعزیز خان کرد کے ساتھ اچھا سلوک کر رہے ہیں - ان کو کتابیں مطالعہ کیلئے دیتے ہیں [illegible] اور خوراک بھی [illegible] دیتے ہیں -

(نامہ نگار)

موضع مجگ کے بچے بازوں کا انجام

سبی - موضع مجگ کے بچے بازوں نے ایک نوجوان کو عرصہ ہوا [illegible] قتل کر دیا تھا - خان بہادر [illegible] خان صاحب ای - اے - سی سبی [illegible] کی کوششوں سے سراغ مل گیا ہے - ملزمان جیل میں ہیں - اور مقدمہ جرگہ کے سپرد کیا گیا ہے -

(نامہ نگار)

سردار اجن سنگھ دفتر وزارت قلات کے تھکنڈے

کوئٹہ - سردار اجن سنگھ دفتر وزارت قلات میں [illegible] اور [illegible] آپ کے ذمے ہے - [illegible]

[illegible] ملازمت دینے کے حق میں ہیں - مگر موقعہ پر سردار صاحب [illegible] کے لئے خواہشمند نہیں - ہندو اور سکھوں کو دلوا دیتے ہیں -

(نامہ نگار)

سبی میونسپلٹی کی ملازمت کیلئے ملکی امیدوار

سبی - سبی میونسپلٹی کی تمام ملازمتیں غیر ملکیوں کے قبضے میں ہیں - حال ہی میں چار تعلیم یافتہ ملکی نوجوان نے اپنے حقوق کی محافظت کے لئے درخواست دی ہے - [illegible] جواب نہیں ملا -

(نامہ نگار، پنجگور)

حمید زئی قبیلہ کے آدمیوں نے ماش اور اسکے بھائیوں سے تین ہزار روپے لوٹ لئے

[illegible] - موضع [illegible] ماش اور اسکے بھائیوں کو حمید زئی قبیلہ کے لوگوں نے [illegible] ان کے ہاتھوں پاؤں باندھ دیئے اور تین ہزار روپے لوٹ کر چلے گئے - [illegible] عبدالغفار خان کے گھر میں [illegible] عبدالغفار خان نے اپنے [illegible] بچانے کیلئے [illegible] تحصیلدار [illegible]

[illegible]

[illegible] عبدالغفار خان پر چالان چل رہا ہے -

(نامہ نگار)

سردار گوہر خان تنگ زئی کے خلاف افسوسناک شکایات

[illegible] - سردار گوہر خان تنگ زئی کے خلاف چند مظلوم [illegible] قلات کے پاس [illegible] آئے ہیں جو صد درجہ [illegible] ہیں -

(نامہ نگار)

عزیزی فاروق عزیز مستونگ میں

مستونگ - [illegible] عبدالعزیز خان کے فرزند ارجمند عزیزی فاروق عزیز [illegible] کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں - [illegible] صاحب کے [illegible] عزیز [illegible] رہے ہیں -

(نامہ نگار)

قبول اسلام

مستونگ - جامع مسجد قاضی عبدالکریم میں دو [illegible] عورتیں [illegible] مسلمان ہو گئیں - [illegible] کر کے گذارہ کی صورت پیدا کی گئی -

(نامہ نگار)

نیابت مستونگ کا تسلی بخش کام

مستونگ - وزیر اعظم صاحب قلات نے پچھلے دنوں نیابت مستونگ کا [illegible] کیا اور کام تسلی بخش پاکر خوشنودی کا اظہار کیا -

(نامہ نگار)

قاضی محمد اسمٰعیل سابق نائب سوراب برطرف کیا گیا

قلات - قاضی محمد اسمٰعیل سابق نائب سوراب کو اسکی بدعنوانیوں کی پاداش میں برطرف کیا گیا ہے - [illegible] قلات کے پاس آیا ہوا ہے -

(نامہ نگار)

ڈاک لاری اور ٹانگے کی ٹکر

[illegible] - آج ڈاک لاری کوئٹہ سے آتے ہوئے راستے میں ایک ٹانگے سے ٹکرا گئی - [illegible] شدید زخمی ہوا اور [illegible] فوت ہو گیا -

(نامہ نگار)

ماسٹر محمد اشرف صاحب اشرف کی برطرفی

[illegible] - ماسٹر محمد اشرف صاحب اشرف اول مدرس [illegible] کو برطرف کیا گیا ہے - [illegible] غیر ملکیوں کی سازش کا نتیجہ [illegible]

(نامہ نگار)

ہیڈ ماسٹر مستونگ اور انسپکٹر مدارس قلات کی [illegible]

مستونگ - آج وزیر اعظم صاحب قلات نے [illegible] مدرس [illegible] عبدالعزیز [illegible] انسپکٹر [illegible]

(نامہ نگار)

Yousaf Aziz Magsi Chair

غیر ممالک کی تازہ خبریں

اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ کا شاندار نتیجہ

اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ۔ صوبہ بلوچستان میں مسلمانوں کی واحد درسگاہ ہے۔ پچھلے سال یہ سکول مڈل سے ہائی ہوا۔ اور امسال انٹرنس کے امتحان میں اس سکول کے ۲۰ طلباء میں سے ۱۷ کامیاب ہوئے۔ جبکہ پچھلے سال نتیجہ ... فیصدی رہا۔ اس کامیابی کا سہرا حافظ قطب الدین صاحب ایم۔ اے ... [illegible] ... ہیڈ ماسٹر صاحب سے تعاون کیا ... انشاء اللہ اس سے بھی اچھا نتیجہ دینگا۔ اس کے علاوہ ورزش کے انتظام ... [illegible] ... دیکھنے میں آتے ہیں ... اور صوبہ بھر میں اعلیٰ ... سکول کے طالب علم ... صاحب کے علاوہ مولوی رحمت اللہ صاحب ... [illegible] ... کے متعلق ہیں ... [illegible] (...)

کنگ ایڈورڈ کا مجسمہ توڑ دیا گیا

لاہور۔ یکم جون۔ کنگ ایڈورڈ کا ... [illegible] ... گوجرانوالہ میں ایک کنگ ایڈورڈ کا مجسمہ ... پر رکھا ہوا تھا۔ اچانک گر کر وہ ... معلوم ہوا ... بیان کئے جاتے ہیں کہ ایک شخص اس مجسمہ کو دیکھ رہا تھا ... مجسمہ زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔ اس کی قیمت ... روپیہ بتائی جاتی ہے ... کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر ... کوئی سیاسی ... نہیں ... کو محض اتفاقیہ ٹوٹ گیا۔

شاہ سیام لندن میں

لنڈن ۳ جون۔ سیام کے بادشاہ۔ آج کل یورپ کی سیاحت فرما رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے انگلستان میں آنے کا مقصد سیاحت ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی کوئی اور مقصد معلوم ہوتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ جاپان کے خلاف انگریزوں سے مدد مانگ رہا ہے۔ کیونکہ جاپان سیام پر حملہ کرنے والا ہے۔ ... ان خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے شاہ سیام انگریزوں سے امداد کا طالب ہوا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ وہ اس ... انگریزوں کو ... دینے کے لئے تیار ہے۔

وزیر ہند پر دعوے

امرتسر۔ ۳ جون۔ ... [illegible] ... مقدمہ ... وزیر ہند پر ...

ترجمہ ۲۲ مسٹر عبدالعزیز سیشن جج کی عدالت میں پیش ہوا۔ سرکاری وکیل نے بیان کیا کہ مدعی کو سرکار نے ... مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں پیش کیا تھا ... سرکار نے انکار کر دیا تھا۔ اس پر فاضل جج نے دعوے پر قانونی طور پر ثابت کرنے کے لئے تنقیح پیش کی کہ کیا وزیر ہند پر دعویٰ ہو سکتا ہے۔ قانونی بحث کے لئے ... جون مقرر ہوئی (پ)

۲۱ سال کے اندر اندر گورنمنٹ کو دھوکا دیکر کروڑوں روپے اڑا لئے گئے

پشاور کی ایک تجارتی فرم کی چالاکی افغانستان کو ریشمی مال بھیجنے کا ڈھونگ

پشاور ۲ جون ایک فرم ۱۹۲۲ء سے اب تک باقاعدہ طور پر نہایت چالاکی کے ساتھ گورنمنٹ کو دھوکا دے کر ہزاروں روپے حاصل کر رہا ہے۔ لیکن اب بالکل اتفاقیہ طور پر اس کا بھید کھل گیا ہے۔ اسوقت تک یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی غیر ملکی مال ہندوستان میں داخل ہوتا تھا۔ اسوقت پر محصول وصول کر لیا جاتا تھا۔ اور جب وہ ہندوستان کی حدود سے باہر افغانستان کو جاتا تھا۔ تو وہ محصول واپس کر دیا جاتا ہے۔ یہ فرم جاپان سے ریشمی کپڑے منگواتی تھی۔ کراچی میں اس پر محصول چونگی ادا کرتی تھی۔ اور پھر اپنی سرحد کے ... کے سامنے پیش کرتی تھی۔ اور وہاں سے اس بات کا سرٹیفکیٹ لیکر کہ وہ مال ... سے باہر جا رہا ہے۔ ادا شدہ محصول چونگی واپس لے لیتی تھی۔ لیکن اب کی دفعہ پولیس کو شک ہوا ... نے ان گٹھڑیوں کو جو اس فرم نے سرحدی انگریز افسر کے سامنے پیش کیں ... معلوم ہوا کہ ... ریشمی کپڑے نہیں۔ بلکہ خالص سوتا کپڑا بھرا ہوا ہے۔ مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۲۱ سال سے یہ دھوکا کیا جا رہا ہے۔ اور اس اثناء میں گورنمنٹ سے کئی لاکھ روپے ٹھگے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر ... علی انسپکٹر ... پولیس اس کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ فرم کے ... ڈائریکٹروں کو ۱۰-۱۰ ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

ایران اور عراق میں معاہدہ کی گفت و شنید

استنبول۔ عراق اور ایران کے درمیان معاہدہ ... کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ عراق اور ایرانی حکومتوں نے سرحدی ... ۹) کر ... خطوط کا کام انجام دیا ہے۔ سرحدی مقام ... تجارتی خطوط کا کام انجام پاتا ہے۔ ... اس سلسلہ کی پہلی کارروائی ہے۔

ترکی اور اٹلی میں کشیدگی

استنبول۔ انقرہ کے سیاسی حلقے ... کو جو انہوں نے

ملک معظم کے جشن دن پر بلوچستان کیلئے خطابات

خان بہادر:- خان صاحب سردار سمندر خان بارو زئی سبی بلوچستان۔

خانصاحب:- خان غلام حیدر خان ای۔ اے۔ سی بلوچستان۔ سردار میر دودا خان مری۔ ملک عیسیٰ خان ضلع کوئٹہ پشین۔ حاجی نور خان۔

بمبئی میں سرمایہ و محنت کی جنگ

مصالحت کی کوششیں

بمبئی ۳ جون۔ ... ہڑتال کے کاروبار میں جو انقباض پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے ... کی خوشحالی پر کافی برا اثر پڑا ہے۔ اس سلسلے میں معلوم ہوا ہے کہ مزدوروں اور سرمایہ داروں کا تصفیہ کرا دینے کی دو غیر سرکاری کوششیں جاری ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ... ایوان تجارت ہند کی ایک چھوٹی سب کمیٹی نے ... کمیٹی کے چند نمائندوں سے ملاقات کی اور ان سے مزدوروں اور کارخانہ داروں کے مابین جلد مصالحت ہو جانے کے انتظامات پر بحث و تمحیص کی۔ اگرچہ کوئی نتیجہ نہیں ہوا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ مباحثہ میں جانبین فراخدلی کا اظہار کیا گیا۔ اور کمیٹی کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ مزدور لیڈروں نے نقطہ نظر پیش کیا ہے وہ نہایت معقول تھا۔ مزید مباحثہ غالباً جاری رہیگا۔ اسی دوران میں ایوان تجارت کی سب کمیٹی ... کے نمائندوں سے ... ملاقات کر کے گفتگو کرے گی تاکہ جلد تصفیہ ہو سکے۔ اور موجودہ صورت حال کا خاتمہ ہو جائے۔

دوسری ... ہے کہ بمبئی کارپوریشن کے شیرف شہر کے بڑے بڑے تاجروں ... تصفیہ ... کوشش کریں گے۔

آج ... کمیٹی ... کی جو میٹنگ ہوئی جس میں ختم ہوا ... کمیٹی پہلے ... قرار ... کے مزدور لیڈروں کو ... کمیٹی میں ... ہو سکا ... اس قرار داد ... کرنے کے طور پر سخت اختلاف ہوا۔ اور کوئی ... نہ ہو سکا۔ ... والوں کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ... میں شریک کرنے کے متعلق ... تک ... موجودہ ...

مقامی فلمکدہ

موتی محل ٹاکیز

امین ۳۱ ء

گذشتہ سے ایک ڈرامہ "گن مسینڈ سریجی" چل رہا ہے دس دن متواتر اس ڈرامہ کو چلتے دیکھکر ہم نے بھی گذشتہ رات جاکر اسے دیکھا - ڈرامہ کی ابتدا [illegible] خوبصورتی سے کیگئی انگریزی فلموں کی مانند تمام کام کرنے والے [illegible] کی ایک ایک کرکے تصویریں دکھائی گئیں ڈرامہ [illegible] کرتی اور خراب ہوکر کوڑی کوڑی کو محتاج ہو [illegible] اور بیوی کی انتہائی پرہیزگاری اور وفاداری دکھانا پبلک کیلئے بہت کوئی اخلاقی تعلیم [illegible] ہے - لیکن افسوس اتنا چھوٹا کھیل کیکر ڈائریکٹر صاحب نے [illegible] ڈرامہ میں پبلک کے لئے دلچسپی و حظ و لطف [illegible] کیلئے مکمل کیا گیا پبلک کی ضیافت طبع کیلئے ایک قابل جامع [illegible] ایک ترنم موسیقی کی کمی ایک دل ویز گانا نہیں تھا - [illegible] سنگیت ڈگومر بجانے میں بھی کوئی نکلا [illegible] کر دکھایا ہے - بیوی بہت پڑھ کر یہ لطفی یہ کہ ڈرامہ میں بھی ریتی تکلیف بھری شروع سے لیکر اخیر تک کہیں بھی چند دلآویز اور دل گداز ہے والی دلچسپی نہ دو رکنار ایک بڑے نام کی [illegible] ہے حالانکہ رقاصہ ڈرامہ کے چارٹ کا ایک اہم جزو سمجھی جاتی ہے اور پھر رقاصہ کو اپنی محفل میں گرم رقص و سرود میں رکھایا جاتا ہے لیکن کسی قسم کا رقص اور اسکے ساز و سرود کی گرمی اگر یہاں ہوتے تو کھیل دیکھنے میں کچھ بھی خالی اور بے ذوق نہیں اور کچھ نہیں دیکھی - علاوہ ازیں ڈرامہ کے بعض مقامات میں فحش خالی ہے مثلاً گن سندری جیسی ذلت پست دھرم کی بجاری جیا اشرم کی تبلی اور پھر شکی کی حالت میں دھرم اور حیا کے خلاف اپنے ہونے والے شوہر سے ملاقات کرنا اور اس کا شوہر جاکر جواب دینا بہت اچھا نہیں تھا شوہر و بیوی نہیں انتہائی محبت کرتے ہیں لیکن اگر اپنی بیوی پر شوہر کو بیوی سے جدا ہو کر دکھایا اسطرح کہ بیٹے بیٹھے گھر میں اگر اپنی ایک حالت بھی کوئی [illegible] شروع میں اسی قسم کا کوئی خاص واقعہ دکھایا جاتا - اور بعد میں اس کی تصویر دکھائی جاتی ہے - یہ ایسی معمولی غلطیاں ہیں کہ تماشہ بینوں کی اکثریت عوام ہی ہوتی ہے - اور کم سمجھ سکتے ہیں اور دل برداشتہ ہوتے ہیں - ڈرامہ عجیب ہے اور گلشن نگاروں کی نسبتی سینیریاں بہتر پیروں سے زیادہ کام لیا گیا ہے - ڈرامہ کو دکھلانے میں سنیما والوں نے عجلت نہیں کی اور تمام سے تمام ڈرامہ دکھلایا گیا جو قابل تعریف ہے -

لیاری پر میونسپلٹی کی ستم ظریفیان

(ایک بلوچ مزدور کی قلم سے)

شہر میں میونسپلٹی لیاری پر پیسہ پانی کیطرح بہاتی ہے - صاف ستھری سڑکیں ہیں روشنی کا اعلیٰ انتظام ہے - جابجا پیشاب خانے ولایتی نمونے پر بنے ہوئے ہیں پبلک کیلئے سیرگاہوں اور کسرت گاہوں کا کافی سے زیادہ انتظام ہے - مرد عورتیں بچے غرض ہر ایک کیلئے آرام کا ہر جگہ اور ہر لحاظ سے خیال رکھا گیا ہے - تعلیم گاہوں سے تو شہر پٹا پڑا ہے - عالی شان عمارتیں بنواکر پبلک کو دیجاتی ہیں - ہر قسم کے امراض کے لئے مخلوط اور علیحدہ مردوں عورتوں کے ہسپتال بنے ہوئے ہیں - ان تمام قسم کی سہولیتوں کے بہم پہنچانے کے بعد بھی میونسپلٹی شہر سے ہاؤس ٹیکس لیتی ہے - یا شاپ ٹیکس ————— لیکن اسکے برعکس لیاری کو اگر دیکھیں تو وہاں ولایتی پیشاب خانوں کی کیا بات ؟

تمام لیاری میں ایک پیشاب خانہ بھی نہیں - پاخانوں کا انتظام بھی بہت خراب ہے - پاخانوں کی ایک تو تعداد کم ہے - اور پھر نہایت شکستہ اور ٹوٹی پھوٹی حالت میں ہیں - صفائی تو بجائے خود گندگی یہانتک بڑھی ہوئی ہے کہ سڑک پر سے گذرنا بھی محال ہے - جابجا کوڑا کرکٹ نجاست گلی سڑی چیزیں ڈھیر کا ڈھیر پڑا رہتا ہے - تمام لیاری میں دو چار سڑکیں ہیں اور وہ بھی برائے نام ہیں - روشنی کا تو اول انتظام ہے ہی نہیں اگر بعض مقدر اصحاب نے اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے کام لیکر میونسپلٹی سے اپنے گھروں کے سامنے روشنی کا انتظام کرایا ہے تو وہ بھی دقیانوسی طریق پر یعنی ایک موٹا سا ڈنڈا گاڑا اور اسکے سر پر ایک چوکور شیشے کی قندیل سی لگا دی گئی کا سلیٹ ڈالکر روشن کردیں - ہوا چلی نہیں بارش ہوئی نہیں اور بتیاں خاموش ہوئی نہیں - تمام رات تو کوئی بتی جلنے پاتی نہیں کہیں چاند نکل آیا تو بتی گل کردی جاتی ہیں - لیاری کی پچاس ساٹھ ہزار کی آبادی کیلئے ایک سیرگاہ یا ایک کسرت گاہ برائے نام بھی نہیں - بڑی مشکلوں کے بعد چند مدرسے کھولے گئے ہیں - تو وہ بھی ویران اور عجب منحوس عمارتوں میں ہیں - ان میں انگریزی اور غیر ملکی مدرس ہیں جو تعلیم کا شوق نہ پبلک میں پیدا کرسکتے ہیں اور نہ بچوں کے لئے تعلیم دلچسپ بناسکتے ہیں [illegible] لیاری کو اس حالت میں جاکر ہر شخص دیکھ سکتا ہے - باوجود ان تمام باتوں کے پھر بھی لیاری والوں سے ہاؤس ٹیکس علیحدہ اور شاپ ٹیکس علیحدہ لیا جاتا ہے - [illegible] غضب خدا کا ڈکیا جائے تو کیا کیا جائے -

ہم کہاں کے دانا تھے کس ہنر میں یکتا تھے - بے سبب ہوا دشمن غالب آسمان اپنا مگر ہم جو چاول نہ تھی کا کریگا ڈالے کہ ہر قسم کی مصیبتیں دکھ [illegible] غضب اور ستم ٹوٹتے ہیں تو ہم پر جو کیا میونسپلٹی جو پبلک کی ماں سمجھی جاتی ہے بھی ہمارے ختہ حالی پر رحم کریگی ؟ اور اس ہاؤس ٹیکس [illegible] جبر سے ہم مزدوروں کو نجات دلوائیگی ؟

دربار میں سردارزادہ میر حبیب اللہ خان شہوانی کی صریح حق تلفی

سردار محمد خان شہوانی کا افسوسناک انحراف

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

حکیم اکرام اللہ خان کی دوکان پر سردارزادہ میر حبیب اللہ خان شہوانی سے سردار محمد خان شہوانی نے وعدہ کیا کہ میں میر عبدالقادر کے بعد دوسری کرسی کا دربار میں ضرور دلا دیگا - کیونکہ پولیٹیکل ایجنٹ قلات کے دربار سے سید نیاز علی شاہ نے بھی سردار صاحب سے کہدیا تھا کہ سردارزادہ میر حبیب اللہ خان دربار میں دوسری کرسی کا حقدار ہے - لیکن جب دربار کا موقعہ آیا تو اسوقت سردار صاحب نے نہایت طوطاچشمی سے کام لیا - وعدہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے پولیٹیکل ایجنٹ کی بات کو بھی خیال نہ رکھا - اور سردارزادہ میر حبیب اللہ خان کو تیسری کرسی دلا - سردارزادہ صاحب نے نہایت شرافت و متانت سے کام لیا - اور اس صریح حق تلفی پر احتجاج نہیں کیا -

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا ؟

وہ بھی سردار صاحب - اور یہ بھی سردارزادہ صاحب - بھلا ایسے سرداروں سے قوم کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے جن کے نزدیک حق، انصاف، وعدہ کوئی چیز نہیں - کیا ہم امید رکھیں کہ پولیٹیکل ایجنٹ انہیں دخل دیکر کچھ کریں گے ؟

کراچی میونسپلٹی کا آیندہ انتخاب اور لیاری کوارٹر

آج کل عوام کی توجہ اس طرف لگی ہوئی ہے کہ الیکشن (انتخاب) کے دن قریب آگئے ہیں۔ لیاری کو اب کے ۹ سیٹ (نشستیں) ملی ہوئی ہیں اس امید میں لیاری میں سے سب لوگ جاہل، تعلیم یافتہ، ادنیٰ و اعلیٰ کھڑے ہو رہے ہیں۔

اس سے پیشتر کہ ہم لیاری والوں کے سامنے کچھ کہیں، لیاری کی اکثریت ہماری اپنی مظلوم قوم بلوچ ہے اس موقعہ کھڑوں اور کھوٹوں کی نسبت کچھ کہیں۔ اور بتلائیں کہ کون کون قوم کی بہی خواہی کی نیت سے کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور کس کس کو اپنی ذات کی بڑھائی مطلوب ہے ہم سب سے اول میونسپلٹی کی کونسلری پر ایک نظر ڈالیں گے۔

شہر کیلئے روشنی، صفائی، صحت، اسپیر (تعفن)، پانی کا انتظام، مدارس و شفاخانے وغیرہ وغیرہ ایسے لوازمات زندگی انسان کے اساس ہیں جو طریق بہم پہنچانے کیلئے ایک چھوٹی سی جماعت مقرر کی جاتی ہے۔ جو پبلک کا ووٹ دینے کی دیگر اشخاص ممبر بھیجتی ہے۔ یہ اس شہر کی جماعت ہوتی ہے۔ اور اس شہر پبلک کو ہر طرح کی سہولت پہنچانا اس جماعت کا فرض ہوتا ہے۔ اس بڑی انتظام کا نام میونسپلٹی ہے۔ اور اس جماعت کے ہر ممبر کو کونسلر کہا جاتا ہے۔ یہ کونسلری ایک بہت ذمہ دار پوزیشن ہے۔ اس پوزیشن پر اس شخص کو آنا چاہیے۔ جو اسے نبھا سکے جو ایک زندہ دل ہو اور کام بھی جو اور احساس ہو اسکے ساتھ اسکی خواہش یہ ہو کہ مدنظر محض قوم کی بہتری ہو نہ اپنی ذات کی بڑھائی۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَىٰ بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّي هٰذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ (الخمسة الا الترمذی)

(ترجمہ) ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچیرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ جو علاقے اللہ نے آپ کے سپرد کیے ہیں ان میں سے کسی پر ہمیں حاکم مقرر فرما دیں اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ فرمایا واللہ یہ کام ہم اس شخص کو نہیں دیتے جو اسکے واسطے درخواست کرے یا حرص رکھے۔

اب لیاری کے تمام مسلمان اپنے پیشوائے اعظم ہادی دین رسول اکرم کی حدیث کو غور سے پڑھیں اور اس کے تحت ان تمام امیدواروں کو دیکھیں جو کونسلری کیلئے کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور کھڑے ہونگے۔ ہم اپنے خیالات کا اظہار اگلی اشاعت میں کرینگے۔

(ادارہ)

اسمبلی کے آئندہ انتخابات!

کانگریس ہول ناقرائی واپس لے چکی ہے اور کونسلوں میں داخلے کے حق میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ کانگریس کو کئی تجربے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ جب تک کونسلوں اور اسمبلی میں ملک کے آزاد خیال اور وطن پرست لوگ داخل نہ ہونگے۔ اس وقت تک ملک و قوم کی صحیح خدمت انجام نہ دی جا سکیگی۔

پچھلے سالوں کے تجربات ہمارے سامنے ہیں۔ اسمبلی کے ممبروں نے جنہیں ملک و قوم کے فائدے کیا جاتا ہے۔ جو جو کام ملک و قوم کی بہتری کے لئے گئے ہیں۔ وہ کسی سے چھپے ہوئے نہیں۔ مگر اب ملک کا گروہ نے آزاد خیال اور ملک و قوم پرست طبقے کو کونسلوں اور اسمبلی میں جانے کی اجازت دے دی ہے۔ تو صرف ہم وطنوں کے لئے اسمبلی کے آئندہ انتخاب میں کامیابی ذرہ مشکل دکھائی دیتی ہے۔ سامنے کیلئے مسلمانان سندھ کے نمائندوں میں سے شیخ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کا نام نامی اور اسم گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جنہوں نے بلاشبہ سندھ کے مسلمانوں کی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس سلسلے میں رئیس علی محمد خان مری زمیندار پیرانی نواب شاہ کے بے لوث خدمات کو نظر انداز کرنا بے انصافی ہوگی۔ جنہوں نے نمائندہ ہوتے ہوئے بھی اپنے پاک مذہب اپنی نادار قوم اور اپنے نادار صوبہ کے لئے وہ وہ کام کئے ہیں۔ جن سے اہالیان سندھ کبھی بھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

رئیس صاحب کی انہی بے غرضانہ خدمات کے پیش نظر مسلمانان سندھ کے بہی خواہ ہوں نے ان کو اسمبلی کے لئے کھڑا ہونے کے لئے مجبور کیا ہے چنانچہ ان کی طرف سے اس قسم کا ایک اعلان بھی پچھلے دنوں اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ رئیس صاحب نے خدمت وطن کی راہ میں جو جو قربانیاں کی ہیں اور جنہیں اٹھائی ہیں ان سے کوئی بھی سندھی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔

اگر مسلمانان سندھ آئندہ کے لئے اپنی بہبود چاہتے ہیں تو ان کو ایسے مجاہدوں [illegible] کو اپنا نمائندہ بنانا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو مطابق [illegible] سندھ کے مسلمان اپنے غیر مسلمان بھائیوں سے پیچھے ہیں۔ [illegible] رہ جائینگے۔ اس لئے ہم اپنے سندھ کے مسلمان بھائیوں کو [illegible] رئیس صاحب کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اور ان کے حق میں اپنے قیمتی ووٹ دیکر اپنی آیندہ بہتری کے لئے [illegible] کیونکہ ان کی بہتری تب ہی ہو سکتی ہے [illegible] بہترین خدمت کرنے والے ہوں۔ اس لئے [illegible] خیال ہے جو محبت مذہب اور درد قوم سے ہر وقت لبریز رہتا ہے۔

نامہ نگاروں کی ضرورت

ہمیں کوئٹہ۔ سیبی۔ لورالائی، فورٹ سنڈیمن۔ چمن۔ پشین۔ گلستان۔ قلعہ عبداللہ۔ سنجاوی۔ قلعہ سیف اللہ۔ بارکھان۔ ہندو باغ۔ موسیٰ خیل۔ ہرنائی۔ بوستان۔ کوہلو۔ مچھ۔ کولپور۔ مستونگ۔ نوشکی۔ ڈالبندین۔ بھٹ پٹ۔ قلات۔ خضدار۔ زہری۔ مشکے۔ گاجان۔ جھل۔ ڈھاڈر۔ بھاگ۔ لہڑی۔ تربت۔ پنجگور۔ گوادر۔ پسنی۔ کاہان۔ ڈیرہ بگٹی۔ مٹھڑی۔ گنداواہ۔ اور حاجی کے لئے ایسے با اعتبار ملکی نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ ہمیں جو مقامی اور گرد و نواح کے ہر قسم کے مصدقہ حالات سے ہفتہ وار مطلع کیا کریں۔ جنکو ہم اخبار بلا قیمت بھیجا کرینگے۔ خواہشمند اصحاب ہم سے خط و کتابت کریں۔

(مینیجر)

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کے قائد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی کا بیان عدالت میں

حقائق و البصائر کی منہ بولتی تصویر

گذشتہ سے پیوستہ

بلا[illegible] گناہ

اسلئے میرے نزدیک محبت نفرت - اور فریب رہی - جسمیں ہر قسم کی [illegible] ہیں - جو بڑے گناہ ہیں - مجھے عدالت [illegible] کو بھی بڑے گناہ خیال کرتا ہوں - لیکن دوسرے [illegible] بعض حالات میں اسے صرف جائز نہیں بلکہ ضروری سمجھتا ہوں [illegible] کے بدلے ایک مچھر تک کو آزار دینا گناہ خیال کرتا ہوں [illegible] حکومت اس کے قائم کردہ حدود انسانیت کے قیام کے لئے [illegible] مذہب کے خلاف ہے - میں تمام جانداروں کے قتل کو بھی اگر ضرورت [illegible] نہیں خیال کرتا - مجھے امید ہے - اور میں خدا سے توفیق چاہتا ہوں - ہر وقت آنے پر اپنا عزیز سے عزیز متاع اور [illegible] اپنا بھائی اسد اللہ اور بچہ [illegible] تک کو اس کے محور پر قربان کر دونگا - شاید میں ایسا نہ کروں - مگر چونکہ میں مسلمان ہوں - اور ایک مسلمان کے متعلق اللہ نے پہلے ہی سے فیصلہ سنا دیا ہے - کہ وہ اور اسکا مال اللہ کی رضا کے عوض فروخت ہو چکے ہیں - اسلئے میرے نسبت یہ کہنا کہ میں نے اس حکومت سے نفرت پھیلانے کی کوشش کی ہے - صریح بہتان ہے میں آجتک اس حکومت سے نفرت نہیں کرتا - بلکہ میں اسکی بعض معمولی تبدیلیوں پر بھی اسکا مشکور ہونگا - میں نے اپنے مقاصد [illegible] کے حصول کے واسطے [illegible] کے متعلق مسٹر [illegible] پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ سے گفتگو کی - [illegible] مگر اس صاف گو انسان نے مجھ سے صاف کہہ دیا کہ ہندوستان کے عام سوال کے [illegible] حکومت کسی بھی تحریک کو بلوچستان میں جاری رہنے کی اجازت نہیں دے سکتی - جبکہ مقصد فقط آئینی اصلاحات ہیں - بلوچستان کا چپ چاپ اپنی محرومی پر صبر کرنا بھی ناممکن تھا - مسٹر [illegible] نے ایک ملاقات کے دوران میں صاف تسلیم کیا کہ [illegible] اور حکومت کے مقاصد بلحاظ طریق کار میں کوئی تفاوت نہیں - اسوقت میں بھی وہی ہوں - حکومت بھی وہی - اگر کوئی فرق آگیا ہے - تو [illegible] میں - اصلاحات بلوچستان کے وقت کے متعلق حکومت [illegible] خیال ہے کہ آئینی اصلاحات میں بلوچستان کو کچھ عرصہ

پہنچ رہا ہے - جو میرے خیال کے بالکل مخالف ہے - میں اور میری جماعت چاہتی ہے - کہ ہمیں آئینی اصلاحات میں دیگر صوبجات ہند کے مساوی حصہ ملنا چاہئے اس سے یہ مقصد نہیں کہ میں حکومت سے نفرت کرتا ہوں یا نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہا ہوں - یہ میرے [illegible] کہ میں حکومت سے نفرت نہیں کرتا - اور میں نے نفرت پھیلانے کی کوشش نہیں کی - باقی رہا یہ - کہ اگر میں نے [illegible] کی ہو - مگر میری تقاریر [illegible] نے نفرت پھیلائی ہے - اس سے بھی انکار کرتا ہوں کیونکہ مجھے ایک ملک [illegible] کا اثر خوب معلوم ہے - لیکن تقاریر کے متعلق [illegible] دیکھا جائے [illegible] جہاں نفرت پھیلتی ہے - یا پھیلائی جاتی ہے - میں نے [illegible] برباد [illegible] میں - میں نے اس جوش [illegible] مجمع میں پھیل [illegible] جنہیں میری تقریر [illegible] سکول [illegible] میں دیکھا - [illegible] سکولوں کی تعلیم دینی ضرور تھا [illegible] بلوچستان کے ساتھ ہمدردی کا پیدا ہو گئی - جیسے کراچی کے جلسہ کی تجویز سے واضح ہے - اگر [illegible] نفرت پھیلتی - تو حکومت بلوچستان کے برخلاف اظہار نفرت کا [illegible] ہوتا - [illegible] ہمدردی کی تجویز اسلئے مجھے یقین ہے کہ میری تقاریر [illegible] نفرت [illegible] پھیل سکتی ہے - درحقیقت اگر مجھے یقین ہو جائے [illegible] حرکت سے حکومت یا کسی فرد کے خلاف نفرت پھیلنے کا اندیشہ ہی ہے - [illegible] کفارہ کے لئے شاید عمر بھر اس حرکت سے [illegible] طور پر باز آؤں - چاہے وہ تقریر و تحریر ایک [illegible] فرض ہی کیوں نہ ہو -

نفرت کس طرح پھیلتی ہے

درحقیقت حکومت کے خلاف نفرت پھیلتی ہے - وہ کسی کی تقریر کی وجہ سے نہیں - بلکہ وہ حکومتوں کے بعض اعمال کی وجہ سے پھیلتی ہے بالخصوص اسوقت جبکہ حکومت یہ خواہش رکھے کہ [illegible] ہی رہوں - [illegible] ہو جاؤں - [illegible] عمر [illegible] سمجھتے رہیں - اگر حکومت اپنی ملک کی خواہشات کے ساتھ بالکل دیر میں ہی سہی [illegible] کم از کم تبدیلیاں پیدا کر دی جائیں - تو نفرت کی بجائے محبت پھیلیگی - جو تقاریر کی جاتی ہیں - یا جو مضامین لکھے جاتے ہیں - اگرچہ ان میں قوم کو ہی خطاب کیا جاتا ہے - لیکن اکثر [illegible] لکھے جاتے ہیں کہ حکومت [illegible] غور کر کے اپنے اس شعبہ میں تبدیلی پیدا کرے مثلاً میرا وہ مضمون جیل کے متعلق صحیح واقعات درج ہیں - خلاف اس جذبہ کے تحت لکھا گیا ہے - اگر حکومت اپنے اس شعبہ میں تبدیلی پیدا کرتی تو وہ دیکھتی - کہ ساری دنیا بھی اگر عبدالصمد [illegible] تو بھی اسکے خلاف نفرت پیدا نہ کر سکتی لیکن حکومت اسکے خلاف [illegible] مصر ہے کہ جیل خانہ میں بھی یہی حالت [illegible] رہیگی اور لوگ اسے اچھا بھی کہیں - تب نفرت کا پھیلنا ضروری ہے - اسکے علاوہ [illegible] کے محافظ [illegible] بعض اوقات [illegible] سختی کرنے [illegible] نفرت پھیل جایا کرتی ہے - مثلاً کراچی کے جلسہ میں ایک پارسی بھائی نے بلوچستان کی پولیس کے ساتھ اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ مجھے کوئٹہ میں صرف اسواسطے [illegible] ہونے نہیں دیا - کہ میرے کوٹ پر ایسے [illegible] لگے ہوئے تھے جن پر ہندوستان کے قومی جھنڈے کی تصویر تھی - اور مجھ سے مطالبہ کیا گیا - کہ اسے اتار دیں تو آپ شہر جا سکتے ہیں - ورنہ نہیں - ایک اور [illegible] حضرت نے ذکر کیا - کہ مجھے [illegible] میں مسلم [illegible] کے [illegible] پولیس کے ہاتھوں [illegible] مصائب برداشت کرنے پڑے - میرا ایک دوست [illegible] کا باشندہ ہے - اور جسکے والد صاحب [illegible] قرآن بردار تھا - اور نواب شاہ [illegible] ڈسٹرکٹ بورڈ کا صدر تھا [illegible] ۳۲ [illegible] پاس [illegible] کوئٹہ [illegible] تو پولیس [illegible] پولیس سرائے میں [illegible] کوئٹہ [illegible] میں [illegible] یا اس جماعت کا [illegible] اعتراض کرنا [illegible] کے ایک [illegible] کوشش کی ہے - [illegible] نفرت [illegible] حکومت میں [illegible] خرابیاں نہ ہوں [illegible] پر اصرار نہ ہو - تو یہ بات خلاف عقل ہے کہ اسکے خلاف خود بخود کسی کی کوشش [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

سرداری کی تاریخی حیثیت اور موجودہ صورت

(از جناب محمد امین صاحب کوئٹہ)

میں نے اپنے کسی گذشتہ مضمون میں لکھا تھا کہ انفرادی طور پر سرداروں میں "انسانوں" کی کمی نہیں۔ لیکن رونا صرف اس بات کا ہے، کہ سرداری ایک انسٹی ٹیوشن کی حیثیت میں یا مجموعی لحاظ سے ایک نہایت ہی خطرناک مرض کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ جو قوم بلوچ کو بڑی حد تک نیست و نابود کر چکی ہے۔ اور اگر یہ حالت رہی تو شاید بلوچ انسانیت کا ایک معطل عضو ہی رہ جائیگا۔

آیئے۔ ہم اس بیان کی صداقت "تاریخی نقطۂ نگاہ" سے دیکھیں۔ ایک تاریخی واقعہ ہے، یہ مثل زبان زد خلائق ہے میں اس مقولہ کی حیثیت اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور مجھے علم ہے کہ کیسے اس کے اور ضرب المثلوں سے حقیقت کے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ مقولے سراسر جھوٹ ہوا کرتے ہیں۔ لیکن یہ روایت جہاں تک آج کے موضوع کا تعلق ہے۔ ہم "تواریخ" پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہیں۔ اور اصلی بلوچ قوم کی "سرداری" کی جگہ مقرر کرتے ہیں۔

اس میں تو بہت اختلاف ہے کہ انسان کی ابتدائی زندگی کیسے گذری، آیا وہ ابتدا ہی ایک پاک اور مقدس زندگی موجودہ صورت سے بالا تر بسر کرتا یا وحشیانہ ..... ایک دور ایسا آیا جبکہ لوگ مختلف گروہوں یا مجموعوں میں منقسم ہوگئے۔ اور ہر گروہ ایک سرگروہ یا سردار کی سرکردگی میں دوسرے گروہوں کو دشمن سمجھکر اپنی حفاظت یا اپنی طاقت بڑھانے کی خواہش سے زیر اور مطیع کرتے۔ مسلح دنیا کا یہ عجیب غارتگری اور کشت و خون کا ایک عجیب منظر پیش کرتا۔ عجیب منظر اس لیے کہ آج کل کے مہذب کشت و خون سے اسکی پیش رو کی صورت ہی اگر مختلف تھی تو وہ مارنے کا طریقہ تھا۔ اور بس۔

کشت و خون آج بھی ہے۔ اور غارتگری بھی۔ لیکن آج کی غارتگری بہت ضدیار سخت ہوا کرتی۔ یہ سردار اور سرگروہ ہمیشہ اسکی کوشش کرتا کہ قوم اسکی پوری اور مکمل اطاعت کرے۔

اسلیے وہ ایسے کام کرتا جس سے اسکی پہلوانی، طاقت اور مردانگی کا سکہ لوگوں کے دلوں پر جم جائے۔ اسکی بہادری اسے لوگوں میں مرغوب بناتے۔ چونکہ وہ سب سے بہادر ہوتا تھا۔ اس لیے لوگ اسکے ہر حکم کو دیدہ و دل اپنا فرض ہی فرض سمجھتے۔ ایک کمزور اور بزدل کبھی قوم کا سردار نہیں بن سکتا۔ جو کسی جنگ سے بھاگ جاتا یا گھر واپس ہوتا۔ وہ سردار اپنی عورت ہی کے طعنوں سے تنگ آکر اپنے آپکو ختم کر دیتا۔ اس قسم کا سردار قوم سے کسی حیثیت میں "بالاتر" نہیں ہوتا تھا۔

وہ قوم کا ایک ادنیٰ رکن ہوتا۔ ان جیسا کھاتا اور ان جیسا پہنتا۔ اسے معاشرتی زندگی میں کسی قسم کا امتیاز حاصل نہ تھا۔ اسکا امتیاز صرف فرض منصبی تھا۔ جب لڑائی ہوتی تو وہ ایک صدر کی حیثیت میں سارے قبیلہ یا سارے گروہ کے لڑنے کے قابل جوانوں کو بلاتا اور باہمی مشاورت سے لڑائی وغیرہ کا طریقہ مقرر ہوتا۔ دشمن کو شکست ہوتی تو مال غنیمت کا حصہ سردار کو کچھ زیادہ نہ تھا۔ سردار کو معین رقم دی جاتی۔ مگر اسے قومی کاروبار چلانے میں کل زراعت حاصل ہو۔ وہی گروہ لڑائی میں شکست کھاتا۔ تو۔ جرمانہ کی صورت میں مشترکہ ہوتی۔ ساری قوم کچھ نہ کچھ دیتی۔ اور اس لکھنے کی ضرورت نہیں کہ سارے قوم کی مالی حالت بھی یکساں ہوا کرتی تھی۔

آپ یہی کیفیت راجپوتوں کے "سرداروں سسٹم" میں پائینگے۔ یہی کیفیت وسط ایشیا کے لیڈر گروہوں میں پائینگے اور یہی کیفیت مرہٹوں کی تھی۔

بلوچ سردار سسٹم بھی اسطرح شروع ہوا۔ بلوچ دنیا کی اور قوموں کی طرح اتنا جنگجو نہیں تھی۔ اور کبھی موقع لڑنے بھڑنے کا نہ تھا تو آپس میں ..... تھا۔ پہلے تو یہ لڑائیاں کسی مرغزار کسی پانی کے چشمے ..... وہ لوگ کسی عورت پر ہوا کرتی۔ یہی لڑائی اور تنازع کی چیزیں قدیم زمانہ (کے بلوچوں) میں ہوا کرتیں۔ وہ گھوڑا دوڑ انہوں نے دیا ..... (اگر گالیوں) پر کہیں کسی کا گھوڑا دوڑ پر عرب ..... قتل اور برسوں سے باہمی لڑائیاں ہوتیں۔

یورپ کے نائیٹس (یا امراء) کے قصے جنہوں نے سنے ہونگے وہ پھر جاکر دیگر سرداروں کی لڑائیاں ..... بھی ترنم پائینگے۔

لیکن آج کہاں ہیں وہ نڈر اور اپنوں کے دوڑ انے والے؟ کہاں ہیں وہ عرب نسلی اور حمزہ کے رفقوں پر لڑائی کرنے والے؟ کہاں ہیں وہ راجپوت سورماؤں "کے موقعوں پر کٹ مرنے والے؟ کہاں ہیں وہ یورپ کے نائیٹ "اپنی لیڈی کی خاطر" ..... کے آگے جھک کر پرے جاکر اور ان جنگ میں فدا کرنے والے؟ زمانہ کے رفتار نے انکو مٹا دیا۔ وہ ختم ہو چکے۔ سب کے سب رفتی افسانہ ہوگئے۔ انکا وجود آج اگر کہیں ہے تو وہ کسی کتابوں کے کیڑے مورخ کے دماغ میں ہوگا۔ اور بس۔

اب آیئے اور بلوچ قوم کی سرداری پر نظر ڈالیے۔ وہ شخص جو کسی زمانہ میں ایک تیرے گروہ کا سرگروہ تھا۔ اسکا گھوڑا ایسا دبلا اور پتلا تھا۔ جیسا کہ اس کے آدمیوں کا جو لوگوں سے الگ گذارا کرتا۔ آج وہ ایک جلیل القدر مالک کی حیثیت میں ایسی قوم پر حکومت کر رہا ہے، اس سے پہلے ایک نہیں سینکڑوں ایسے واقع ہوئے ہیں کہ جو سردار قوم کی نظروں میں گر گیا۔ وہ یا تو تہ تیغ کیا گیا یا سرداری سے ہٹایا گیا۔ جسکو بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کیا جائے۔ کہ یہ رسم صرف بلوچوں تک محدود تھی ہر قوم نے جسکا معاشرتی نظام بلوچوں جیسا تھا اپنے سرگروہ کو ایک خادم سمجھا۔ جب تک اسے خدمت کی مخدوم سمجھا جاتا۔ جب خدمت سے وہ ذرہ بھر تغافل برتنے لگا۔ اسکا خاتمہ!

سرداروں کی جو آج حالت ہے اس پر میں کیا کہوں؟ قوم بھوک کی شدت سے تباہ ہو رہی ہے۔ اور سردار صاحب قارون کے حقیقی رشتہ دار معلوم ہوتے ہیں۔ بلوچستان کا ہر سردار اور اسکی پوزیشن میرے اس بیان کی صداقت پر گواہی اور شہادت پیش کر سکتی ہے۔ آپ پوچھینگے کہ جب ہم کتابوں اور جگہ تو سردار سسٹم ختم ہو چکا۔ یہاں بلوچوں میں اسکا وجود کیسے!

حقیقت میں تو یہاں بھی سرداری کو تاریخی صورت نہیں رہی۔ اسکی شکل تبدیل ہو گئی۔ سرداری کی شکل تبدیل ہوئی۔ ..... یہ تو ذرا مشکل سے سمجھ میں آوےگا۔ لیکن اتنا تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ خود سرداروں کی شکلیں اور صورتیں تبدیل ہو گئیں؟

وہ لمبے بال اور بڑی داڑھیاں جنپر بلوچوں کا ایمان ہے آجکل آہستہ آہستہ تدریجاً کم ہو رہی ہیں۔ اس تبدیلی میں مجھ جیسا آدمی تو کم از کم ایک لطف حاصل کر سکتا ہے۔ اور بڑے زور سے ایک قہقہہ لگا سکتا ہے۔ کہ داڑھیوں کے خلاف تو بلوچستان میں جہاد سرداروں کا جاری ہو گیا اور ایک ایسی تحریک شروع ہو گئی۔ دو دور افتادہ بلوچی علاقہ کے سرداروں نے بھی اس جہاد میں حصہ لیا۔ کیوں؟ داڑھی کیوں اڑائی؟ شاید یہ میرا سوال کسی میرے کلین شیوڈ دوست کو تعجب اور ..... معلوم ہو۔ کہ جناب بیسویں صدی ہے اور ..... کا دور ..... روشنی۔ اور نیا زمانہ۔ نئے کام اور نئے طریقے ..... کو سنا جرم کیا۔

(باقی آئندہ)

Yousaf Aziz Magsi Chair

جناب عرض محمد خان کا مکتوب گرامی

مکرم محترم جناب مدیر صاحب سلام علیک۔ آپ کا بھیجا ہوا اکیم بوں کا پرچہ معہ چھپے ہوئے خط کے ملا جسے دیکھ کر میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔ دکھ ہے مجھے انکے اصیل بلوچستانی ہونے سے انکی وطن دوستی سے انکی قومی غیرت سے بلکہ انکے مسلمان ہونے سے جو اس پر آشوب زمانے میں اور اس ضرورت کے موقعہ پر "بلوچستان جدید" جیسے قومی آرگن کا خریدار نہ بنے وہ پڑھا لکھا بلوچستانی نہ محض وطن کا غدار ہے۔ بلکہ وہ حکومت کا بھی نمک حلال ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا چاہے ریاست قلات کا ہو چاہے انگریزی حکومت کا۔ یہ دونو حکومتیں نادان نہیں ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ جس شخص کو اپنی قوم اپنے وطن اور اپنے مذہب کی پرواہ نہ ہو۔ ان سے غداری و نمک حرامی اور منافقت کرے وہ ہرگز حکومت سے وفا نہ کریگا۔ وہ وقت آنے پر حکومت سے بھی ایسی دغابازی اور نمک حرامی کر جائیگا۔

یہ ظالم سردار اور حکومت کے عمال تو اس قومی اخبار کو چندہ دینگے نہیں بلکہ اسکو ملیا میٹ کرنے کی سعی بلیغ کرینگے۔ کیونکہ جب سے یہ قومی آرگن نکلا ہے [illegible] ان ظالموں کے ہر وقت اور من چاہے ہاتھ ڈالنے اور شکنجے میں کر کے لینے سے بہت کچھ محفوظ ہو بیٹھے ہوئے ہیں انکو ہمیشہ خوف رہتا ہے [illegible] پر اور بے عمل کسی شکنجے پر ہاتھ ڈالا نہیں۔ اور اس "بلوچستان جدید" نے ان کو لیا نہیں۔ ان کی یہ خوفزدگی اور ہراس [illegible] نہیں لگے آتے والے مظالم سے چھڑائے ہوئے ہے۔ لیکن ان کم بخت اور نادان عام بلوچستانیوں کو اسقدر عقل کہاں جو کہ اس رمز کو سمجھیں اور [illegible] انکو [illegible] آتی ہے کہ وہ اس قومی آرگن کو زندہ رکھیں اس قومی آرگن کیلئے نہیں بلکہ اپنے آپ کو مظالم کے پنجے سے چھڑا لینے کی خاطر محض چار روپے سال تک کیلئے دیں۔ [illegible] برعکس جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو اس ظلم کی سختیوں کے علاوہ ان کا بہت پیسہ ضایع ہو جاتا ہے سینکڑوں ہزاروں روپے انکو جرمانے [illegible] رشوتوں اور چاپلوسیوں میں انکو روپے بہا دینے پڑتے ہیں کاش ان کو اسقدر عقل ہو اسقدر فہم و فراست اور اسقدر دیانت ہو کہ وہ چار روپے [illegible] ان مظالم سے چھوٹ سکتے ہیں اس زبردست اور مالی زیاں سے بچ سکتے ہیں خانہ بدوش کے غیرت کش طرز و طریق سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور [illegible] ہیوں سے نجات مل سکتی ہے۔

جناب مدیر صاحب! یہ یہاں ایک مختصر سا [illegible] بلا قطع و برید اور فوراً شایع کریں۔ میں اپنے قومی بھائیوں کے جمود [illegible] بدبختی سے متاثر ہو کر کچھ زیادہ کروں تو اس کا بوجھ میری گردن پر ہے [illegible] لعن طعن کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کہ جنہ انکو خریدار بہم پہنچانے میں بہت تساہل و تغافل سے کام لیا ہے۔ اب میں حلف اٹھاتا ہوں [illegible] وزارت [illegible] میں ایک خریدار بہم انکو بطور اعانت بھیج رہا ہوں اور دوسرے بھائیوں کو بھی توجہ دلاؤنگا۔ اگر بلوچستان کے [illegible] افراد [illegible] خود خریدار نہیں خریدار بنائیں خود علیحدہ دیں اور علیحدہ [illegible] رہے کہ کل مسلم لیگ [illegible] کیلئے ہزاروں روپے اکٹھے ہو سکے۔ لیکن اخبار کے [illegible] اسقدر بھی [illegible] وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔

بالآخر میں آپ دونوں سے بھی ضرورت گذارش کروں گا۔ کہ [illegible] استقلال سے آپ دونوں نے قلم لیکر ایثار و [illegible] پر بجھا کیا ہے اور نہایت فراخی اور کھلی پیشانی سے اپنی جانوں پر کھیل رہے ہیں [illegible] کام کرتے جائیں [illegible] کا ہرگز ہرگز ہمت نہ چھوڑیں۔ اسمانی قدرتیں ہمیشہ حق کے حامیوں کیلئے ہیں [illegible] آپ لوگوں پر بھی [illegible] استقلال انکی کامیابی کا [illegible] عنقریب اسمان میں بکھیر دیگا۔ آپ اطمینان رکھیں۔ $\frac{1}{44}$ ۱

(آپکا خادم عرض محمد بلوچستانی)

تعداد برائے حق از بہر خود عزیز دار

کہ بندہ خوبی ار خوبی خداوند است

میرے قومی بھائیو! تم بلوچستان جدید کے خریدار اس لئے نہ بنو کہ بلوچستان جدید زندہ رہے اس لئے بنو کہ تسلیم و عقفا شکور یہی بلکہ اس لئے کہ تم ظالموں کے ظلم سے بچو تم زبردستوں کی زبردستیوں سے رہائی پاؤ۔ تمہاری جائداد اور تمہارا مال غصب کرنیوالوں اور دستبرد والوں سے محفوظ رہیں تمہارے اور تمہارے بھائیوں کے حقوق بحال رہیں تم ذلیل و رسوا نہ ہو جاؤ میدانوں میں تم سیال نہ رہو تمہارے دکھ اور تمہاری مصیبتیں ایک ایک کرکے ہٹائی جائیں خوشحالی قریب آتی جائے۔ میرے عزیز وطن ! بلوچستان جدید کی قدر نہ کرو تسلیم و عقفا کی عزت نہ رکھو لیکن کہاں کی مسلمانی ہے کہ تم اسلام کے خدمت کرنیوالوں سے محبت نہ کرو کس طرح کی قومی غیرت ہے کہ تم کو قعر ذلت سے نکالنے والوں کی عزت نہ کرو۔ یہ کس جگہ کا حب الوطنی ہے کہ وطن کے پروانوں کی مدد نہ کرو کیا تم مذہب وطن اور قوم کے واسطے ایک سال میں چار روپے قربان نہیں کر سکتے؟ کیا مذہب سے تم کو گھر زیادہ عزیز ہے؟ کیا لکھوں وطنی بھائیوں کی خاطر سے تم کو ایک مہمان دوست کی زیادہ تر اضع منظور ہے؟ کیا وطن عزیز کو ہر گز برا معیار لگتا ہے؟ کہ تم گھر کے بنانے کیلئے سینکڑوں بلکہ ہزاروں روپے

صرف کرو ایک مہمان دوست کی مہمانداری میں کئی روپے خرچ کر ڈالو۔ اور بے تکلف گھوڑا نہ چائے پانی پر ضرورت سے زیادہ اسراف سے کام لو لیکن مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کرنے والے اخبار کیلئے تمہارے پاس چار روپے کی گنجائش نہیں پھر کیوں نہ اسمانی و بجلی تم پر ٹوٹیں؟ پھر کیوں ذلت چاروں طرف سے تم کو گھیرے؟ پھر کیوں افلاس تم سے لگا نہ رہے؟ پھر کیوں نہ اغیار تم پر برسیں؟

میں یہ تسلیم کرتا ہوں تمہارے بتلانے سے پہلے مان لیتا ہوں کہ بعض بلوچ وطن اپنے نجی احوال سے مجبور ہوتے ہیں اور وہ کھلم کھلا میدان میں قومی خدمت کرنے سے معذور ہوتے ہیں۔ لیکن کیا وہ ایک مکمل سال کیلئے چار روپے بھی اس غریب قوم و وطن کے خدمت کرنے والے جریدہ کو چندہ نہیں دے سکتے؟ کیا وہ مالی روزنامچہ اس عرض کیلئے کچھ نہیں بچا سکتیں؟ جو ایسا نہیں کر سکتا تو مجھے انکی اسلام پرستی قوم پروری اور وطن دوستی سے انکار ہے ایک بار نہیں ہزار بار انکار .... اس سے زیادہ لکھنا میں پسند نہیں کرتا ۔۱

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۴۴

طلائو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو وہ اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں طلاء کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہیں جو اس طلاء کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت [illegible]

پتہ:- الیس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

سنہری موقعہ

سنہری موقعہ

ستا سبک اور سفری گراموفون

سو روپے کی قیمت کا پندرہ روپے میں

صرف [illegible] تعلیم یافتہ [illegible] کی مکمل پتہ معہ پانچ روپیہ بھیجدیں [illegible] کو فوراً ایک [illegible] سفری گراموفون [illegible] روپیہ [illegible] بذریعہ [illegible] بھیج دیں گے۔

جلدی کریں دیر نہ لگائیں [illegible] ایسے موقعے [illegible] ہاتھ لگتے ہیں

انڈو ٹریڈنگ کمپنی بھیجیا [illegible]

بلوچستان جدید میں اشتہار دینا [illegible] کا سبیل ہے